ہدایت المریدین

وارشاد السالکین

تصنیف لطیف

حضرت مخدوم سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز

ترجمہ

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

تحقیق و تہذیب

سیّد سید علی ثانی گیلانیؒ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدایت المریدین وارشاد السالکین

(المشہور بہ تیسیر الشاغلین)

تصنیف لطیف

حضرت مخدوم سید موسیٰ پاک شہید قدس اللہ سرہ العزیز



ترجمہ

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

تحقیق و تہذیب وحاشیہ

سیّد سید علی ثانی جیلانی

ادارہ صوت ہادی شیخو شریف، ضلع اوکاڑہ

نام کتاب : ھدایت المریدین وارشاد السالکین

مصنف ومؤلف: حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانیؒ

شرف اشاعت : پیر سید بشیر الحسن گیلانی مد ظلہٗ العالی

ترجمہ : پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک

تحقیق وتہذیب : سیّد سید علی ثانی گیلانی

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ/6دسمبر 2011ء

رابطہ کیلئے:

سیدبشیرالحسن گیلانی کالاباغ، میانوالی: 0334-7655225

سیّد سید علی ثانی گیلانی، ساہیوال : 0300-6904721

پیرطاہر حسین الحنفی القادری، جھنگ : 0345-7605097

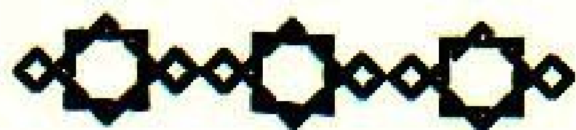
سیدرفاقت علیشاہ قادری، اسلام آباد: 0333-5121200

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ گنج بخشؒ روڈ، لاہور ۔ 04237226193

مکتبہ فریدیہ، ہائی سٹریٹ، ساہیول۔ 040-4226812

مکتبہ بابافرید، پاکپتن شریف ۔ 0301-7241723



ھوالقادر

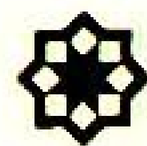
نواسہ رسول ﷺ، شہید کربلا، امام اہل الابتلاء

حسین علیہ السلام کے نام......!

جن کے طفیل ابھی تک حریت اسلام

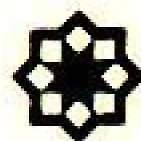
اور حق وصداقت

کی آواز باقی ہے۔



تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز

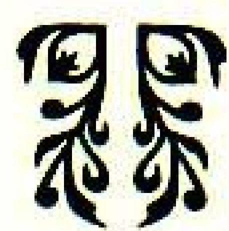
تازہ از تکبیر اُو ایماں ہنوز



ھو القادر



نگہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں
عقل کھوئی گئی ہے چار سو میں
نہ چھوڑ اے دل فغان صبح گاہی
اماں شاید ملے اللہ ہو میں

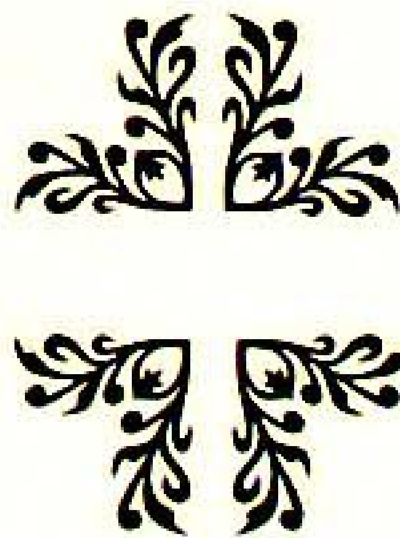


(اقبالؒ)

ھوالقادر

فہرس

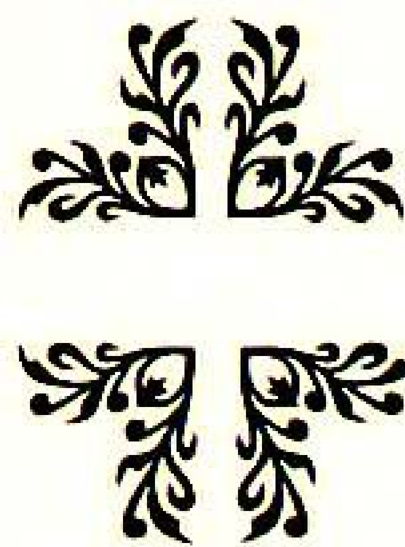
صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
17	نصاب عشق (تقریظ) پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری	1
23	نطق اوّل (دیباچہ) پروفیسر محمد شاہ کھگہ	2
43	مقدمہ سیّد سید علی ثانی جیلانی	3
56	مخدوم العالم وشیخ الکل (سوانح) پروفیسر محمد الیاس اعظمی	4
71	متن کتاب	5



باب اوّل

77

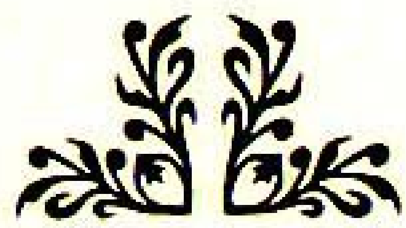
پنجگانہ فرض نمازوں، اَذکاراور دعاؤں کے بارے میں

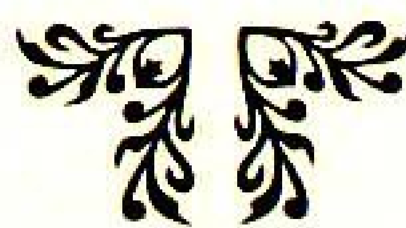


باب دوم

150

سنن غیر مؤقتہ کے بارے میں





باب سوم

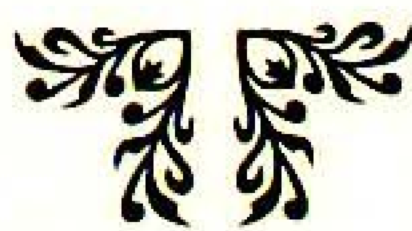
190

آداب تلاوت قرآن مجید، ذکر بالجہر، اشغال باطنی، مراقبہ، آداب بارگاہ نبوی ﷺ، آداب مرید باشیخ اور آداب حضرت سید محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ...... کے بارے میں



التماس دعا

حضرت پیر بشیر الحسن گیلانی اور انکے ساتھ معاونین جنہوں نے اس کتاب کے اشاعت میں ہر طرح کا حصہ لیا ہے اللہ عزوجل انہیں اجر خیر سے نوازے اور اس کتاب کو ان کیلئے صدقہ جاریہ کرے آمین......!!



ھوالقادر

کلام الغوث ، غوث الکلام

چھل کاف:

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً
كِفْكَافُهَا كَكَمِينَ كَانَ مِنْ لَكَكِ
تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ
تَحْكِي مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكِ لَكَكِ
كَفَا مَا بِيَ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ
يَا كَوكَبًا كَانَ يَحْكِي كَوكَبَ الْفَلَكِ

☆ تیرے پروردگار نے بہت سی مصیبتوں میں تیری کفایت کی، ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے۔

☆ یہ مصیبت مشابہہ ہے ایسی جماعت سے، جو ہتھیار سے لیس یا نیزہ بردار ہو، جیسے کہ مضبوط، جوان، موٹا تازہ اونٹ۔

☆ رب عزوجل کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے، میرے علم کے مطابق، تمام رنج اور مصیبتوں سے، اے ستارے تو ثبات اور بقائے روشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

(حضور غوث اعظمؓ)

ھوالقادر

نصاب عشق

الحمد للّٰہ علیٰ کامل نعمائہ وصلوٰۃوسلام علیٰ سیدانبیائہ
وعلیٰ آلہ واصحابہ واولیائہ۔

حضور نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اور صحابہ کرام کے بعد اولیاء اللہ نے ہی کرۂ ارض پر تبلیغ واشاعتِ اسلام کا فریضہ بطریقِ احسن انجام دیا۔لیکن برصغیر پاک وہند بطورِ خاص ان اللہ والوں کی اسلامی خدمات کا رہین کرم ہے۔بتکدۂ ہند کے اندھیرے میں نورِ اسلام کو پھیلانے والے یہ عباد الرحمٰن ظالم حکمرانوں کی مخالفت کے باوجود اعلائے کلمۂ حق کے لیے کوشاں رہے۔ان کی صداقت اور اخلاص کی برکت سے لوگ جوق در جوق دامنِ اسلام سے یوں وابستہ ہوئے کہ اپنی زندگیاں دین کیلئے وقف کر دیں۔فاتحین اہل ہند کا مال وزَر لوٹ کر جاتے رہے لیکن یہ نفوسِ قُدسیہ ان کے دلوں میں گھر کرتے رہے۔صوفیاء کی

خانقاہیں ہمیشہ اسلام کی تبلیغ واشاعت اور امنِ عالم کی علمبردار رہی ہیں۔ ان کی اصلاحی سرگرمیاں، رواداری، محبت اور اخلاق تمام انسانیت کیلئے سودمند تھا گویا اُن کا معیار تھا۔

آسائش دوگیتی تفسیر ایں دو حرفست

با دوستاں تلطف، با دشمناں مدارا

(فلاحِ دوجہاں کی تفسیر انہی دوحرفوں میں ہے کہ دوستوں کے ساتھ مہربانی اور دشمنوں سے خاطر مدارات سے پیش آنا)

اہل اللہ کی محبت سے اہل ہند کے دلوں میں عشقِ الٰہی کے چشمے جاری ہوگئے اور مندروں میں بھجن گانے والے اب ذکرِ الٰہی کی لذت میں سرشار رہنے لگے۔ اللہ کی یاد نے غافلوں کو شاغل اور ناقصوں کو کامل بنا دیا۔

ہرگدا را ذِکرِ او سلطان کند

ذکرِ او بس زیورِ ایماں بود

(ہر گدا کو اس کے ذکر نے سلطان بنا دیا، کیونکہ اس کا ذکر ہی ایمان کا زیور ہے)

ہر کہ دیوانہ بود در ذکرِ حق

زیرپائش عرش وکرسی ہر طبق

(جو کوئی ذکرِ حق میں دیوانہ ہوگیا اُس کے زیرِ پا عرش وکرسی اور سارے آسمان ہوگئے)

ذکرِ الٰہی سرمایۂ حیات ہے۔ زندگی اصل وہی ہے جو یادِ محبوب میں بسر ہوجائے اور جو لمحات یادِ الٰہی سے غفلت میں گزریں وہ فانی وبے معنی ہیں۔ قلبِ انسانی جب تک ذکر کی لذتوں سے آشنا نہیں ہوجاتا مضمحل ومضطرب رہتا ہے۔ حوادثاتِ زمانہ کے طوفانوں کے تھپیڑے اُسے خس وخاشاک کی طرح اُڑاتے پھرتے ہیں۔ جب انسانی جسم کا مرکز ومحور

(دل) ہی بے کیف و بے سرور و پژمردہ ہو جائے تو باقی اعضاء کو دولت سکون کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔ایسے حالات میں فکرِ انسانی پریشانی کا شکار ہو کر خُداداد صلاحیتوں کو کھو بیٹھتی ہے حتیٰ کہ زندگی کی شام کو سوائے حسرت و یاس......اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔اس کے برعکس جن بزرگ ہستیوں کے دل عشقِ الٰہی کے انگاروں سے دہکتے رہتے ہیں۔منزل کا تعین اور اسکی طرف عزمِ صمیم کے ساتھ پیش قدمی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔یادِ محبوب کے شعلے حصولِ نصب العین میں ان کیلئے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں مختلف انداز میں بار بار انسان کو ذکر الٰہی کی جانب رغبت دلائی گئی ہے اور غفلت و کاہلی کی عمیق گہرائیوں سے نکلنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کتنے دلکش اور اچھوتے انداز میں اپنے کلام میں ارشاد فرمایا۔فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون۔"تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ کرو" کس قدر محبت اور پیار کا اظہار فرمایا جا رہا ہے۔بھلا مقدر کی یاوری اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ بندہ کا رب ﷻ خود اسے یاد کرے۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "مجھے پتہ چل جاتا ہے جب میرا خدا مجھے یاد کرتا ہے۔لوگ یہ سن کر پریشان ہو گئے۔دریافت کیا آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟ جواب دیا جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے یاد کرتا ہوں۔"

لیکن خداوند کریم نے صرف یاد کرنے کو ہی کافی نہیں فرمایا بلکہ قبولیتِ دعا و مدعا کا مژدۂ جانفزا بھی سُنا دیا۔اُدعُونِی اَستَجِب لَکُم "تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا" مزید تھوڑا بہت ذکر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کثرت ذکر کا بار بار حکم فرمایا ہے

تا کہ کوئی سانس اور لمحۂ حیات یادِ الٰہی کے بغیر نہ گزرنے پائے۔ کہیں صبح وشام کا ذکر تو کہیں اُٹھتے بیٹھتے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے بھی ذکر کا فرمان ہوا جب عالمِ خواب میں دنیا مست ہو تو راتوں کو جاگ کر، نرم بستروں کو چھوڑ کر محبوب حقیقی کے ذکر و فکر میں محو و بے خود ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ کسی عارف کامل نے کیا خوب کہا ہے:

اوقات ہماں بود کہ بایار بسر شد

باقی ہمہ بے حاصلی و بے خردی بود

(زندگی کے قیمتی لمحات تو وہی تھے جو یادِ الٰہی میں بسر ہوئے۔ اس کے علاوہ جو کچھ کیا وہ بے فائدہ اور نادانی تھا)

ذکر اذکار، وظائف اور ذوقِ عبادت خالقِ دو جہاں کی عطا کردہ نعمتیں ہیں۔ مولا کریم کی اس عنایتِ بے پایاں کے ثمرات اس وقت حاصل ہونگے جب سجدہ ہائے نیاز قیام و رکوع کے گداز اور وظائف و اذکار میں حق سبحانہٗ تعالیٰ کی محبت اور عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حلاوت شامل ہوگی۔ اسلام کا نظامِ عبادت کبھی رہبانیت کا درس نہیں دیتا بلکہ اس کے پیش نظر ایسے کردار کی تخلیق ہے جو جذبۂ عمل سے مزین اور بنی نوع انسان کی اصلاح و فلاح کی ضامن ہو۔ بزرگانِ دین نے وظائف و اشغال کو جہاں اپنے مریدین کے سینوں میں محفوظ کیا، ساتھ ہی تحریری صورت میں بھی ڈھال دیا تا کہ آنے والی نسلیں بھی ان اوراد سے فیضیاب ہوسکیں۔ زیرِ نظر کتاب ''ھدایۃ المریدین وارشاد السالکین'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ قادریہ خاندان کے ایک مہرِ درخشاں اور نیرِ تاباں مخدوم الکل حضرت سید جمال الدین موسیٰ گیلانی المعروف موسیٰ پاک شہید ملتانی نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کے وظائف و اشغال اور اذکار و اوراد کا مجموعہ ہے جو کتبِ معتبرہ اور ثقہ روایات کے ساتھ نسل

درنسل حضور غوث الثقلین سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز اور آپ کے اخلافِ مکرمین کے معمولاتِ شریفہ میں سے ہیں۔حدیث پاک میں ہے" کل اناء یترشح بمافیه" ۔ ''ہرایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جواس میں ہوتا ہے''۔

یہ کتاب ہمارے سلسلہ طریقت میں ایک ''تربیتی نصاب''اور''دستورالعمل'' کی حیثیت رکھتی ہے۔اس میں ایک طرف محبت الٰہی کے زمزمے ہیں تو دوسری طرف عشقِ رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے نغمے روح کی تازگی کا سامان لیے ہوئے ہیں۔اہل طریقت کے لیے یہ ایک سنگِ میل سے کم نہیں۔اس میں درج تمام عبادات ونوافل، ادعیہ واذکار جو مشائخِ قادریہ کے معمولات میں رہے، لہٰذا متوسلین سلسلہ کیلئے اس سے بڑھ کر پیران عظام کا تبرک اور کیا ہوسکتا ہے۔بلا شبہ یہ اعمال واشغال مردہ دلوں کیلئے اکسیر ہیں۔اللہ والوں کے اَوراد کا ایک ایک حرف اپنے اندر عرفان وآگہی کا بحرِ بے کنار رکھتا ہے۔یہ ان اکابرامت کے معمولات ہیں جو علمِ نبوت کے وارث تھے۔یہ قال نہیں، اہل حال کا وظیفہ ٔجاں ہے۔اہل خرد کو کیا معلوم، ان کی عظمت کا اندازہ کوئی اہل نظر ہی لگا سکتا ہے۔

الحمدلله ثم الحمدلله ! مشفق ومہربانِ من حضرت سید بشیرالحسن شاہ صاحب گیلانی دامت برکاته العالیه کی طویل جدوجہد اور سعی پیہم کا ثمرہ اور برادرِ مکرم حضرت سیّد سید علی ثانی گیلانی مدالله تعالیٰ ظله العالی بالصحة والسلامة کی ترتیب وتدوین اور تحقیق کا ایک خوبصورت گلدستہ یارانِ شریعت وطریقت کی خدمت میں پیش ہے۔حضرت ثانی کی وسعت علمی، بالغ نظری اور تحقیقی معیار کسی تقریب یا تعارف کا محتاج نہیں۔اللہ کریم نے انہیں بڑی فیاضی کے ساتھ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔اپنے مشائخ واسلاف رحمة الله تعالیٰ علیهم کی خدمت کا جذبہ ان کے خمیر میں ایسا رچ بس گیا ہے کہ اس راہ میں ان کی

بے پناہ مصروفیت ،نفیس طبیعت ،اپنوں کی بے رخی اور حوصلہ شکنی ......کبھی ان کے پائے استقلال کو لرزاں نہیں کر سکی یہ ''وفاداری بشرطِ استواری'' کے جذبے سے چلے جارہے ہیں۔

میں نے اپنے بزرگوں کی تعلیمات وخدمات کو منظرِ عام پر لانے کی جو تڑپ ان میں دیکھی ہے وہ قابلِ رشک ہے۔خاندان گیلانیہ قادریہ شیخو شریف میں اس وقت ان کا وجود غنیمت ہے۔مولیٰ عزوجل ان کا یہ شوق فراواں اور جذب دروں ہمیشہ سلامت با کرامت با حفاظت رکھے تا کہ سلسلہ شریف کی خدمت کا یہ قافلہ یونہی رواں دواں رہے۔

فجزاہ المولی تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین بحق طٰہٰ ویٰسین

آمین یارب العالمین

یہ کس کے ذکر سے روشن ہے گفتگو کا چراغ
یہ کس کے عشق سے باقی ہے داستاں کا وجود

خاکِ راہِ صاحبدلاں

پیر محمد طاہر حسین قادری غفرلہٗ

5 دسمبر 2011ء/ ۹ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

خانقاہ منگانی شریف، ضلع جھنگ

12854

ھوالقادر

نُطقِ اوّل

اسلام کی ترویج میں سادات گیلانیہ نے بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کیا' زہد وعبادت اور مجاہدۂ نفس میں بھی سلسلہ قادریہ تمام سلاسل سے مشکل ہے۔سلسلہ قادریہ میں اَورادووظائف میں بڑی پابندی کرنا ہوتی ہے۔انسانی جسم خاکی اور فانی ہے لیکن روح اَبدی اور لافانی ہے۔ذکر خدا تعالیٰ سے روح کو لطیف سے لطیف بنایا جاتا ہے۔رات کے وظائف 'تہجد کے وقت اَوراد، اور دعائیں کرنا سلسلہ قادریہ کا معمول ہے۔ایک شیخ جب مرید کو ان مراحل سے گزارتا ہے تو روح کی کثافتوں کو جُہد اور مجاہدہ ہی سے دور کرتا ہے۔ حضرت سید موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کی زیرِ نظر کتاب شاغلین کیلئے آسان کی گئی ہے اور مریدین کی تربیّت و راہنمائی ہی کے لیے ہے۔اس میں شب بیداری' قیامِ تہجد اور اسماءغوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ورد، عبادت کرنے کا طریقہ وغیرہ شامل ہے۔

علم تصوف اور صوفیاء کی شب بیداری اور وظائف بے معنی ہو جاتے ہیں اگر خلوص نیّت نہ ہو......اَوراد و وظائف اور شب بیداری، روح کو لطیف نہیں کرتے، نماز تہجد اور مراقبے روحانی معراج کا ذریعہ بالکل نہیں بنتے، جب تک نیّت میں اخلاص نہ ہو:

یہ حکمت ملکوتی ، یہ علم لاہوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ ذکرِ نیم شبی ، یہ مراقبے ، یہ سرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں
خرد نے کہہ بھی دیا لا اِلہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں، تو کچھ بھی نہیں

انسانی روح کی طلب اپنی اصل میں واصل ہونے میں ہے، روح خدا تعالیٰ کا امر ہے اور اس کے متعلق جاننے کیلئے عقل اور شعور بے بس اور عاجز ہیں، روح کی حقیقت کے بارے میں گفتگو کرنا بہت مشکل ہے اسی وجہ سے دانشوروں اور عقل مندوں نے اس پر گفتگو نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے روح کو بڑی اہمیت دی ہے اور یہ کہہ کر مخلوق پر کم علمی کی مہر ثبت کردی ہے ''تمہیں اس کا بہت کم علم دیا گیا ہے''۔

اسی طرح ایک گروہ نے پوچھا، روح بدن میں داخل ہے یا خارج، متصل ہے یا منفصل؟ امام غزالی نے جواباً کہا: ''روح نہ تو بدن میں داخل ہے نہ خارج، نہ بدن کے ساتھ متصل ہے نہ منفصل کیونکہ یہ صفات جسم سے متعلق ہیں اور روح جسم نہیں۔''

حدِ ادراک سے باہر ہیں باتیں عشق و مستی کی
سمجھ میں اس قدر آیا کہ دل کی موت ہے دوری!

حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی ﴿رحمتہ اللہ علیہ ﴾ اپنی کتاب ”راہ و رسم منزلہا“ میں روح سے متعلق کچھ اس طرح فرماتے ہیں: ”جب روح کے متعلق مکان معلوم نہیں کہ جسم کے کس مخصوص حصے میں اس کا قیام ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کیفیت اور مکانیت سے برتر اور پاک ہے۔ لہٰذا وہ مکان اور کیفیت سے موصوف نہیں بلکہ روح جسم میں اس طرح موجود ہے کہ اس سے جسم کی کوئی شئے خالی نہیں، ایسے ہی اللہ تعالیٰ ہر مکان میں موجود ہے، کوئی مکان اس سے خالی نہیں اور ساتھ ہی وہ زمان و مکاں سے منزّہ بھی ہے“۔

مولانا روم فرماتے ہیں:

اتّصالِ بے تکیّف بے قیاس

ہست رب الناس را با جان ناس

”رب العالمین کا مخلوق کی جان سے ایسا اتصال ہے، جو قیاس اور کیف و کم کے پیمانوں میں نہیں تولا جا سکتا“۔

حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی دہلوی ﷺ کے متعلق روایات میں ہے، آپ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا اس کائنات میں وجود ہے تو پھر وہ کہاں ہے؟ یعنی اس کی نشاندہی کی جائے۔ آپ ﴿رحمتہ اللہ علیہ ﴾ نے ارشاد فرمایا پہلے تم اپنے جسم میں موجود روح کی نشاندہی کرو کہ وہ کس عضو میں موجود ہے اور کس میں نہیں۔ کہنے لگا کہ روح تو پورے جسم انسانی میں موجود ہوتی ہے، مگر کسی عضو میں اس کے وجود کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی طرح خالقِ کائنات، کائنات میں موجود ہے، مگر کسی شے اور مقام میں اس کا تعین اور نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔

گویا بقول بابا فغانی شیرازی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾:

مشکل حکایتیست که ہر ذرّہ عین اوست
امّا نمی توان که اشارت به او کنند

روح انسانی جو اپنی اصل سرشت کے لحاظ سے ایک لطیف و نورانی مخلوق ہے اسکا اصل مقام عالم ارواح ہے۔ جہاں وہ خدائے متعال کی محبت اور ذکر و فکر کی سعادت سے بہرہ ور تھی اور تمام روحانی معائب اور اخلاقی رذائل سے پاک تھی جن کا گھر ناسوت یعنی عالم اجسام ہے لیکن جب وہ بمشیتِ خداوندی جسم عنصری سے متعلق ہو کر عالمِ اجسام میں آئی تو یہ لازمی امر تھا کہ اس کی ان سابقہ سعادات میں کمی آجائے جو عالم ارواح میں اسے میسر تھیں۔ بغض و نفاق، نزاع و فساد، تکبر و کینہ وغیرہ جو کہ عالم سفلی سے ہیں اور یہ ایک بدترین نقصان و خسران کی حالت ہے، جس کو عوام کی ارواح محسوس نہیں کرتیں، جو کہ اپنے مشاغل کی مستی میں غافل ہیں۔ لیکن جو قلب بصیر اور نفس عبرت گیر رکھتا ہے یا پیر کامل کی تربیت نے اس کے دل سے حجاب غفلت اٹھا دیا ہے۔ اس کی روح تڑپتی ہے کہ وہ کس اعلیٰ مقام سے تنزل کر کے کس ادنیٰ عالم میں اتر آئی ہے اور کیسی کیسی سعادتوں سے محروم ہوگئی ہے اور کیسی آلودگیوں میں گھر گئی ہے۔ ایسی روح لطیف اور پاکیزہ ہوتی ہے اور وہ اپنے مقام کو محسوس کر کے دست تاسف ملتی ہے اور روتی ہے:

طائر گلشن قدسم چه دہم شرح فراق
که درین دا مگه حادثه چون افتادم

(حافظ شیرازیؒ)

لسان العصر سید اکبر الہٰ آبادی اسی موضوع کے متعلق کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

کچھ نہ پوچھ اے ہم نشین میرا نشیمن تھا کہاں؟
اب تو یہ کہنا بھی مشکل ہے وہ گلشن تھا کہاں؟

سید محمد موسیٰ پاک شہید ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ نے اپنی اس کتاب میں مریدین کی تربیت، اوراد و وظائف، مجاہدہ اور ریاضت کرنے کے طریق بتائے ہیں، جس سے روح لطیف تر ہو جاتی ہے، اس کے لیے راتوں کو جاگنا، نوافل پڑھنے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور لیٹتے اپنے رب کی تسبیح و تقدیس کرنا مشروط ہے: الذین یذکرون اللہ قیاما وقعوداً وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموٰات والارض، ربنا ماخلقت ھذا باطلاً، سبحنک فقنا عذاب النار۔ (اٰلِ عمران)

''جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے''۔

مجاہدہ اور ریاضت دراصل نفس کے خلاف چلنے کا نام ہے۔ ریاضت و مجاہدہ کی کوئی اہمیت نہیں جب تک معرفت نفس حاصل نہ ہو۔ حضرت سیّد علی ہجویری رضی اللہ عنہ داتا گنج بخش ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ اپنی کتاب کشف المحجوب میں نفس کے متعلق فرماتے ہیں: ''نفس انسانی قالب کی ایک صفت ہے جیسے حیات اور یہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ سب برے اخلاق اور مذموم افعال کا سبب نفس ہے۔ نفس اور روح دونوں قالب انسانی میں نہایت نازک چیزیں ہیں اور ایسے ہی موجود ہیں جیسے کائنات میں شیاطین، ملائکہ، بہشت اور دوزخ۔ نفس کے خلاف چلنا سب عادتوں سے بالاتر ہے اور سب مجاہدوں کا نقطہ کمال ہے۔ مخالفت نفس کے بغیر راہ حق دستیاب نہیں ہوتی۔ نفس کی موافقت باعث ہلاکت اور اس کی مخالفت وجہ

نجات ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفت نفس کا حکم دیا ہے۔ نفس کے خلاف چلنے والوں کی تعریف اور موافقت کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا: واَمّا من خاف مقام ربّه ونهى النفس عن الهواى، فانّ الجنة هى الماوىٰ۔ (النازعات)

"ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔ تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے"۔

انسانی عقل عاجز ہے، وہ امور خداوندی پر بحث نہیں کرسکتی جب تک کہ فضل خداوندی نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کو تین نام دیئے ہیں۔ نفس امّارہ، نفس لوّامہ، نفس مطمئنہ

"وَما اُبَرِّئُ نفسى، ان النفس لامّارة بِالسّوءِ الا مَارحم ربىّ، ان ربى غفور رحيم"

"میں اپنے نفس (کے شر) سے بَری نہیں۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے، مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے"۔

نفس امارہ جو انسان کو برائی کی طرف اکساتا ہے۔ اسے اگر حضرت یوسف علیہ السلام کا قول تسلیم کیا جائے تو بطور کسر نفسی کے ہے، ورنہ صاف ظاہر ہے کہ ان کی پاک دامنی ہر طرح سے ثابت ہو چکی تھی اور اگر یہ عزیزۂ مصر کا قول ہے (جیسا کہ امام ابن کثیر کا خیال ہے) تو یہ حِقیقت پر مبنی ہے کیونکہ اس نے اپنے گناہ کا اور یوسف علیہ السلام کو بہلانے اور پھسلانے کا اعتراف کرلیا۔ یہ تو اس نے اپنی غلطی کی توجیہ یا اسکی علت بیان کی کہ انسان کا نفس ہی ایسا ہے کہ اسے برائی پر ابھارتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا ہے۔ یعنی نفس کی

شرارتوں سے وہی بچتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ نے بچالیا۔نفس کے وسوسے تو قرآن مجید سے ثابت ہیں،سورہ قٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلقدخلقناالانسان ونعلم ماتوسوس به نفسه"

"ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کا نفس جو وسوسے ڈالتا ہے ہم اسے جانتے ہیں"۔

قرآن مجید نفس لوّامہ کی قسم کھاتا ہے:

"ولااقسم بالنفس اللوّامة" (القیٰمة)

"اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو"۔

نفس لوامہ بھلائی پر بھی ملامت کرتا ہے کہ زیادہ کیوں نہیں کی اور برائیوں پر بھی کہ اس سے باز کیوں نہیں آتا؟ دنیا میں بھی جن کے ضمیر بیدار ہوتے ہیں ان کے نفس انہیں ملامت کرتے ہیں تاہم آخرت میں تو سب کے ہی نفس ملامت کریں گے۔اور تیسرے درجے کا نفس جس کو اپنی طرف جنت کی خوش خبری دیتے ہوئے دعوت دی ہے اور اسے مطمئن نفس کہا ہے یعنی بڑے اطمنان والا نفس اور یہی کامل ترین نفس ہے جو شیخ کی نظر سے اور مجاہدہ وریاضت سے بھی مطمئن ہو جاتا ہے اسے دنیاوی غلاظتوں اور کثافتوں کی بے چینی نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر (اَلَابِذِکرِاللہِ تَطمَئِنّ القُلُوبُ) کر کے اطمنان حاصل کیے ہوئے ہوتا ہے۔

"یاایتهاالنفس المطمئنة،ارجعی الیٰ ربك راضیة مرضیة ،فادخلی فی عبٰدی ،واد خلی جنتی"

"اے اطمینان والی روح، تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پس تو میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں جا"۔

اپنی ذات کو پہچاننا یعنی اپنے نفس سے واقف ہونا اور پھر اپنے رب سے واصل ہونا، یہ راستہ صرف شیخ کی نظر سے طے کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ حضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بہبود و فلاح مقصود ہوتی ہے تو وہ اس کو نفس کے عیب سے آگاہ کر دیتا ہے۔ کشف المحجوب میں نقل ہے حق تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا: اے داؤد......! "اپنے نفس سے عداوت کر، میری دوستی اس کی عداوت میں ہے"۔ عرفان ذات ضروری ہے کیونکہ جو اپنی ذات کو سمجھنے سے قاصر ہو وہ دوسرے کو کیا سمجھ سکے گا۔ جب انسان نے معرفت خداوندی کی طرف گامزن ہونا ہی ہے تو پہلے اس کو اپنی معرفت حاصل ہونی چاہیے تا کہ اپنے آپ کو حادث دیکھ کر حق تعالیٰ کو قدیم دیکھ سکے اور اپنی فنا سے اس کی بقا کو سمجھ سکے۔ نص قرآنی اس پر شاہد ہے کہ حق تعالیٰ نے کفار کو اپنی ذات کی جہالت میں مبتلا کیا اور فرمایا 'ومن یرغب عن ملة ابراھیم الا من سفه نفسهٗ'۔ " ابراہیم کی ملت سے وہ دستبردار ہوتا ہے جو اپنے نفس سے بے خبر ہے"۔ ایک شیخ کامل نے فرمایا: جو اپنے نفس سے بے خبر ہو وہ ہر چیز سے بے خبر ہے۔ طالبان درگاہ حق کیلئے لازم ہے کہ ہمیشہ روش نفس کے خلاف راستہ اختیار کریں تا کہ روح و عقل کو معاونت ملے۔

خونابه دل خور که شرابی به ازین نیست
دندان به جگر زن که کبابی به ازین نیست

درکنزوہدایہ نتوان یافت خدارا

در صفحہ دل بین کہ کتابی بہ ازین نیست

(عبدالرحمٰن جامی)

"دل کا خون پیو کہ اس سے بڑھ کر شراب نہیں۔اپنے جگر کو کھاؤ کہ اس سے بڑھ کر کباب نہیں کنز و ہدایہ میں خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا بلکہ اپنے دل کے صفحہ کو پڑھو کہ اس سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں"۔

روح کی لطافت، نفس کی پاکیزگی وطہارت، روحانی معراج اور عرفان ذات شیخ کی نظر سے حاصل ہوتا ہے اور پھران سارے مقامات کی کاملیت بلاشبہ حضرت پیران پیر سید عبدالقادر گیلانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی رضی اللہ عنہ کے در سے حاصل ہوتی ہے۔تمام سلاسل غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ ہیں۔خواجۂ خواجگاں خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ غوثیت میں عرض کیا، حضرت مجھے عراق کی ولایت عنایت فرمادیجیے میرے لیے یہ بڑا مقام ہے۔جناب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ملک عراق کی ولایت تو میں شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کو عطا کر چکا ہوں، تمہیں ہندوستان کی ولایت مرحمت فرماتا ہوں (یہ سب میرے پروردگار کا کرم ہے) لہٰذا آپ کو سلطان ہند کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ثابت ہوا کہ جب تک سلسلۂ قادریہ کے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خصوصی نظر نہ ہو ولایت کا درجہ ہی نہیں دیا جاتا، حضور اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے بیٹے کو خدائے متعال نے بے شمار انعامات سے نوازا ہے۔

"عطانی رفعةً نلت المنالی"۔

بلکہ اس خاندان کے ہر فرد کو ہی بارگاہ صمدیت میں اک خاص مقام حاصل ہے۔

''حیات الامیر'' معروف بہ محمد غوث بالا پیر گیلانی مؤلف سید افضال حسین گیلانی نے ایک واقعہ کچھ اس طرح رقم کیا ہے:

''حضرت محمد غوث بالا پیر ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ نے ایک محفل میں فرمایا:'' کہ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ نے انتہائی کٹھن اور مشکل مجاہدات میں انتہا وقت صرف کیا اگر فقیر اس دور میں ہوتا تو ان کو اس قدر مشکلات کا سامنا نہ کرنے دیتا ''ھو'' کی ایک ہی ضرب سے ''مقام قرب'' تک پہنچا دیتا''، (بابا فرید صاحب ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ والا کنواں آج بھی اچ میں موجود ہے) یہ فرمان سن کر حاضرین دم بخود ہو کر غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے پوتے کی شان جلالت ملاحظہ کر رہے تھے۔ جسکا فرمان ہے:

انا الحسنی والمخدع مقامی
و اقدامی علی عنق الرجال

؎

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق!

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ نے ایک محفل میں سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرّہٗ کی شان بے پایاں کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ بعض سجادہ نشین حضرات کو جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ (میرا یہ قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہے) اپنے سلسلہ کے اکابرین مشائخ مثل خواجہ بزرگ معین الحق والدین رضی اللہ عنہ اور مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ وغیرہم کے متعلق گراں گزرتا ہے اس لیے وہ حضرات محبوب سبحانی کے اس قول مبارک کے متعلق

مختلف تاویلیں پیش کرتے ہیں۔اس سے ان کا منشاء اپنے مشائخ سلسلہ کی تعظیم اور کمال محبت ہے، لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔انصاف کرنا چاہیے، یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا ہوا ہے کہ جب یہ کلمہ حالیہ حضور رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا تھا اس وقت سعید میں حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ ایک پہاڑ پر یادالٰہی میں مشغول تھے۔آپ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے جب غیب سے یہ کلمہ اپنے گوش ہوش سے سنا تو بہ ادب تمام آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: علی راسی وعینی ''میرے سر آنکھوں پر''۔بعض حضرات سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضور غریب نواز اجمیری ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی ملاقات بلکہ ہم عصر ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں حالانکہ سلسلہ صابریہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ محمد اکرم صابری ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے اپنی مشہور کتاب ''اقتباس الانوار'' میں حضور غریب نواز اجمیری ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور استفادہ کو محققانہ انداز میں ثابت فرمایا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات کا سلسلہ وصال کے بعد بھی بدستور جاری ہے۔اور بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ جاری رہے گا۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مقام جذب وولایت کا فاتح اول قرار دیتے ہوئے جناب سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا، حسنین شریفین رضی اللہ عنہما وبقیہ ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو اسی نسبت کے اقطاب، بیان فرما کر سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اس مقام میں ایک خصوصی شان تحریر کی ہے نیز اپنی کتاب ''ھمعات'' میں فرمایا:

''و در اولیائے امت واصحاب طرق اقویٰ ،کسیکه بعد تمام راه جذب بآکد وجوه ،به اصل این نسبت (اویسیه)میل کرده است ودرآن جابوجۂ اتم قدم زده است ،حضرت شیخ محی الدین

عبدالقادر جیلانی اند ،ولہٰذاگفته اندکه ایشان در قبرخودمثل احیا تصرف می کنند"۔

"اور امت کے اولیائے عظام میں سے راہ جذب کی تکمیل کے بعد جس شخص نے کامل ومکمل طور پر اس نسبت اویسیہ کی اصل کی طرف رجوع کر کے وہاں کامل استقامت سے قدم رکھا ہے وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آن جناب رضی اللہ عنہ اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں"۔

حضرت شاہ ولی اللہ (رحمتہ اللہ علیہ) ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

حق تعالیٰ نے آں جناب رضی اللہ عنہ کو وہ قوت عطا فرمائی ہے کہ دور ونزدیک ہر جگہ یکساں تصرف فرماتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہمعصر اور بعد میں آنے والے تمام اولیائے کرام کے لیے حصول ولایت اور وصول فیض کا وسیلۂ کبریٰ اور واسطۂ عظمیٰ ہیں۔

شیخ عبدالحق بلخی نے اپنی کتاب "خوارق الاحباب فی معرفة الاقطاب" میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ ڈیڑھ سو سال بعد بخارا میں ایک درویش بہاؤالدین نامی پیدا ہوگا، جو ہم سے ایک خاص نعمت کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ جب حضرات خواجہ بہاؤالدین نقشبند (رحمتہ اللہ علیہ) نے میدان سلوک میں قدم رکھا تو حضرت خضر علیہ السلام کے اشارے پر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہوکر "الغیاث الغیاث یا محبوب سبحانی" پکارتے ہوئے سو گئے اور خواب میں آں جناب رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات سے سرفراز ہوئے۔

"روح المعانی" میں حضرت مجدد سے نقل ہے کہ قطبیت کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی علیہ السلام تک جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت کے ساتھ مختص ہے۔ حضرت

شیخ محمد اکرم چشتی، صابری، قدوسی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ "اقتباس الانوار" میں آں جناب کے متعلق لکھتے ہیں کہ: جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا، سیدنا غوث الاعظم ؓ کی وساطت سے ہی ہوا۔ خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو۔ کوئی ولی آپ ؓ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہوسکتا۔ حق تعالیٰ نے آپ ؓ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ ؓ کے ہاتھ میں دے دی ہے، جسے چاہیں کسی منصب ولایت پر مقرر فرمادیں، جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمادیں"۔ (ماخذاز "مہر منیر")۔

اپنی تحریر کو مختصر کرتا ہوں کیونکہ حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانی ؓ کی سیرت، تعلیمات اور کرامت پر کئی دفتر درکار ہیں، خدا تعالیٰ بحق بنی فاطمہ ؓ ساری سانسیں اور لمحات سادات گیلانیہ کی خدمت میں گزارنے کی توفیق عظیم عطا فرمائے۔

قبلۂ اہل صفا ، حضرت غوث الثقلین رضؓ
دستگیر ہمہ جا ' حضرت غوث الثقلین رضؓ
مردہ دل گشتہ ام و نام تو محی الدین است
مردہ را زندہ نما 'حضرت غوث الثقلین رضؓ

(خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ)

سرزمین ہند کفر و گمراہی کا مرکز و منبع تھی۔ ہر زمانے میں دین مبین اسلام کی اشاعت و ترویج کے لیے اولیائے عظام بالخصوص سادات گرامی آتے رہے اور نور اسلام سے اس کفرستان کو ہدایت و روشنی سے مستفید کرتے رہے۔ سید علی ہجویری داتا گنج بخش ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ اور خواجہ غریب نواز سید معین الدین چشتی اجمیری ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ اس خوبصورت کڑی کے نگینے تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں تقریباً تمام سلاسل تبلیغ اسلام میں مشغول رہے۔ سلسلہ

قادریہ پیش پیش اورنمایاں رہا۔حضرت شیخ ابومحمد عبدالقادر جیلانی ،غوث صمدانی شہباز لا مکانی ﷜ جو کہ دین اسلام کو زندہ کرنے والے تھے۔دین اسلام کو زندہ وتابندہ کرنے میں آپ کے بعد آپ کی اولاد امجاد بھی بڑا نمایاں کردار انجام دیتی رہی ہے۔پاک وہند میں تقریباً سب سے پہلے سلسلہ قادریہ کے قطب الاقطاب بندگی سید محمد غوث گیلانی حلبی اوچی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ اشاعت اسلام کیلئے وارد ہوئے تھے۔آپ عالم شباب میں ہی عرب وعجم اور ترکستان وخراسان کی سیر وسیاحت کرتے ہوئے ہندوستان میں وارد ہوئے اور لاہور کے محلہ کوفت گراں میں مقیم رہے۔اسلام کی اشاعت وترویج کیلئے یہاں مسجد تعمیر کرائی ،پھر ناگور تشریف لے گئے اور وہاں مختصر قیام کے بعد حلب واپس تشریف لے گئے۔دوبارہ اُچ شریف وارد ہوئے اور مستقل سکونت اختیار کی۔آپ کا وصال عہد سکندر لودھی میں ہوا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ خاندان سادات کے عہد میں یا خاندان لودھی کے اوائل میں تشریف لائے ہوں۔مزار پرانوار اچ شریف میں ہے۔

سیدنا محمد غوث حلبی اچوی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کے چار بیٹے تھے۔ان میں ایک لاولد باقی تینوں کی اولاد تھی۔بڑے صاحبزادے سید عبدالقادر ثانی گیلانی اچوی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کے دو بیٹے تھے۔ایک کا اسم گرامی سید زین العابدین اور دوسرے سید عبدالرزاق ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ تھے۔سید زین العابدین کے بڑے مشہور ومعروف صاحبزادے سید محمد غوث بالا پیر ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ (م: جمعرات ۵ شوال ۹۵۹ھ) کے نام سے مشہور ہیں۔آپ کا مزار ستگھرہ ضلع اوکاڑہ کے نواح میں ہے آپ بڑے صاحب کرامات ولی اللہ تھے۔دریائے راوی ،گنجی بار کا علاقہ آپ ہی کے فیض سے مستفیض ہے۔سید عبدالرزاق گیلانی کے بیٹے سید حامد جہاں بخش ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کے دو صاحبزادے تھے۔ایک کا نام سید عبدالقادر ثالث

(رحمتہ اللہ علیہ) اور دوسرے سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ ملتانی تھے۔آپ کا نام سید محمد موسیٰ گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ اور کنیت ابوالحسن تھی۔آپ کی پیدائش مردم خیز خطہ اچ شریف میں ۹۵۲ھ میں ہوئی۔آپ کا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سید ابوالحسن جمال الدین محمد موسیٰ پاک شہید ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید حامد جہاں گنج بخش ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید عبدالرزاق گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید عبدالقادر ثانی گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید محمد غوث حلبی اچوی گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید شمس الدین محمد گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید محمد شاہ میر ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن شیخ سید علی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن شیخ سید مسعود ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن شیخ سید احمد ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید ابونصر صفی الدین عبدالسلام ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سید سیف الدین عبدالوہاب ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ بن سیدنا غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر گیلانی غوث صمدانی۔رضوان اللہ علیہم

ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سید حامد گنج بخش ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ سے حاصل کی جو علوم ظاہری و باطنی سے لبریز تھے۔آپ نے اپنے شاگرد رشید کو علم نافع سے سرفراز فرمایا۔آپ نے شرعی تدریس اور سلوک کے مدارج بھی انہی سے حاصل کیے۔حفظ قرآن، علم التفسیر و الحدیث، فقہ، صرف ونحو، تجوید اور کافیہ وغیرہ بچپن ہی میں نہایت قلیل عرصہ میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھی کیونکہ حضرت سید محمد موسیٰ پاک شہید ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کو قدرت نے بہت ہی اعلیٰ جبلی خصوصیات سے سرفراز فرمایا تھا۔ابھی علم ظاہری کی منزلیں طے کر ہی رہے تھے کہ آپ کو حقیقت اور روحانیت کی طرف ایک خاص رغبت ہو گئی تھی۔کثرت سے تلاوت قرآن ذکر و فکر اور شب بیداری کی لذتوں سے لطف اندوز ہونا شروع کر دیا تھا۔ساتھ ہی کسی کامل

وکمل ہستی کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کیلئے مضطرب وبیقرار ہونے لگے۔آپ فرماتے ہیں کہ:”
آخر کار خلاق عالم نے میری عقدہ کشائی کی کہ مجھے والد گرامی نے ایک دن بحالت ذوق فرمایا کہ آ ؤ جو فیض مجھے دست بدست حضرت جداعلیٰ سید عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی سے ملا ہے وہ حاصل کرنے کے لیے ہاتھ دراز کرو۔میں نے خوشی سے اپنا ہاتھ والد گرامی کے دست تصرف میں دے دیا۔بوقت دستگیری فرمایا کہ جو کچھ کروگے وہ نقد بہ نقد حاصل ہوگا۔شریعت وطریقت کو ملحوظ رکھنا۔

حضرت سید محمد موسیٰ پاک شہید خود اپنے والد گرامی اور شیخ طریقت کا انداز تربیت کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد والد گرامی مجھے اپنے سامنے بٹھا کر وظائف پڑھواتے اور ذکر جہر بطور قاعدہ قادری کرواتے تھے۔میں ابھی نو سال کا تھا کہ آپ نے مجھے بعض اسماء الٰہیہ اور ادعیہ مسنونہ کی تلقین بھی کی تھی اور میں نے کبھی بھی اس وظیفہ کو ترک نہیں کیا۔تلاوت کلام پاک وذکر طیبہ شوق سے کرتا،ذکر کی کثرت اور شوق کا یہ عالم تھا کہ کھانے کی بھی فرصت نہ ملتی،والدہ محترمہ نے والد گرامی کو بتایا کہ ذکر خدا تعالیٰ میں کھانے تک کی پروہ نہیں کرتے اور کھانا ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔میں ہر وقت قبلہ والد گرامی کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ایک بار والد صاحب نے میری یہ کیفیت اور ریاضت دیکھ کر فرمایا:” بابا زود شود کہ از دوستان حق شوی“۔بابا!جلد وہ وقت آئے گا کہ تمہارا شمار اولیائے حق میں ہوگا“۔

راہ طریقت اور سلوک کی منازل طے کرتے ہوئے بہت سے صوفیاء متزلزل اور لڑکھڑا جاتے ہیں۔شیخ کامل کی نظر اور توجہ کے بغیر یہ راستہ بڑا کٹھن اور مشکل ہے۔

بہ می سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بی خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

حضرت سید محمد موسیٰ پاک شہید ملتانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے راہ طریقت میں پہلے اپنے جد امجد حضرت شیخ سید عبدالرزاق گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ سے اکتساب فیض کیا بعدازاں سلوک وطریقت کی تمام منازل اپنے شیخ ومربی ووالدگرامی کی براہ راست نگرانی میں طے کیں۔سلوک ومعرفت میں مقامات بلنداور مدارج ارجمند حاصل کر کے جمال الدین ابوالحسن کا خطاب پایا تھا۔عبادت وریاضت اور ارشاد و ہدایت میں یگانہ روزگار تھے۔

حضرت سید ابوالحسن جمال الدین محمد موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی کا شجرہ نسب ہی آپ کا شجرہ طریقت بھی ہے۔

حضرت سید محمد موسیٰ پاک ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کو سردار اولیاء ،قطب الاقطاب حضور سیدنا غوث الاعظم قدس سرہٗ سے خاص محبت اور روحانی تعلق کی دولت حاصل تھی۔آپ ہمیشہ تصور غوثیت مآب میں مگن رہتے تھے۔خود ارشاد فرماتے تھے:

''مجھے پیر دستگیر روشن ضمیر سید عبدالقادر گیلانی کے شرف زیارت کا بھی فخر حاصل ہے''۔اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''اب مرید کیا کرو''۔آپ بڑے صاحب کشف وکرامات تھے اور شاہی درباروں میں بھی بہ بانگ دہل بات کرتے بلکہ اکبری دربار میں باقاعدہ اذان دلواتے اور خود جماعت کرواتے اور نماز پڑھتے تھے۔کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ مداخلت کر سکے۔حضرت سید محمد موسیٰ ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ شریعت کے معاملے میں اس قدر سخت تھے اور اتنے پابند تھے کہ وہ اس معاملے میں پادشاہ کی پروانہ کرتے تھے۔اکبر بادشاہ

کا دین اسلام سے منحرف ہونا اور دین الٰہی کے نام پر خرافات اور دربار شاہی کے دیگر معاملات جو دین اسلام کی کھلم کھلا دشمنی پر مبنی تھے، کو دیکھ کر بھلا سید موسیٰ پاک شہید ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ جیسا اسلامی غیرت وحمیت کا علمبردار شخص کیوں کر خاموش رہ سکتا تھا؟ چنانچہ آپ نے دربار شاہی کی دین سے بغاوت پر احتجاج بھی کیا۔ دربار میں جب اذان ونماز پر قدغن لگائی گئی تو اس مشکل وقت میں حضرت محمد موسیٰ پاک شہید گیلانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کی ہی ذات گرامی تھی جس نے اکبری جاہ وجلال اور شخصی آمرانہ احکامات کو پس پشت ڈالتے ہوئے جب نماز کا وقت آیا تو اکبر بادشاہ کی موجودگی میں بلند آواز سے اذان دے کر دربار میں ہی باجماعت نماز ادا کی۔ آپ کی اس جرأت مندانہ اور بے باک کردار کے سامنے بادشاہ وقت سمیت کسی کو بھی دم مارنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

حضرت شیخ محمد موسیٰ پاک ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ گیلانی ایک مدت تک لشکر شاہی میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے اور کئی شہر نشینوں کو اس بادیہ پیما کی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ دکن، فتح پور سیکری اور آگرہ میں رہنے کے بعد دہلی آ گئے۔ جہاں ۶ شوال المکرم ۹۸۵ ہجری قمری کو امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے آپ کے ہاتھ پر بامر پدری بیعت کی۔ دہلی سے آپ مستقل طور پر ملتان تشریف لے آئے۔ ملتان میں آپ کا حلقہ مریدین کافی وسیع ہوا اور بلخ، بخارا، توران، ایران، افغانستان اور ہندوستان تک پہنچ گیا۔ غرض یہ کہ حضرت سید محمد موسیٰ پاک شہید ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کی سعی جمیلہ سے پورے براعظم ایشیاء اور بالخصوص برصغیر پاک وہند میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو قابل رشک حد تک فروغ حاصل ہوا۔ جب آپ ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ روحانی اشغال میں مصروف تھے۔ عین اسی وقت لنگاہوں نے آپ کے مریدوں کی بستی پر حملہ کر دیا، آپ نے

فرمایا: مجھے اطلاع صحیح ملی ہے یعنی میری رحلت کا وقت آ گیا ہے۔ جونہی آپ کی سواری کو ڈاکوؤں نے دیکھا تو بھاگ گئے۔ سلطان نامی مردود لنگاہ نے چھپ کر تیر مارا جو آپ کے پہلو میں پیوست ہو گیا۔ اسی تیر سے جان بر نہ ہو سکے۔ علوم دینیہ کے ماہر، کلام ربانی کے واقف اسرار، طریقت و حقیقت کے دانائے رموز، حضرت سید محمد موسیٰ پاک شہید ۲۳ شعبان المعظم ۱۰۱۰ ہجری قمری کی رات کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے: ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔ آپ کا مزار اقدس ملتان شریف میں ہے۔ جہاں آپ استراحت فرما رہے ہیں اس کی ایک روحانی کشش ہے جو حضرت پیر سید خواجہ مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ سے ثابت ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت سید محمد موسیٰ پاک شہید کے مزار پاک میں بڑی کشش ہے۔ پہلی بار جب میں ملتان گیا تو پاک دروازہ سے گزرتے وقت اچانک میرا رخ کسی غیبی طاقت نے ایک خانقاہ شریف کی طرف پھیر دیا۔ سامنے ایک بڑی اونچی ڈیوڑھی تھی اور آگے دالان تھا۔ جہاں ایک مولوی صاحب غیر مقلدوں کی تردید میں تقریر کر رہے تھے مگر دلائل ایسے بودے اور بے سروپا تھے کہ حیرت ہوتی تھی کہ سامعین سب کے سب غیر مقلد کیوں نہیں ہو جاتے۔ مگر اس اندرونی کشش نے ہمیں وہاں زیادہ دیر رکنے نہ دیا۔ کچھ آگے بڑھے تو حضرت سید جمال الدین محمد موسیٰ پاک شہید کا مزار پاک نظر پڑا۔ جو معلوم ہوا کہ گیلانی النسب ہیں اور یہ اپنے ہی گھرانے اور خاندان کی کشش تھی جو کھینچے لیے جا رہی تھی۔ حضرت ممدوح ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ نے مزار پاک میں سے فرمایا کہ قرابت کا یہ طریق نہیں ہے کہ نزدیک رہتے ہوئے بھی ملاقات نہ کی جائے...... سبحان اللہ!!!

اسکے بعد ہمیشہ پاک پتن جاتے ہوئے، حضرت کے مزار پہ حاضری ضرور دیا کرتے تھے۔

میں جناب پیر سید سیّد علی ثانی گیلانی حفظہ اللہ تعالیٰ وسلمہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ مجھے اپنے سلسلہ عالیہ کے قطب اور اپنے اجداد میں سے مہتاب تاب دار حضور سید جمال الدین محمد موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی ﴿رحمتہ اللہ علیہ﴾ کی خوبصورت اور روحانیات سے لبریز ،سلسلہ قادریہ کے وظائف واوراد پر مشتمل کتاب پر تبصرہ کرنے کے لیے چنا' اس قلمی نسخہ کا مطالعہ کرتے ہوئے انسانی کیفیات پاکیزہ ولطیف ہوجاتی ہیں یہ میرا علمی مشاہدہ ہے، یہ اعزاز جناب صاحبزادہ پیر سید سید علی ثانی گیلانی کو حاصل ہے، میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ خاندان گیلانیہ کا فخر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور علمی ودینی کاموں میں مزید ترقی دے۔ حال ہی میں ایک کتاب ''انیس المظاہر فی سیرت السید عبدالقادر جیلانی ؓ'' پر حواشی وتعلیقات لکھ کر ''ادارہ صوت ہادی'' سے شائع کروائی ہے۔ جس کی خانقاہوں اور بالخصوص قادریہ درگاہوں پر بڑی پذیرائی ہوئی ہے۔ انہی الفاظ پر اپنی بات ختم کرتا ہوں اللہ کریم سید سید علی ثانی گیلانی دامت برکاتہم کے روحانی مدارج بلند فرمائے اور اپنے جد اعلیٰ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی ؓ کے فیض سرمدی سے ولایت کا بلند مرتبہ نصیب فرمائے' آمین ثم آمین۔

دستگیرا کرم مہر تو مہر علیؒ تے، تیرے باجھ ہے کون اللہ راسیاں دا

نیاز آگیں:

پروفیسر محمد شاہ کھگہ،

ننکانہ صاحب

ھوالقادر

مُقدّمۃ

اللہ ﷻ کا سپاس گزار ہوں، تمام تحیات وطیبات اور ہر طرح کی تحمید و تمجید صرف اسی کو سزاوار ہے۔ جو کل یوم ھو فی شان کے تحت نت نئے انوار اپنے محبوبین پر منعکس فرماتا ہے، اور کنت کنزاً مخفیاً کے اسرار نہاں اپنے محبین پر کھولتا ہے۔ اور کبھی سنریھم آیاتنا فی الاآفاق وفی انفسھم کے مژدہ جانفزا سے سالکین حق کوئی راہوں پر گامزن کرتا ہے۔ ہزار ہا درود و سلام اس نبی ہادی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر، جن کے طفیل کائنات کی حقیقتوں او ماہیئتوں کے بھیدوں کو کھولا گیا، جو اس راہ عشق کے اوّلین مسافر (والنجم اذا ھوی) تھے، ثابت قدمی (ما صاحبکم وما غوی) سے اس راہ کو عبور کیا، صابرورابط (وما ینطق عن الھوی) رہے، اللہ خالق اور اسکی مخلوق کے درمیان (ان ھو الا وحی یوحی) مخصوص رابطہ فرمایا، اوران کو ایسے علوم ومعارف (علمہ شدید القوی) سے نوازا جوان کو ایک قوت والی ہستی نے عطا فرمائے تھے۔ تا کہ ان علوم

معارف کے سبب اس رابطے کی بنیاد ''ابد'' آخرت کی کامیابی پر رکھی جا سکے۔

ذکر...... اور ذکر اللہ کائنات کی ایسی اٹل حقیقت ہے کہ جس کا بیان ہوگا تو ادھورا رہے گا۔ اس کی کیفیت تو صرف ذاکر ہی محسوس کر سکتا ہے۔ کسی مجازی معشوق کے عشق میں جب ذاکر کی کیفیت یوں ہو جائے کہ اسکا ذکر آتے ہی دل بھر آئے اور آنکھیں پرنم ہو جائیں

قفا نبك من ذكرى حبيب و منزل

بسقط اللوى بين الدخول فحومل

تو پھر محبوب حقیقی کے ذکر میں لذت، یگانگت اور وارفتگی کا عالم کیا ہوگا۔ محبّ و محبوب میں کچھ ایسی بھی رمزیں ہوا کرتی ہیں جو کسی تیسرے کے سمجھنے کی نہیں۔

میان عاشق و معشوق رمزیست

کراما کاتبین را ہم خبر نیست

اللہ جل جلالہٗ نے قرآن (جس کو ذکر بھی کہا گیا ہے) اسمیں حکم فرمایا یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیراً [احزاب:۴۱] اے اہل ایمان اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔ ذکراً کثیراً کی تاکید کسی بھی اہل علم سے مخفی نہیں، اور نہ ہی کثرت کے معنی سے ہی کوئی شخص ناواقف ہے۔ ایک جگہ اس کیفیت کو یوں واضح کیا گیا: فاذکروا اللہ کذکرآبائکم أو أشدّ ذکراً [بقرۃ:۲۰۰] ''پس اللہ کا کرو جس طرح تم اپنے آباء و اجداد کو یاد کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ''۔ اور پھر ذاکرین اور ذاکرات کو انعام کا وعدہ دیتے ہوئے فرمایا: والذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیماً [احزاب:۳۰] اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والوں اور کرنے والیوں کیلئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اور دیکھیے کہ ذکر سے رُوگردانی کرنے والوں کیلئے کتنی سخت وعید فرمائی: ومن

یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطنا فھو له قرین [زخرف:۳۶] کہ ”جو جان بوجھ کر رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے، ہم اس پر ایک شیطان کو چمٹا دیتے ہیں جو اسکا (ہر وقت کا) ساتھی بن کر رہ جاتا ہے“۔ قرین ایسے ساتھی کو کہتے ہیں جو کبھی جدا نہ ہو، آپ نے ایسے کئی بدنصیبوں کی زندگیوں کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہوگا جو چلتے پھرتے شیطان کی ساتھی بن چکے ہیں اور انکی زندگی میں کہیں خیر کی کوئی روشنی نہیں۔ الامان!! یہ ذکر سے دوری کی دنیاوی سزا ہے اور جو آخرت میں دی جائے گی وہ بھی ملاحظہ کریں: ومن اَعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا وّ نحشره یوم القیمة اعمی O قال رب لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا O قال کذلك اتتك ایتنا فنسیتھا ج وکذلك الیوم تنسیٰ O

[طہ:۱۲۴،۱۲۵،۱۲۶]

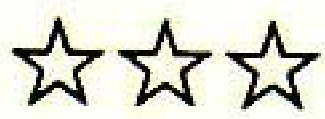
”جس نے میرے ذکر سے اعراض (گریز) کیا اس پر اسکی زندگی (روزی) تنگ کردی جائے گی، اور ہم اسے قیامت میں اندھا اٹھائیں گے، وہ پوچھے گا کہ میرے رب تو نے مجھے اندھا اٹھایا جبکہ میں تو بینا تھا......؟ فرمایا: کہ یہ اس لئے ہے کہ تیرے پاس ہماری آیات آئیں پس تو نے ان کو بھلا دیا، اسی لئے آج تم بھلا دیے گئے ہو“۔

فضل ذکر وحمد میں ایک حدیث قدسی بھی ملاحظہ کیجئے: کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایک بندہ جب یہ کہتا ہے یا رب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجھك ولعظیم سلطانك (تو فرشتے یہ سن کر عاجز ہو جاتے ہیں نہیں سمجھ پاتے کہ کیا اجر لکھیں) آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں، اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب!! تیرے بندے نے ایک بات کہی جسے ہم نہیں سمجھ پائے کہ کیا لکھیں، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندے نے کیا کہا) میرا بندہ کیا کہتا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں

کہ وہ کہتا ہے: یارب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك وعظیم سلطانك، اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے اسی طرح لکھ لو جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا اس کا اجر میں ہی دوں گا۔

(سنن نسائی، باب فضل الحامدین)

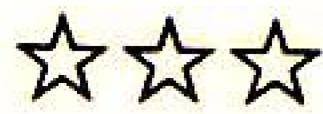
لیجئے جناب......!!اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں کہ بعض اذکار ایسے ہیں جو قرآن نہیں مگر ایسا ذکر ہیں کہ فرشتے اسکا اجر لکھنے سے قاصر ہیں۔ دوسری بات کہ کچھ بندے بھی ایسے ہیں جو ایسے ایسے ذکر جانتے ہیں جو فرشتے بھی نہیں جانتے اور نہ ہی انکا رب انکے اس ذکر کا راز فاش کرتا ہے۔ کل کو بروز ملاقات اس کا اجر عطا فرمائے گا، جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔

ذکر پہ اتنی گفتگو صرف اسی وجہ سے تھی کہ زیر نظر کتاب ''ذکر اللہ'' کے مندرجات پہ ہی مشتمل ہے۔ اور ایسے ذکر پر جو اللہ  نے اپنے خاص بندوں کو اپنی خاص رحمت سے القاء فرمائے ہیں۔

☆☆☆

آیئے کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف حاصل کرتے ہیں۔ کتاب کا نام ''ھدایة المریدین و ارشاد السالکین''، جس کو مریدین کی سہولت کیلئے ''تیسیر الشاغین'' بھی کہا گیا ہے۔ یہ دودمانِ گیلانیہ قادریہ کے ایک درخشاں اور تاباں ستارے مخدوم سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی اچوی ملتانی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی تحریر کردہ ہے۔ یہ تمام اوراد و اذکار پر مشتمل ہے، جو حضرت غوث الاسلام والمسلمین، پیران پیر السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہیں۔ جو مبتدی مریدین سے لے کر منتہی سالکین تک، سب کیلئے ایک نصاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گویا آسان لفظوں میں یہ کتاب سلسلہ قادریہ

کے مریدین ومتوسلین کیلئے ایک مکمل نصاب ہے۔

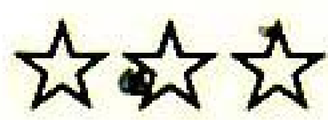


حضرت مخدوم سید محمد غوث اچوی حلبی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ جو حلب سے ترک سکونت کر کے (۸۸۷ھ) میں اوچ شریف میں قیام پزیر ہوئے، آپؒ، حضور سیدنا غوث الثقلین الحسنی والحسینی الجیلانی کے فرزند اوّل سید سیف الدین عبدالوہاب ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی اولاد میں سے ہیں۔ مخدوم اوّل اُچ، سید محمد غوث ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے قدوم میمنت لزوم سے نہ صرف اُچ کی کھوئی ہوئی آبرو بحال ہوئی بلکہ کئی تشنہ دامن سالکین راہ حق کی پیاس بھی بجھی۔ آنجناب کی ذات اور آپ کی اولاد امجاد سے پورے برصغیر میں سلسلہ رشد و ہدایت چل نکلا۔ ویسے تو آنجناب کے چاروں صاحبزادے ہی نورٌ علی نور کی مثل صادق تھے، مگر چند خانقاہوں کے فیض نے تو بحرِ بیکراں کی طرح سارے پاک و ہند کو سیراب کیا۔

حضرت مخدوم کے بڑے صاحبزادے حضرت سید عبدالقادر ثانی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی اولاد سے بالخصوص دو ہستیوں نے شہرت دوام حاصل کی، ایک آپکے پوتے سیدنا محمد غوث بالا پیر ستگھروی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اور دوسرے آپکے پڑپوتے سید موسیٰ پاک شہید ملتانی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾۔ دوسرے صاحبزادے سید عبداللہ ربانی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی اولاد میں سے سید صوفی علی لاہوری ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ اور سید شیخ اسماعیل محدث ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾، سید عبدالقادر شاہ گدا ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾، مرکزِ علم عرفان تھے۔ تیسرے اور سب سے چھوٹے صاحبزادے سید مبارک حقانی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ سے سلسلہ نوشاہیہ کو شہرت دوام ملی۔ مخدوم اوّل بڑے صاحب اسلوب شاعر بھی تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ (جو حضرت موسیٰ پاک شہید کے مرید بھی تھے) فرماتے ہیں کہ مولنا عبدالرحمن جامی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ جیسے نابغہ روزگار بھی

آپ سے اپنے اشعار کی اصلاح کرواتے تھے۔تہران یونی ورسٹی میں آپ کے دیوان ''دیوان قادری'' پر پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کا مقالہ لکھا جا رہا ہے۔اور پروفیسر ڈاکٹر جمیل قلندر صاحب اسلام آباد سے اسکا ترجمہ اور تشریح رقم فرما رہے ہیں۔ذوق طبع کیلئے دو اشعار ملاحظہ کریں:

زِجام عشق سر مستم ،دل و دیں رفتہ از دستم
شدم مست از دولت عشقت میسر ایں قدر مارا
مگر چوں قادری نالد جرس در وادئ فرقت
کہ ساز و سوز او بخشد ہوائ ہمسفر ما را



اب سنئیے اس مخطوطہ اور اسکے ترجمہ کی کہانی۔سب سے پہلے برادم طاہر حسین قادری زید مجدہٗ نے اس کی فوٹو کاپی ارسال کی اور بڑی مسرت سے بتایا کہ جلد ہی سید بشیر الحسن گیلانی آف کالا باغ اس کا ترجمہ بھی شائع کروا رہے ہیں۔مجھے اکثر اوقات اس کا انتظار رہتا تھا۔کم وبیش دو ماہ بعد اچانک ایک دن پیر سید بشیر الحسن صاحب کا فون آ گیا۔میں ایک لمحہ کیلئے ساکت ہو کے رہ گیا،موصوف نے چند محبت بھرے الفاظ میرے سپرد کرنے کے بعد فرمایا کہ دراصل میں اس کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری آپ کے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔میں نے بصد شوق اس خدمت کی یقین دہانی کروائی۔فون پہ رابطہ رہا۔اسی دوران آنجناب نے مسودہ (معہ کمپوزنگ) بھی ارسال کردیا۔پھر ایک دن جناب کا فون آیا کہ میں براستہ ملتان ساہیوال پہنچ رہا ہوں،میری خوشی کی انتہا نہ تھی جو کہ اپنوں کو ایک مدت کے بعد ملنے پہ ہوا کرتی ہے اور پھر میری ان سے ملاقات بھی پہلی تھی۔جناب نے ایک رات قیام ہمارے فرمایا اور

چند قیمتی معلومات کے ساتھ مخطوطہ اور ترجمہ کے جملہ حقوق بھی میرے سپرد فرما دیے۔ آنجناب مخدوم اوّل سید محمد غوث اچوی کے دوسرے صاحبزادے سید عبداللہ ربانی کی اولاد سے ہیں[۱]۔ اس بات کو چھ ماہ بیت گئے (ان کی کرم فرمائیوں اور میری نالائقیوں کی داستان لمبی ہو جائے گی) بلا تمہید اس مخطوطہ کی کمیابی کی داستان سنیئے۔ ورق گردانی کرتے ہوئے چند چیزیں میرے علم میں آئی ہیں، جو قارئین کے پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نسخہ کا سائز ۲۳x۳۶/۱۶ ہے۔ زبان فارسی، اَوراد و وظائف تمام تر عربی زبان میں ہیں۔ کل صفحات ۱۶۵ ہیں۔ سیاہ روشنائی سے بقلم جلی لکھا گیا ہے۔ صفحہ کے ارد گرد سیاہ (Black)، سرخ (Red) اور پیلا (Yellow) حاشیہ اسکی زیب و زینت کو مزید اُجاگر کرتا ہے۔ اس حاشیہ کے باہر مزید دو انچ کا فاصلہ دے کر نیلا (Blue) حاشیہ لگایا گیا ہے، جسکے اندر متن میں رہ جانے والے الفاظ اور اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے۔ صفحہ ۵۳ اور ۵۴ کے مندرجات میں ہم آہنگی نہیں، ایسا معلوم پڑتا ہے جیسے کوئی متن رہ گیا ہو [۲]۔ وہی رہ جانے والا متن اس صفحہ کے حاشیہ میں دیا گیا ہے۔ مخطوط کے آخر میں یہ عبارت نقل ہے۔ ’’ ایں کتاب در حق ملک سید غلام حسین علی شاہ بن سید عنائت علی شاہ بن سید شاہ محمد غوث گیلانی

۱] سید بشیر الحسن گیلانی بن سید نذیر حسین بن سید فضل حسین بن سید غلام حسین بن سید عنایت حسین بن سید محمد غوث بن سید صوفی علی بن سید عرب شاہ بن سید حاجی میر بن حضرت اسماعیل محدثؒ بن حاجی پیر قاسم علی بن سید صوفی علی لاہوری بن سید بدرالدین بن سید اسماعیل بن سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث اچوی حلبی مخدوم اوّل اچ مبارکہ۔

[۲] جو ہم نے ایک اور نسخہ کی مدد سے مکمل کیا۔

این کتاب به یک دعوی میکند معظم است به شریعت" ۔کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ یہ عبارت بعد میں لکھی معلوم پڑتی ہے۔سید غلام حسین، موصوف سید بشیر الحسن کے پرداد ہیں۔ ایک اہم اور آخری بات وہ یہ کہ ورق گردانی پر اولین صفحات پر ایک مہر نظر پڑی، جس پر "عبداللہ جیلانے گل گلزاد میرن شاہ ۱۱۸۰" رقم ہے۔غور کرنے پر حیرت گم ہوگئی کہ یہ مہر سید میرن شاہ بن سید عبداللہ بن سید اسماعیل محدث ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کی ثبت کردہ ہے۔ یہاں ایک عین ممکن قیاس نے آن جگہ لی کہ کتاب کا خطی نسخہ دراصل سید اسماعیل محدث ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے کتب خانہ کا ہوسکتا ہے۔تاریخ کا کون طالب علم آپ کے نام نامی سے واقف نہیں صاحب" شفا الصدور"، مدینہ طیبہ میں حدیث شریف کا درس دینے کا شرف حاصل ہے۔اور حضرت سید سید علی کردی ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ حضور غوث اعظم کی درگاہ کے خلیفہ مجاز سے اجازت حدیث حاصل ہے۔ بے شمار خلق خدا کی علمی خدمات کے بعد (۱۱۰۷ھ) کو لاہور میں وصال فرمایا، تکیہ املی والا نزد خالد بن ولید ہال پنجاب یونی ورسٹی لاہور میں آرام فرما ہیں۔دراصل یہ نسخہ حضرت محدث سے انکے بیٹے سید عبداللہ (م ۱۱۴۱ھ) کو وراثتاً منتقل ہوا پھر اسکے بعد سفر طے کرتا ہوا یادگار اسلاف سید بشیر الحسن گیلانی کے پاس پہنچا۔ جو سید عبداللہ ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾ کے بھائی حاجی میر کی اولاد سے ہیں۔اللہ تعالی انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے اور اور اس کار عظیم کے صدقے اجر عظیم سے نوازے۔آمین!

تیسیر الشاغلین اور هدایة المریدین میں فرق

تیسیر الشاغلین اور هدایة المریدین ......ایک ہی کتاب کے دو مختلف نام ہیں۔نام کے فرق کی جو وجہ ہے، اسکی وضاحت مخطوط کے اوّل میں اس طرح ملتی

ہے: ”عنه مربوط ست تیسیراً للشاغلین به بحذف اسناد تسطیر یافته و مسمی بهدایة المریدین و ارشاد السالکین“۔

اس سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ناموں میں اختلاف کیوں ہے۔اس کے باوجود جو تیسیر الشاغلین کا مطبوعہ (۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء) نسخہ میرے زیر مطالعہ ہے، اسناد تو اس میں بھی حذف ہیں، شاید اس کے اصل مخطوط میں ہوں۔اگر چہ یہ ایک ہی کتاب ہے مگر ہم اسے مخطوطہ میں دیے گئے نام سے ہی پکاریں اور شائع کریں گے تا کہ اس مخطوط کی حیثیت برقرار رہے۔

دوسری اہم بات کہ مضامین اگر چہ ایک جیسے ہی ہیں مگر زبان و بیان اور الفاظ میں فرق اکثر جگہ پر واقع ہوا ہے مثلاً تیسیر میں ایک عبارت یوں ہے: و ممن رغبت جوارح ارکانه لخدمتك فاجاب ...... تو ...... ہدایة میں یوں ہے: فاصاب واجعلنا ممن دعوت جوارح ارکانه لخدمته فاجاب ...... بلکہ مخطوط میں تو غلط عبارت دعیت لکھا گیا ہے۔

ایک دوسری جگہ ملاحظہ کریں:

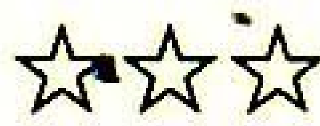
اوّل الذکر میں یا لا اله الاانت جل ربی فقد رحم ربی فهو معین لمن صبر ......اور مؤخر الذکر میں: یا لا اله الا انت جل ربی فقد عززنی فقد هو معین لما صبر ہے۔

ایک جگہ مزید: ”وقد حطت الاجمال احمالها علی ساحة جناب قدسك معطرة بنسائم نسیمات قربك وانسك مستجیرة بك“۔ (تیسیر الشاغلین)

”وقد حطت الاجمال اجمالها علی جناب قدسك معطرة بنسائم

نسیمات قربك وانسك مستجیرۃ بك"۔ (ہدایت المریدین)

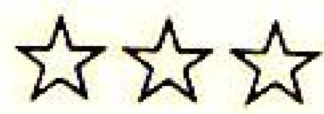
یہاں ہم یہ فیصلہ کرنے میں بھی ناکام رہے ہیں کہ ان میں سے کتابت کے لحاظ سے کون سا نسخہ صحیح اور اغلاط سے پاک ہے۔ دونوں میں ہی کئی جگہ غلط عبارات پائی جاتی ہیں۔ ایک مزید اور اس ضمن میں آخری بات کہ "ہدایۃ المریدین" کے نسخہ میں کئی جگہ اوراد وظائف زیادہ ہیں، جو تیسیر الشاغلین میں نہیں جیسے مسبعات عشر سے پہلے سورہ بقرا اور آل عمران سے متعلق جو اوراد ہیں یہ تیسیر کے نسخہ میں نہیں...... بہرحال یہ اختلاف ہم ساتھ ساتھ حاشیہ میں تفصیل سے ذکر کریں گے۔ اور ساتھ ہی فیصلہ کن بات بھی یہی ہے کہ "تیسیر الشاغین" کے نسخہ کی نسبت یہ مخطوط، مکمل اور صحیح ہے۔



سید صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس کا ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر خالق داد (جو راقم الحروف کے استاذ مکرم بھی ہیں) نے اپنے زمانہ طالب علمی میں جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب کی فرمائش پر کیا تھا۔ اس ترجمہ پر کئی بار اس طرح بھی زور آزمائی ہوئی کہ جس نے دیکھا اس کو اپنا بنا لینا چاہا...... حیرت ہے کہ یہ بڑے بڑے شیروں کے نوالے سے بچ نکلا۔ سید صاحب کی مخلصانہ اور فقیرانہ طبیعت نے یہ نہیں پسند کیا کہ اس کے ساتھ کوئی یوں علمی ادبی دہشت گردی کرے۔ مجھے دے کر فرمانے لگے کہ اب مطمئن ہوں کہ شاگرد اپنے استاذ کے ساتھ بددیانتی نہیں کرے گا۔

ہاں اس زمرے میں ایک اور صاحب کا ذکر نہ کروں تو یہ بھی زیادتی ہے، پروفیسر محمد الیاس اعظمی صاحب آف قصور انہوں نے نہایت محنت سے اسکی کمپوزنگ سے لے کر پروف ریڈنگ تک خدمات انجام دیں اور ساتھ ہی کم وبیش (۱۰۰) صفحہ حضرت موسیٰ پاک شہید کی

سوانح حیات پر تحریر فرمایا، اس کا ملخص کتاب میں شامل ہے جب کہ مکمل سوانح کسی دوسرے وقت میں شائع کی جائے گی۔ ہاں مگر انہوں نے کتاب کے متن پر اتنی توجہ نہیں دی، جتنی کہ انہوں نے سوانح پہ فرمائی۔

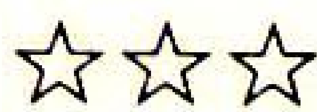


اس ساری کہانی کے بعد سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب سب کچھ مکمل تھا تو پھر میں نے اس میں کیا خدمت سر انجام دی..... ؟ تو اس سوال کا جواب سابقہ ایڈیشن "تیسیر الشاغلین"، تصحیح و ترجمہ ڈاکٹر مہر عبدالحق اور ساتھ اس موجودہ کتاب کا مسودہ جو اشاعت کے مراحل سے گزرنے ہی والا تھا (میرے سبب التوا کا باعث ہوا) ان ہر دو کو دیکھ کر فیصلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

تمام اہل علم و ادب کے سامنے بصد عجز عرض گزار ہوں کہ میرا اس میں کوئی کمال نہیں، یہ تو صرف میرے پیران سلسلہ اور خصوصاً حضور غوث اعظم کی توجہ کا کرشمہ ہے۔ مجھے اپنی علمی کم مائیگی اور قلمی بے وقعتی کا پوری طرح احساس ہے۔

میں ایک بار پھر ممنون ہوں اپنے استاذ پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک اور ساتھ ہی پروفیسر محمد الیاس اعظمی صاحب کا جنہوں نے میرا کام آسان کر دیا۔

آخر میں جناب سید بشیر الحسن کو سپاس نامہ پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کار عظیم کی انجام دہی کیلئے اپنی ضعف عمری کے باوجود بے شمار زحمتیں گوارا کیں اور ساتھ اسکی تمام تر مالی خدمت بھی اپنے سر لی ہے۔ اللہ عزوجل انکی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین!!



میرے ساتھ اس کام میں جنہوں نے تعاون کیا انکی فہرست خاصی طویل ہے ان کا

ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ میرے محسن قبلہ پیر طاہر حسین آف منگانی شریف اس کام کے اصلی محرک اور روح رواں ہیں ان کے ساتھ ہی سید رفاقت علی شاہ اور ڈاکٹر جمیل قلندر صاحب ' جو کئی جگہ نہایت ادق عبارات کے متعلق راہنمائی کا سبب بنے، نہایت مشکور ہوں۔ ساتھ ہی عزیزم پروفیسر محمد شاہ کھگہ اور مولنا غلام رسول ربانی نے انتہائی توجہ، باریک بینی اور عرق ریزی سے پروف ریڈنگ فرمائی ہے۔ اللہ جزائے خیر سے نوازے۔ جناب اسلم ایاز صاحب نے پرنٹنگ کے مراحل بڑی کامیابی سے طے کروائے ہیں اور ساتھ ہی دو ننھے طالب علم محمد ریاض قادری اور محمد عباس قادری نے مشینی خطاطی میں دلچسپی لی ہے، خدا سب کو سلامت رکھے۔ یہاں حضرت شیخ محدث دہلویؒ کے دعائیہ کلمات دہراتا ہوں۔

باد یارب تا قیامت دولت جیلانیاں
کم مباد از قدرت حق صولت جیلانیاں

آج جب یہ کلمات لکھ رہا ہوں تو ۱۰ محرم الحرام کا سورج ڈوب رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ میرا دل بھی ڈوبا جا رہا ہے دور افق پار نواسہ رسول امام اھل الابتلاء فی الکرب والبلاء کا سر اقدس نیزے پر بلند ہو کر حریت اسلام کا پیغام دے رہا ہے اور اہل بیت رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ ظلم کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔ خاک وخون میں غلطیدہ بدن یہ شہادت دے رہا ہے کہ خود کو غلطان کر لیا ہے مگر ظلم و جبر کے سامنے سر نہیں جھکایا اور لا الہ الا اللہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔

بہر حق در خاک وخوں غلطیدہ است — پس بنائے لا الہ گردیدہ است
زندہ حق از قوت شبیری است — باطل آخر داغ حسرت میری است
در نوائے زندگی سوز از حسین — اہل حق حریت آموز از حسین

رمز قرآن از حسین آموختیم | زِ آتش او شعلہ ہا اندوختیم

ساتھ ہی اذان مغرب کا وقت ہو چلا ہے، اذان یہ پیغام دے رہی ہے کہ حسین علیہ السلام کا خدا زندہ ہے، اور زندہ رہنے کی طاقت بخشتا ہے۔ خدا کی آواز پر لبیک کہنا حسین علیہ السلام کی سنت ہے۔ میرا قلم اب جواب دیتا جا رہا ہے، کرب و بلا کی کیفیت طاری ہے، خود کو سنبھالا نہیں تو پیمانہ چھلک جائے گا۔ ساتھ ہی میرا عشق مجھے یہ سبق سکھا رہا ہے کہ صرف یہ ہی کیا زندگی کی ساری پونجی ہی نواسہ رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی نذر کر ڈالوں۔ تو...... میں یہ کتاب سید الشہداء امام عالی مقام حسین کے نام انتساب کرتا ہوں۔ کیونکہ

؎

تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز | تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز
خون او تفسیر ایں اسرار کرد | ملت خوابیدہ را بیدار کرد
تا قیامت قطع استبداد کرد | موج خوں او چمن ایجاد کرد

سیّد سید علی ثانی جیلانی

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ / 6 دسمبر 2011ء

پی۔سی۔ایس۔آفیسرز کالونی، شہ گوشہ۔ساہیوال

ھوالقادر

مخدوم العالم میر میراں شیخ الکل
سید موسیٰ پاک شہیدؒ

اللہ رب العزت نے تخلیق انسانی کے ساتھ ہی اس کی رشد و ہدایت کے لئے اور اسے (انسان کو) اس کے مقاصد تخلیق سے آگاہ کرنے کے لیے نبوت و رسالت کی صورت میں ایک سلسلہ نور کا آغاز کیا۔ اس سلسلہ نور کا نقطہ آغاز انسان اول حضرت سیدنا آدم علیہ السلام تھے جب کہ نقطۂ کمال حضور پُر نور سیدنا محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

حضرت انبیاء کرام ایک طرف انسان کی انفرادی اصلاح کر کے اسے انسان مرتضیٰ

کے مقام سے آشنا کرتے رہے، تو دوسری طرف وہ حاکم مطلق کے پسندیدہ نظام حیات کو اس کائنات ارضی پر جاری کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ مگر جب یہ سلسلہ نور نبوت محمدیہ کی صورت میں اپنے منتہائے کمال کو پہنچتا ہے تو پھر تہذیب انسانی بھی اپنی آخری منزل پر جا کر رک جاتی ہے۔ یوں انسان کامل و اکمل حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی صورت میں جو تہذیب و اخلاق اور اقدار حیات کی روشنی میں نوع انسانی کو اس مقدس وجود کے آفتاب حیات سے نصیب ہوئی ہے سوا چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود انسانی تہذیب کا پہیہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ آج اگر انسانیت کے پاس زندگی گزرانے کے کوئی اصول ہیں یا اس کے سامنے کوئی لائق تقلید نمونہ ہے تو وہ صرف اور صرف اسوہ محمدی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ ہی ہے۔

گذشتہ چودہ صدیوں میں انسان نے کئی انقلاباتِ زمانہ دیکھے، زندگی کے ہر میدان میں مزاج وطبیعت میں اختلاف کے مظاہر بھی اس نے دیکھے ہیں۔ اگر بڑے بڑے جابر اور ظالم مزاج رکھنے والے فرعون صفت لوگ مسند اقتدار پر فائز رہے ہیں، تو ان کے مقابلہ میں اسوہ محمدی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے عملی پیکر صاحبان صدق وصفاء اور جرأت و استقامت کے کوہ گراں اور خلق محمدی ﷺ کے مظہر مردانِ حق سے بھی یہ خطہ ارضی کبھی خالی نہیں رہا۔ انہی مردان حق اور رجال دین کی پرخلوص محنتوں کا ثمر ہے کہ آج دین حق کی کھیتی سر سبز وشاداب اور کفر کی ہر قسم کی یلغار میں بھی لہلہاتی نظر آ رہی ہے۔ اور اس کی اس شادابی سے خوف زدہ ہو کر عالم کفر لرزہ براندام ہے۔ چنانچہ وہ اسی خوف میں مبتلا اس چراغ حق کو ہمیشہ کے لیے بجھا دینا چاہتا ہے مگر اس احکم الحاکمین کا یہ اعلان ہے:

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

شیخ الکل حضرت سید موسیٰ پاک شہیدؒ

(۹۵۲ھ......۱۰۱۰ھ)

مدینۃ الاولیاء ملتان مین سادات حسنیہ گیلانیہ قادریہ کے موسسِ اعلیٰ حضرت سید موسیٰ پاک شہیدؒ تھے جیسا کہ منشی عبدالرحمٰن لکھتے ہیں:

''مدینۃ الاولیاء ملتان میں ساداتِ حسنیہ قادریہ کی بنیاد ۹۸۵ھ میں شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ الگیلانی المعروف موسیٰ پاک شہیدؒ نے رکھی جن کا شجرہ نسب اور سلسلہ طریقت حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی کے توسط سے نواسہ رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے جاملتا ہے۔''

آئندہ سطور میں آپ کے مفصل حالات نذرقرطاس کئے جاتے ہیں:

نام:

آپ کا نام نامی حضرت سید محمد موسیٰ الگیلانی

کنیت:

ابوالحسن

القابات:

اہل معرفت ونظر اور اہلِ عقیدت ومحبت علماء ومشائخ نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو مختلف مقامات پر درج ذیل القابات سے یاد کیا ہے۔

''سلطان المحققین، عمدہ الواصلین، قطب العالم، جمال الاسلام وغیرہ''

خطاب:

مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں:

''علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم و تربیت اپنے والد گرامی کے زیر سایہ پائی تھی۔ پدر بزرگوار سے سلوک و معرفت میں مقاماتِ بلند اور مدارج ارجمند حاصل کر کے جمال الدین ابوالحسن کا خطاب پایا تھا۔''

ولادت مبارکہ:

آپ کے تمام تذکرہ نگار آپ کے سن ولادت پر متفق ہیں کہ آپ کی ولادت باسعادت ۹۵۲ھ میں مردم خیز خطہ پاک اُچ شریف میں ہوئی۔

سلسلہ نسب

شیخ الکل محی الدین ثانی حضرت سید حافظ ابوالحسن جمال الدین محمد موسیٰ پاک شہید کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے غوث الاغیاث، میر میراں حضور میراں محی الدین سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ النورانی سے جاملتا ہے۔

۱۔ سیدنا غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

۲۔ سیدنا سیف الدین عبدالوہابؒ

۳۔ سیدنا شیخ ابونصر صفی الدین عبدالسلامؒ

۴۔ سیدنا شیخ سید احمدؒ

۵۔ سیدنا شیخ سید مسعودؒ

۶۔ سیدنا شیخ سید علیؒ

۷۔ سیدنا شیخ سید شاہ میرؒ

۸۔ سیدنا شیخ سید شمس الدین محمدؒ

۹۔ سیدنا شیخ سید محمد غوث الگیلانیؒ

۱۰۔ سیدنا مخدوم شیخ سید عبد القادر ثانیؒ

۱۱۔ سیدنا مخدوم شیخ سید عبد الرزاق الگیلانیؒ

۱۲۔ سیدنا مخدوم شیخ سید حامد جہاں گنج بخشؒ

۱۳۔ سیدنا مخدوم المخادیم شیخ الکل سید ابوالحسن حافظ جمال الدین محمد موسیٰ پاک شہید

رحمة الله عليه رحمة واسعةً

تعلیم و تربیت

حضرت شیخ الکل ابوالحسن جمال الدین قدس سرہ العزیز نے علوم ظاہر کی تعلیم اپنے والد ماجد شیخ سید حامد گنج بخشؒ سے حاصل کی جو علوم ظاہری و باطنی کے مجمع البحرین تھے۔ استاد کامل نے اپنے اس تلمیذ رشید کے اندر علم نافع کی وہ چنگاری روشن کر دی تھی کہ جس نے مستقبل کی تمام علمی منزلوں کو آسان کر دیا۔

تحصیل علم میں انہماک کا عالم:

حضرت شیخ الکل کو بچپن ہی سے تحصیل علم کا شوق جنوں کی حد تک ودیعت کیا گیا تھا۔ تحصیل علم میں آپ کے انہماک کا یہ عالم تھا کہ آپ کو کھانے کی خبر نہ رہتی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"کھانا کھانے میں تساہل کرتا تھا۔ میری والدہ بعض اوقات میرے والد ماجد سے شاکی ہوتی تھیں کہ ذکر خدا میں کھانے تک کی پرواہ نہیں کرتے اور کھانا ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔"

خوش نویسی کا ذوق

زمانہ طالب علمی اور اس کے بعد بھی آپ کو خوش نویسی کی طرف کمال رغبت حاصل تھی۔ تیسیر االشاغلین کے مقدمہ نگار کے بقول:

"خوشنویسی کے لیے کثرت سے مشق کرتے تھے۔"

بیعت ارادت

ابھی علم ظاہری کی منزلیں طے کر ہی رہے تھے کہ آپ کو روحانیت کی طرف ایک خاص رغبت حاصل ہو گئی تھی۔ بلکہ اس سے بھی پہلے جب کہ ابھی آپ طفولیت کی بہاریں ہی دیکھ رہے تھے کہ کثرت سے تلاوت قرآن، ذکر و فکر اور شب بیداری کی لذتوں ے لطف اندوں ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

"جب معلوم ہوا کہ وابتغو الیہ الوسیلۃ فرمانِ الٰہی ہے یہ شوق دامن گیر ہوا کہ چونکہ وسیلہ پکڑنا شرط سالک ہے اس لیے یہ دولت بھی حاصل ہو عرصہ تک اس خیال میں مضطرب رہا آخر کار خلاق عالم نے میری عقدہ کشائی کی کہ مجھے والد شریف نے ایک دن بحالتِ ذوق فرمایا کہ بابا آ ؤ جو فیض مجھے دست بدست حضرت جد اعلیٰ حضرت غوثِ صمدانی قدس سرہ سے پہنچا ہے وہ لینے کے لیے ہاتھ دراز کرو۔"

ذوق عبادت و ریاضت

یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن مقدس اور مقربین بارگاہ سے عظمت حق اور دین کی سربلندی اور انسانیت کی رشد و ہدایت کا اہم ترین کام لینا ہوتا ہے ابتدائے حیات سے ہی اُن کی تربیت کچھ اس انداز سے فرماتا ہے کہ وہ زہد و ریاضت، تقویٰ و طہارت اور بلند

کردار کی جان گسل بھٹی سے گزر کر جب کندن بن جاتے ہیں تو پھر انہیں مسند اصلاح و ہدایت پر فائز کر دیتا ہے۔ حضرت سیدنا موسیٰ پاک شہید جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق اعلائے کلمۃ الحق اور بادہ ضلالت میں سرگرداں انسانیت کی اصلاح کا نبوی کام لینا تھا۔ آپ ابھی بچپن میں ہی تھے آپ کو حضور حق سے یاد الٰہی، ذوق عبادت اور شوق ریاضت اس حد تک ودیعت کیا گیا تھا کہ آپ کو اپنے وجود جسم و جان تک کی کوئی خبر نہ رہتی تھی، خود آپ کا اپنا قول ہے کہ:

''تلاوت کلام پاک و ذکر طیبہ شوق سے کرتا تھا، ذکر کی حالت تھی کہ کھانا کھانے میں بھی تساہل کرتا میری والدہ ماجدہ میرے والد ماجد سے شاکی ہوتیں کہ ذکر خدا میں کھانے تک کی پرواہ نہیں کرتے اور کھانا ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔''

خلافت وسجادگی

جب طالب صادق اور سالک راہ حق نے منازل سلوک طے کر لیں تو مرشد و مربی نے کمال عنایت کے ساتھ ایک روز بحالتِ ذوق فرمایا:

فخذ ما اتیتک و کن من الشاکرین

''جو کچھ تمہیں عطا کیا اسے پکڑو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔''

بعد ازاں خاص خرقہ مبارک وسجادہ اور تسبیح عطا فرمایا اور ایک انگوٹھی بھی جو اس وقت آپ پہنے ہوئے تھے مرحمت فرمائی۔

والد گرامی کی وصیت:

شیخ کامل حضرت سید حامد گنج بخش و جہاں بخش نے اپنے خلف صادق اور مرید مخلص کو خرقہ خلافت پہناتے ہوئے درج ذیل وصیتیں ارشاد فرمائیں جو خود حضرت موسیٰ پاک نے

اپنی زبان سے یوں بیاں کی ہیں۔

۱۔ جو کچھ کرو گے وہ نقد بہ نقد حاصل ہو گا

۲۔ شریعت و ایمان کو ملحوظِ خاطر رکھ کر حقیقت کے درجہ پر پہنچنا اول پرسش شریعت ہے اگر شریعت نے کسی کی شکایت کی تو پھر مشکل ہے۔

۳۔ اپنے فرائض و معمولات کو ادا کیا کرو اور اس نعمت کا جس پر چاہو اظہار کرو یعنی جس کو چاہو نواز دو۔"

ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق

یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

شجرہ سلسلہ قادریہ

شیخ الکل حضرت سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہیدؒ کا سلسلہ طریقت میر میراں پیرانِ پیر، محی الدین حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی سرہ النورانی سے متصل ہے۔ (جو حضرت کا شجرہ نسب ہے وہی شجرہ طریقت بھی ہے)

فیضانِ رسالتِ مآب ﷺ

صاحب خزینۃ الاصفیاء تحریر کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ

حالتِ بیداری میں حضور اقدس ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے جمال جہاں آرا سے

بھی مشرف ہوئے تھے۔"

بارگاہِ غوثیت مآب سے بیعت کرنے کی اجازت

حضرت شیخ الکل کو سردار اولیاء قطب الاقطاب حضور سیدنا غوث الاعظم قدس سرہ سے خاص محبت اور روحانی تعلق کی دولت حاصل تھی۔ آپ ہمیشہ تصورِ غوثیت مآب میں مگن

رہتے تھے۔ بقول مفتی غلام سرور لاہوری:

''حضور غوث الاعظم ﷺ کے اویسی تھے۔''

خود ارشاد فرماتے ہیں:

''مجھے پیر دستگیر حضرت غوثِ صمدانیؒ کے شرف زیارت کا بھی فخر حاصل ہے فرمایا اب مرید کیا کرو اور دست و اذن خلق کی اجازت فرمائی الحمد اللہ کہ مسرور شدم و مامور شدم۔''

عہد اکبری میں مذہبی انتشار پسندی

اکبر نے اپنے دور حکومت میں فتح پور سیکری میں ایوان شاہی کے قریب ۱۵۷۸ء/ ۹۸۳ھ میں ایک عبادت خانہ کو تعمیر کیا۔ جہاں ہر جمعہ کی نماز کے بعد شیخ کی خانقاہ سے آ کر یہاں دربار خاص منعقد ہوتا تھا، جس میں مشائخ وقت، علماء و فضلاء اور چند مقرب درگاہ شریک ہوتے تھے اور خدا شناسی اور حق پرستی کی حکائتیں اور روائتیں بیان ہوتی تھیں۔ اکبر نے عبادت خانے کی مجالس کا اہتمام خاص مذہبی ذوق سے کیا تھا لیکن بالآخر انہی نے اسے بدمذہبی کا راستہ دکھایا۔

دین الٰہی (دین اکبری)

زیرِ نظر تحریر کا اصل موضوع دین الٰہی یا دین اکبری پر تحقیق و تنقید نہیں ہے اس لئے اس کے تاریخی پس منظر اور پیش منظر سے صرف نظر کرتے ہوئے اس نو ساختہ سیاسی مذہب کے چند اہم نکات عام قارئین کی معلومات کے لئے درج کئے جاتے ہیں تا کہ انہیں اندازہ ہو سکے کہ حضرت سید موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کن حالات میں اور کس شان سے دفاع دین کا فریضہ سرانجام دیا تھا۔ دین الٰہی کے چند اہم اور قابل ذکر نکات ملاحظہ ہوں۔

یہاں پہلے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ ہمارے پاس دین الٰہی سے متعلق معلومات کا سب سے بڑا اور قدیم ذریعہ ملا عبدالقادر بدایونی کی کتاب منتخب التواریخ ہی ہے جہاں سے بعد کے مورخین، مصنفین اور نقاد نے دین الٰہی کے بارے میں اخذ واقتباس کیا ہے۔ہم ذیل میں علمائے ہند کا شاندار ماضی کے حوالے سے چند اہم امور ذکر کر رہے ہیں۔

۱۔ دن میں چار مرتبہ آفتاب پرستی کرنا۔

۲۔ مظاہر فطرت آگ، ہوا، پانی، درخت حتیٰ کہ گائے اور گائے کے گوبر تک کی پرستش کرتا تھا۔

۳۔ سود اور جوا حلال کر دیا گیا تھا۔

۴۔ غسل جنابت کو منسوخ کر دیا گیا۔

۵۔ بارہ سال کی عمر سے پہلے بچوں کے ختنے کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔

۶۔ خنزیر اور کتوں کا احترام کیا جانے لگا۔

۷۔ گائے، بھینس اونٹ کے گوشت کی ممانعت کر دی گئی جب کہ اس کے مقابلہ میں شیر اور بھیڑیئے کے گوشت کو حلال قرار دے دیا گیا۔

۸۔ اگر کوئی ہندو عورت اسلام قبول کر لے تو اسے دوبارہ جبراً ہندو مذہب والوں کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔

۹۔ دربار میں نماز پنجگانہ موقوف کر دی گئی۔

۱۰۔ سجدہ تعظیمی کو لازم قرار دے دیا گیا۔

۱۱۔ عورت اگر خاوند سے عمر میں بارہ برس بڑی ہو تو شوہر کو اس کے ساتھ جماع کرنا منع کر دیا گیا۔

۱۲۔ بادشاہ کو خدا کا اوتار قرار دے دیا گیا۔

۱۳۔ شراب نوشی کی عام اجازت دے دی گئی۔

۱۴۔ قرابت قریبہ لڑکیوں سے شادی کرنا منع کر دیا گیا کہ اس سے اولاد ضعیف پیدا ہوتی ہے اور رغبت بھی کم ہوتی ہے۔

۱۵۔ اسم پاک محمد اور احمد سے اعلانیہ نفرت کا اظہار کیا جانے لگا۔

دین الٰہی یا اکبر کے مذہبی خیالات کا یہ خلاصہ ہے جو ہم نے نذر قارئین کیا ہے۔ ان حالات میں بھلا ایسا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے نگاہ بصیرت سے بھی نواز رکھا ہو کب خاموش رہ سکتا تھا؟ ایسا کرنا تو غیرت دینی کے ہی خلاف تھا۔ سو حضرت سید موسیٰ پاک شہید نے ان حالات میں نعرہ حق بلند کیا۔

صاحب سلسلہ کوثر شیخ محمد اکرام آپ (سید موسیٰ پاک) کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''شیخ موسیٰ گیلانی ایک عرصے تک لشکر شاہی اور دارالسلطنت میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے اور کئی شہر نشینوں کو اس بادیہ پیما کی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی۔''

حضرت شیخ محققؒ کو نذر سپاس پیش کرتے ہوئے حضرت موسیٰ پاک کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''آپ پر اکبری دربار کے اثرات غالب نہ آسکے۔ آپ نے بیعت کی تو وہ بھی ایک ایسے بزرگ سے جو اس زمانے میں بھی اکبر کے دیوان خانے میں اذان دے کر با جماعت نماز شروع کر دیتے تھے۔''

نامور مورخ محمد اعجاز الحق قدوسی لکھتے ہیں:

''شیخ موسیٰ شریعت کے معاملے میں اس قدر سخت تھے اور اتنے پابند تھے کہ وہ اس معاملے میں بادشاہ کی بھی پروا نہ کرتے تھے۔''

سلسلہ عالیہ قادریہ کی اشاعت:

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی علیہ الرحمۃ کو اگرچہ بہت سے سلاسل تصوف میں اجازت حاصل تھی مگر آپ ملحق الاصاغر والاکابر شیخ المشائخ پیران پیر دستگیر میراں محی الدین قطب ربانی الشیخ سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ النورانی سے کمال درجہ عقیدت رکھتے تھے۔ اس لیے آپ طالبین کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں ہی بیعت کرتے اور اصول قادریہ پر ہی مریدین کی روحانی تربیت فرماتے تھے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق اس سلسلہ میں رقمطراز ہیں۔

''حضرت موسیٰ پاک شہید نے ملتان میں قال اللہ وقال رسول اللہ سے مسند ارشاد قادریہ کے متوسلین کے دلوں کو گرما دیا اور یہ حلقہ ارادت بلخ و بخارا، ایران، توران، افغانستان اور ہندوستان تک پھیلتا چلا گیا کیوں کہ اس وقت آپ حضرت غوث الاعظم کے نائب کی حیثیت سے برصغیر میں روحانی پیشوا اور قادریہ سلسلہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی صحبت میں جو پہنچ جاتا آپ ہی کا ہو کر رہ جاتا۔ آپ زبردست مہذب الاخلاق اور معمار کردار شخصیت تھے۔''

غرض یہ کہ حضرت سید موسیٰ پاک شہیدؒ کی سعی جمیلہ سے پورے براعظم ایشیاء اور بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو قابل رشک حد تک فروغ حاصل ہوا۔

شہادت:

مولانا نور احمد فریدی اپنی کتاب ''تاریخ ملتان جلد دوم'' میں آپ کی شہادت کا واقعہ علامہ مفتی محمد بقا فاروقی الملتانی کی روایت کے مطابق یوں بیان کرتے ہیں:

''حضرت مخدوم اپنی اراضیات میں گئے ہوئے تھے۔ایک گاؤں میں قیام تھا۔چند روز کے بعد جب واپسی کا ارادہ ہوا تو حضور نے لشکر ملازمین اور ارادت مندوں کو پہلے روانہ کردیا۔اس وقت کو غنیمت جان کر لنگاہوں کے ایک گروہ نے آپ کے مریدوں کی اس بستی پر حملہ کردیا آپ اوراد و اذکار میں مصروف تھے اطلاع ملی تو فرمایا۔

اشارہ صحیح ہوا، رحلت کا وقت آ پہنچا''

اسی وقت ہاتھی پر سوار ہوکر چند رفیقوں کے ہمراہ ڈاکوؤں کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔مگر جونہی ان بدکاروں نے آپ کی سواری دیکھی بھاگ اٹھے۔مگر ایک سلطان نامی مردود لنگاہ نے جس کی قسمت میں آپ کا قاتل ہونا مقدر ہو چکا تھا۔اس نے چھپ کر ایسا تیر مارا جو حضرت کے پہلو میں پیوست ہوکر رہ گیا اور اسی صدمہ سے علوم دینیہ کے ماہر، کلام ربانی کے واقف اسرار، حقیقت و طریقت کے دانائے رموز، حضرت موسیٰ پاک شہید علیہ الرحمۃ ۲۳ شعبان المعظم ۱۰۱۰ھ کی رات کو رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔'' انا للہ و انا الیہ راجعون.

تدفین:

شہادت کے بعد جب تدفین کا مرحلہ آیا تو پہلے آپ کو والد بزرگوار کے قدموں میں سپرد خاک کیا گیا تو اس کے بعد عالم رویا میں آپ کے جانشینوں کو حضرت کے والد گرامی

نے فرمایا کہ

""تم نے اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب کو میری پائنتی میں دفن کر دیا ہے۔ جس سے مجھے بے حد تکلیف ہو رہی ہے۔""

چنانچہ اس اشارہ کے پانے کے بعد آپ کے صاحبزادگان نے وہاں سے آپ کو نکال کر منگے ہٹی میں آپ کو دفن کیا۔

جسد مبارک کی ملتان منتقلی:

منگے ہٹی میں دوسری بار تدفین کے بعد پندرہ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آپ کے صاحبزادے سید حامد گنج بخش کو خیال پیدا ہوا کہ آپ کو ملتان میں دفن کیا جائے چنانچہ ایک مرتبہ پھر قبر کشائی کے بعد آپ کو ملتان جہاں اس وقت آپ کا دربار گوہر بار، فرحت آثار ہے میں منتقل کر کے دفن کیا گیا لیکن یہ آپ کی بعد از وصال بھی زندہ کرامت تھی کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود آپ کا جسد مبارک بالکل تر و تازہ اور صحیح سلامت تھا۔

اولاد امجاد:

منعم حقیقی نے دیگر نعمتوں کے ساتھ ساتھ آپ کو صلبی اولاد کی دولت نعمت سے بھی سرفراز فرما رکھا تھا۔ تذکروں میں آپ کے صاحبزادگان کے درج ذیل اسماء گرامی ہمیں ملتے ہیں۔

۱۔ حضرت سید حامد گنج بخش ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت سید جان محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت سید عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت سید یحییٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

خلفائے عظام:

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے سلسلہ قادریہ کے سب سے بڑے شیخ اور صاحب سجادہ تھے، آپ نے بھی اس فیض قادریہ کو آگے پہنچانے کے لیے ایسے رجال تیار کئے جو سیرت و کردار میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے ان کو شرف خلافت سے نواز کر دنیائے انسانی کی اصلاح کا فریضہ ان کے سپرد کیا۔ مختلف تذکروں اور آپ کے احوال پر مشتمل کتب میں آپ کے درج ذیل خلفاء کے اسماء گرامی ملتے ہیں۔

۱۔ حضرت مخدوم سید حامد گنج بخش ثانی (فرزند اکبر اور جانشین اول)

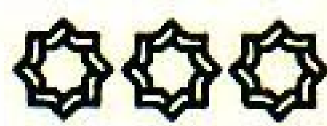
۲۔ حضر شاہ داؤد بندگی کرمانی (بانی مسند ارشاد شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ)

۳۔ حضرت سید شیر شاہ مشہدی (بانی مسند ارشاد شیر شاہ ملتان)

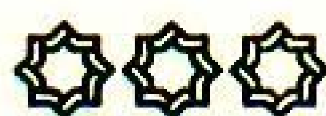
۴۔ حضرت بابا میاں شیر کرم علی قادری (بانی مسند ارشاد سیال شریف ضلع سرگودھا۔ جد خامس حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ)

جیسا کہ مولانا قاری غلام احمد سیالوی نے اپنی کتاب ''انوار قمریہ'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۔ شیخ محقق، امام المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ۔



(اقتباس ''سوانح حیات حضرت مخدوم کل'' از **پروفیسر محمد الیاس اعظمی صاحب**، جس کو ادارہ ھذا نے صفحات کی کمی کے باعث تلخیص کے بعد پیش کیا ہے۔)



والعاقبة للمتقين والصلاة

المرسلين وامام المتقين محمد وآله واصحابه

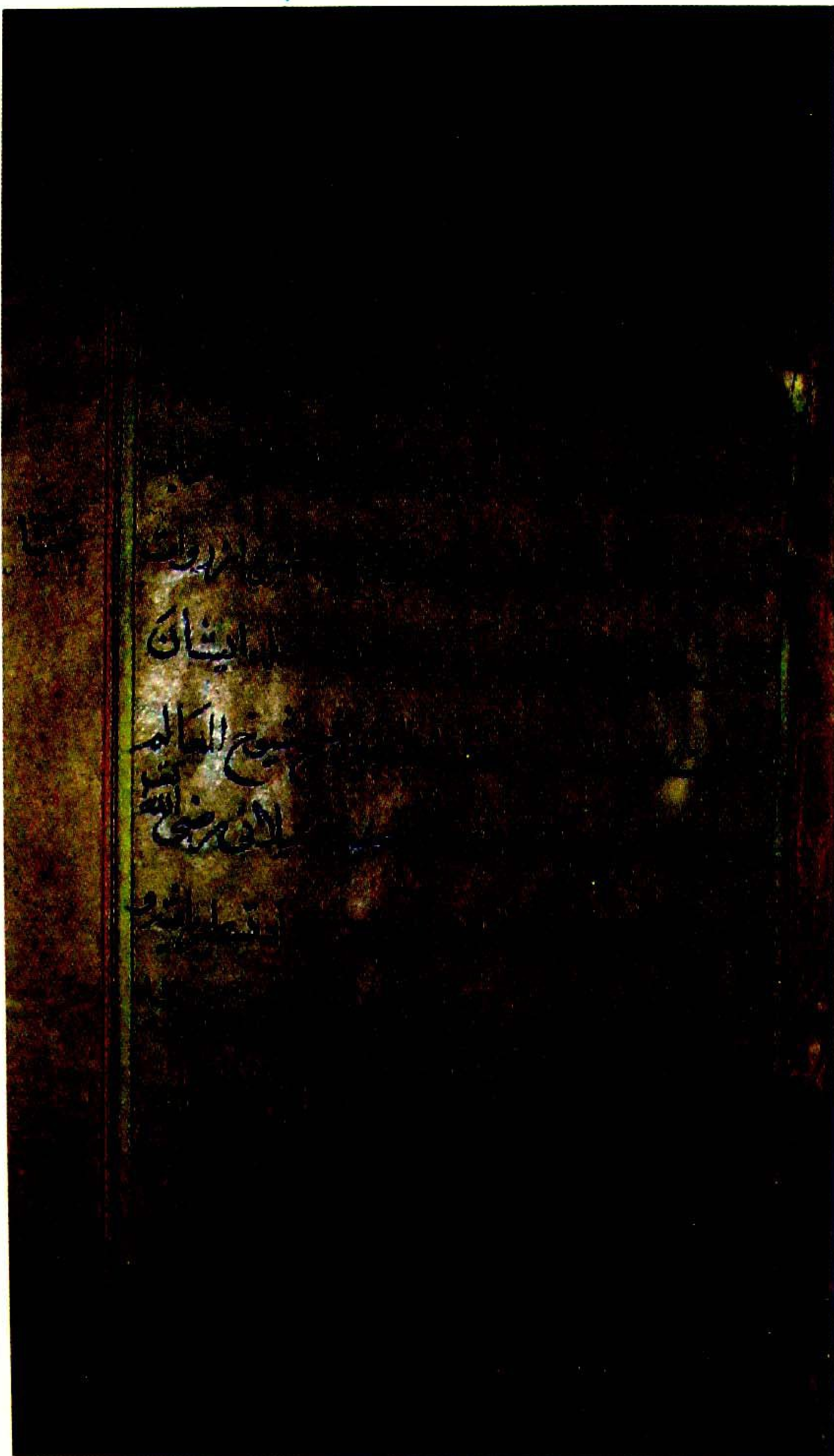
ذريته وملته اجمعين قال الشيخ العالم

العارف سيد السادات ومنبع البركات السيد

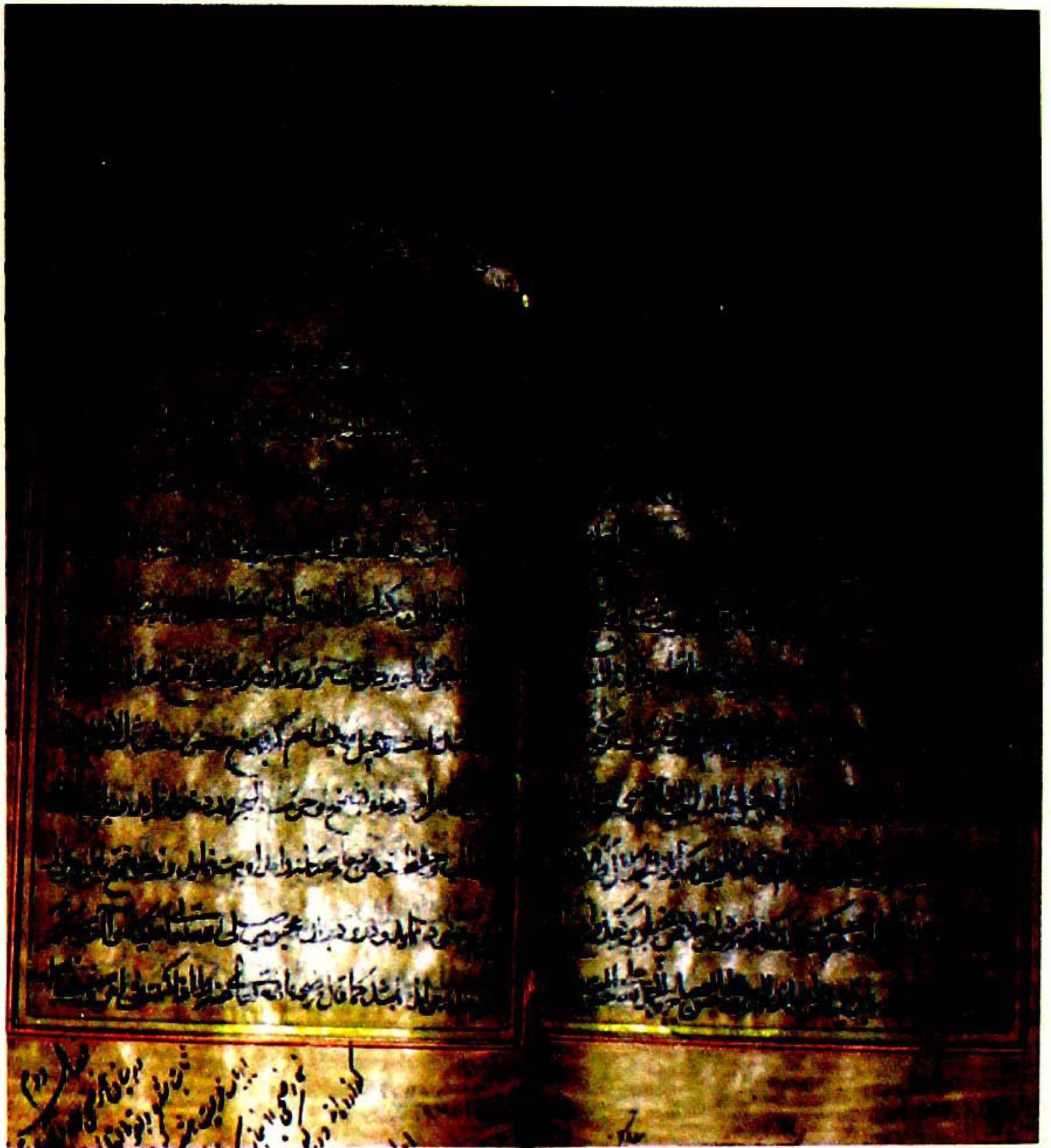
شيخنا وسيدنا ومولانا ابو الفتح جمال الدين

بن سيد عبد الرزاق بن

مخطوط کا پہلا صفحہ



مخطوط ہذا کا دوسرا صفحہ



مخطوط کے دو صفحات جن کی عبارت میں مطابقت نہیں

مخطوط کا آخری صفحہ



مخطوط کی مہر (حضرت سید اسماعیل محدث لاہوری کے صاحبزادے اور پوتے کی ثبت کردہ مہر جس پر 1180 مرقوم ہے)



مزار (حضرت کی مزار کا اندرونی منظر)

هداية المريدين

و

إرشاد السالكين

مصنفة

حضرت مخدوم سید جمال الدین محمد موسیٰ

پاک شہیدگیلانی،

اچوی ثم ملتانی قدس الله سرهٗ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور پرہیزگاروں کیلئے اچھا انجام ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ جو نبیوں کے سردار اور متقیوں کے پیشوا ہیں، پر درود سلام ہو۔ اہل بیت اطہار، اصحاب، متبعین سنت اور ملت پر سلامتی ہو۔

شیخ العالم باعمل، ولی اللہ و عارف، سید السادات و منبع البرکات، پاکیزہ صفات راضی برضائے الٰہی، ہمارے شیخ و آقا و مولانا حضرت ابوالفتح [1] جمال الدین شیخ موسیٰ بن سید حامد بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر بن سید محمد بن شمس الدین بن سید شاہ میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید عبدالوہاب بن قطب ربانی، غوث صمدانی، غوث الثقلین، شیخ الاسلام و غوث المسلمین ابو محمد محی الدین السید عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی (اللہ تعالیٰ ان کی ارواح مبارکہ کو پاکیزہ فرمائے اور دین و دنیا میں ان کی برکات اور فیضان کو ہمارا مقدر

---

[1] آپ کی مشہور کنیت ابوالحسن ہے۔

بنائے) نے فرمایا کہ یہ رسالۂ مبارکہ سلسلہ قادریہ سے وابستہ بزرگان کرام کے طریقہ پر منقول بعض وظائف و اوراد کے بارے میں ہے، جو عبادات وتقربات، ادعیہ واذکار اور اشغال باطنی پر مشتمل ہیں، یہ تمام اعمال واشغال مستند کتابوں اور ان نفوس قدسیہ سے روایت کئے گئے ہیں، جن کا سلسلہ روایت حضرت غوث الثقلین قطب الخافقین، شیخ شیوخ العالم محی الدین سید عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ سلسلۂ عالیہ کے متوسلین اور وظیفہ خوانوں کی سہولت کے لئے اسنادِ روایات کو حذف کر کے لکھ دیا گیا ہے اور اس رسالے کا نام "ھدایت المریدین و ارشاد السالکین" ہے۔

یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں چند فصلیں ہیں۔

باب اوّل

پنجگانہ فرض نمازوں، اذکار اور دعاؤں کے بارے میں، اور چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔

پھلی فصل:

نماز فجر کی سنتوں، صبح کے وظائف واوراد اور دعاؤں کے بارمیں۔

دوسری فصل:

نماز فجر کی دعاؤں اور ذکر کے بارے میں۔

تیسری فصل:

نماز ظہر کے اذکار اور دعاؤں کے بارے میں۔

چوتھی فصل:

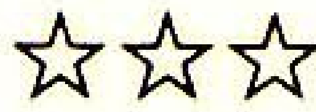
نماز عصر کے اذکار اور دعاؤں کے بارے میں۔

پانچویں فصل:

نمازمغرب کے اذکاراوردعاؤں کے بارے میں۔

چھٹی فصل:

نمازعشاء کے اذکار، دعاؤں اورسونے کے وقت کے وظائف واوراد کے بارے میں۔



دوسرا باب

غیرموکدہ سنتوں کے بارے میں، اس باب بھی میں چھ فصلیں ہیں۔

پھلی فصل:

نمازاشراق اوراس کی دعائیں۔

دوسری فصل:

نمازچاشت اوراس کی دعائیں۔

تیسری فصل:

وقت زوال ختم ہونے کی نمازاوراس کی دعائیں

چوتھی فصل:

نمازاوّابین کے بارے میں۔

پانچویں فصل:

نمازشب اورذکر، نمازتہجد، اذکاراوردعاؤں کے بارے میں۔

چھٹی فصل:

نمازِتسبیح اوراس کی دعاؤں کے بارے میں۔

تیسرا باب

آدابِ تلاوت قرآب مجید، بآواز بلند ذکر کرنا، خفیہ اشغال اور پوشیدہ ذکر، ذکرِ مراقبہ سلسلہ قادریہ کی روش کے مطابق، حضور اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے آداب کوملحوظ رکھتے ہوئے مرید اپنے شیخ کے ادب و احترام کو سامنے رکھتے ہوئے۔اور ہمارے شیخ کے آداب کے مطابق، ہمارے شیخ وسردار اور قبلہ وکعبہ السید الشیخ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی والحسینی جیلانی رضی اللہ عنہ کے ذکرواذکار کے بارے میں، یہ اذکار متفرقہ چھ فصلوں پر مشتمل ہیں۔

پہلی فصل:

تلاوت قرآن مجید کے آداب کے بارے میں۔

دوسری فصل:

ذکر بالجہر اور باطنی مشاغل اور اسکی روش کے بارے میں۔

تیسری فصل:

مراقبہ کے بارے میں۔

چوتھی فصل:

حضور اکرم ﷺ کے چند صوری ومعنوی آداب اور محبت کے بارے میں۔

پانچویں فصل:

شیخ طریقت کے ساتھ ادب واحترام کے بارے میں۔

چھٹی فصل:

متفرق ذکرواذکار کے بارے میں۔

☆☆☆

باب اوّل

﴿پنجگانہ فرض نمازوں، اذکار اور دعاؤں کے بارے میں﴾

پہلی فصل:

﴿صبح کے اوراد و اذکار، اور نماز فجر کی سنتوں اور جو کچھ اس سے متعلق ہے﴾

جاننا چاہیے کہ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ سوال و دعا افضل ہے یا سکوت و خاموشی؟ بعض نے دعا کو سکوت پر فضیلت دی ہے اور کچھ لوگوں نے سکوت و رضا کو دعا پر ترجیح دی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ سکوت میں خالص تسلیم و رضا ہے اور دعا میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر و قضا پر ایک قسم کی شکایت اور عدم رضا کا پہلو پایا جاتا ہے، بندہ دعا کر کے گویا اپنے ارادے کو حق سبحانہ تعالیٰ کے اختیار و مشیت پر ترجیح دیتا ہے اور اس کی تدبیر و تقدیر پر اکتفا نہیں کرتا اس لئے وہ اسے بارگاہ ایزدی کے آداب کو ترک کرنا سمجھتے ہیں۔

لیکن محققین نے دعا و سکوت میں سے ہر ایک کی فضیلت کو مشروط قرار دیا ہے وہ فرماتے

ہیں کہ اوقات مختلف ہیں، بعض حالتوں میں سکوت سے دعا بدرجہا بہتر ہوتی ہے۔ جب بندہ دعا کرنے میں حضور قلب، انہماک، شرح صدر اور رغبت وانس دیکھے اور اس کا دل دعا کی جانب اشارہ کرے تو سکوت سے دعا کئی درجے افضل واولی ہے۔ اسی طرح بعض مخصوص اوقات میں طلب ودعا سے سکوت وسکون فائق ہوتا ہے، اس بات کی شناسائی بھی وقت سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اگر بندہ اپنے دل میں انقباض اور رغبت محسوس کرے یا استغراق ووجدان اور معرفت وحال کی کیفیت طاری ہو اور دعا ان کیفیات کے مخالف ونا موافق ہو تو ایسے وقت میں دعا کی بجائے سکوت وسکون بہتر ہے۔

چونکہ دعا کا مقصود، تضرع وتذلل، عاجزی وانکساری، استعانت واستقامت اور اظہار احتیاج وعبودیت ہے تو سالک کو چاہیے کہ جن اوقات میں جو حالت موافق ومعاون ہو اس کے مطابق عمل کرے، خواہ دعا بہ زبان قال ہو زبان سے اپنی حاجت طلب کرے یا بہ زبان حال ہو کہ بندے کی حالت خود عرض کناں ہو یا بہ زبان تعرض ہو کہ حق تعالی کے ذکر اور مدح وثنا میں منہمک ہو۔

اے درویش ہمہ تن گوش ہو کر سن! ما سوی اللہ کو دل سے غائب کرنے اور قلب کو صرف اسی کی یاد میں محور رکھنے کی کوشش کر، بلکہ خیال کر کہ تیرا ایک سانس بھی ذکر حق کے بغیر باہر نہ آئے، اگر اپنی حالت پر دھیان نہ دے گا تو حسرت وافسوس کے سوا تجھ پر کچھ منکشف نہ ہوگا، آتے جاتے، اٹھتے بیٹھتے، غرضیکہ ہر حالت وفعل اور ہر ہر وضع وطور میں تیرے قلب وزبان کو ذکر الہٰی میں رطب اللسان رہنا چاہیے تاکہ حق تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں ہر گھڑی تجھ پر برستی رہیں، بالخصوص آدھی رات، آخر شب اور وقتِ سحر کا خیال رکھ کیونکہ یہ وقت حصولِ مقصود ومطلوب کے لئے بہت افضل ہے پس تجھے چاہیے کہ نالہ وآہِ سحر گاہی اور دعوات واستغفار کی

کثرت کرے، اور دعائیں، اذکار جو بزرگان قادریہ سے منقول ہیں، اپنا معمول بنا......اور وقت سحر کہے:

دعائے صبح

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْيَ وَ بِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ.

''اے اللہ! صبح کی ابتداء تیرے ہی نام سے کی اور شام بھی تیرے ہی نام سے کی، تیرے نام کے سہارے جیتے ہیں اور ہماری موت بھی تیرے نام پر ہوگی اور تیری طرف ہی اٹھائے جائیں گے۔''

اور یہ بھی کہے:

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّاوَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا.

''میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر''۔

اور سورہ انعام کی تین آیتیں اپنا وظیفہ بنالے جو کہ یہ ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ○ وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ط یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَ جَھْرَکُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ○ [1]

---

[1] (الانعام: ۶، ۱-۳)

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا، پھر بھی کافر لوگ (معبودانِ باطلہ کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیںo (اللہ) وہی ہے جس نے تمہیں مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا (یعنی کرہ ارضی پر حیاتِ انسانی کی کیمیائی ابتداء اس سے کی)۔ پھر اس نے (تمہاری موت کی) میعاد مقرر فرما دی، اور (انعقادِ قیامت کا) معیّنہ وقت اسی کے پاس (مقرر) ہے پھر (بھی) تم شک کرتے ہوo اور آسمانوں میں اور زمین میں وہ اللہ ہی (معبودِ برحق) ہے، جو تمہاری پوشیدہ اور تمہاری ظاہر (سب باتوں) کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کما رہے ہو وہ (اسے بھی) جانتا ہےo''

پھر کہے:

فَالِقُ الاَصبَاحِ وجَعَلَ اللَّيلَ سَكَناً والشَّمْسَ والقَمَرَ حُسْبَاناً ذٰلِكَ تَقدِيرُ العَزِيزِ العَلِيمِ .

پھر پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَ بِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ وَ الْجَبْرُوْتُ لِلّٰهِ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ وَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا كُلُّهُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الاِسلامِ وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاص و عَلٰی دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَمِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

''اے اللہ ابتدائے صبح تیرے ہی نام سے کی اور شام بھی تیرے نام سے کی، تیرے نام کے سہارے جیتے ہیں اور ہماری موت بھی تیرے نام پر ہوگی اور تیری طرف ہی اٹھائے جائیں گے، ہم سب بیدار ہوئے اور تمام بادشاہی و عظمت، قوت و کبریائی اور اقتدار و

سلطنت اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گی رات دن اور جو کچھ ان میں بستا ہے سب اسی قاہر و جابر وحدہ لاشریک کی ملکیت ہے، ہم نے فطرت اسلام، پاکیزہ کلمے، دین مصطفیٰ اور ملت ابراہیم پر صبح کی جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور سلامتی کے راستے پر قائم تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔''

اس کے بعد کہے:

شہادت صبح

عَلٰی هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْیٰ وَ عَلَیْهَا نَمُوْتُ وَ عَلَیْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

''ہم اسی گواہی پر زندہ ہیں اور اسی پر ہمیں موت آئے گی اور اسی پر اٹھائے جائیں گے۔ ان شاءاللہ۔

اور یہ بھی کہے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا یَوْمٌ جَدِیْدٌ فَافْتَحْهُ عَلَیَّ بِطَاعَتِکَ وَاخْتِمْهُ لِیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَ رِضْوَانِکَ وَ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ حَسَنَةً وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَ ذَکِّهَا وَ فِیْ ضَعِّفْهَا لِیْ وَمَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِنْ سَیِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا لِیْ اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ.

''اے اللہ، یہ ایک نیا دن ہے اس کی ابتداء مجھے اپنی اطاعت کی توفیق دے کر فرما۔ اپنی مغفرت اور خوشنودی کے ساتھ اس کا مجھ پر خاتمہ فرما۔ اس میں مجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما اور اسے میری طرف سے قبول فرما، اسے پاکیزہ بنا اور میرے لئے دوچند فرمادے اور اس دن مجھ سے جو گناہ سرزد ہو جائیں انہیں معاف فرما تو بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

پھر تین سو گیارہ مرتبہ کلمہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے اور ہر اٹھارہویں

مرتبہ کے بعد دو یا تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلی الْوَهَّاب پڑھے، اس کے بعد تین سو گیارہ مرتبہ اَللّٰہ اَللّٰہ کہے اور ایک ہزار ایک مرتبہ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ کہے اور سو بار نبی کریم ﷺ پر اس طرح درود شریف پڑھے جو سلسلہ قادریہ میں مختار ہے۔

تو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

حصار آیت الکرسی

اور ہر صبح و شام حصار کرے جو غوث المسلمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور مداومت عمل کا مظاہر کرے، اس کا طریقہ اس طرح ہے:

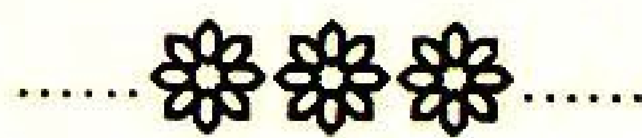
آیۃ الکرسی تا عظیم ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ پر دم کرے۔ اور پھر ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے بائیں ہاتھ پر بھی دم کرے۔ اسی طرح تیسری مرتبہ پڑھ کر اپنے سامنے کی جانب دم کرے، چوتھی مرتبہ پڑھ کر اپنی پیٹھ کی جانب دم کرے، پانچویں مرتبہ پڑھ کر آسمان کی جانب اور اپنے سر پر دم کرے، چھٹی مرتبہ پڑھ کر اپنے تمام اعضاء پر دم کرے اور ساتویں مرتبہ پڑھ کر اس کے ساتھ ہی کہے:

حَصَّنْتُ نَفْسِىْ وَ رُوْحِىْ وَ جَسَدِىْ وَ دِيْنِىْ وَ اَوْلَادِىْ وَ اَهْلِىْ وَ مَالِىْ وَ مَا اُحِبُّ وَمَا اَسْئَلُكَ فِىْ خَزَائِنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَقَافِلُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَفَاتِيْحُهَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا.

”میں نے محفوظ کرلیا اپنے نفس روح، جسم، دین، اہل وعیال، مال اور اپنی محبوب چیزوں کو اور جو کچھ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے خزانوں میں داخل کرتا ہوں جن کے تالے: لا الـہ الا اللہ محـمـد رسول اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں) اور جن کی چابیاں: لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (نہ تو نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ برائی سے بچنے کی قوت ہے مگر اللہ کی توفیق ومہربانی سے جو بلند اور عظمتوں والا ہے) ہیں ۔اور اللہ تجھے ان کی طرف سے کافی ہوگا اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے منکرین کو ان کے غصے کے ساتھ ناکام بنادیا، وہ کچھ بھلائی نہ پاسکے اور اللہ تعالیٰ مومنین کو جنگ وقتال میں کافی ہوگا اور اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔“

یہ پڑھ کر اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دم کرے پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے تمام اعضا اور جسم پر پھیرے۔[۱]

اس کے بعد یَا بَاقِی وَ اَنْتَ الْکَافِی ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھے۔



---

[۱] اس امر میں ایک وظیفہ اور بھی میرے پیرانِ سلسلہ میں مروج ہے۔
شش اطراف کی جانب مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر دم کرے۔

(۱) آیت الکرسی پڑھ کر اپنے سینہ پہ پھونک مارے۔(۲) سورۃ التوبہ، آیت ۵۱ پڑھ کر مغرب کی طرف (۳) سورۃ یونس آیت ۱۰۷ ......مشرق کی طرف (۴) سورۃ ہود آیت ۶، ....شمال کی طرف (۵) سورۃ عنکبوت آیت ۶۰ ......جنوب کی طرف (۶) سورۃ فاطر آیت ۲ ....آسمان کی طرف (۷) سورۃ زمر آیت ۳۸ ......زمین کی طرف (۸) سورۃ توبہ آیت ۱۲۸، ۱۲۹ ......پڑھ کر اپنے سینے پہ پھونکے۔ظاہری وباطنی فوائد محتاج بیان نہیں ......بلکہ سالک خود محسوس کرے گا۔

دوسری فصل:

نماز فجر کے اوراد وظائف کے بیان میں

اے طالب حق! ہر فرض نماز کے لئے نیا وضو کر اور تمام اعضاء وضو کو اچھی طرح دھو، وضو کرتے وقت حضور قلب ہو، تا کہ اس حضور قلب کی نورانی برکتیں ان اوقات میں تجھ پر نازل ہوں، کیونکہ نماز میں حضور اور خضوع وخشوع کا انحصار وضو میں حضور قلب حاصل ہونے پر ہے، جس قدر وضو میں سہو وغفلت ہوگی اسی قدر نماز میں وسوسہ ہوگا، اور جہاں تک ہوسکے پانی بہانے کا خاص خیال رکھے اور اپنے اوپر شیطانی وسوسوں کا دروازہ نہ کھولے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ

للوضوء شيطان يقال له الولهان فاتقوا وساوس الشيطان.

''وضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے پس تم شیطان کے وسوسوں سے بچو۔''

نماز مسنونہ کی قسمیں

واضح رہے کہ نماز مسنون کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤقتہ (جن کے لیے وقت مقرر ہو) (۲) غیر مؤقتہ (جن کے لیے وقت مقرر نہ ہو) غیر مؤقتہ کسی تعداد میں منحصر نہیں۔

☆ اور مؤقتہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔

[۱] راتبہ (مؤکدہ) [۲] غیر راتبہ (غیر مؤکدہ)

سنت موکدہ وہ ہیں جو فرض پر مرتب ہوں یعنی وہ نماز جو فرائض کے ساتھ بطور وظیفہ

پڑھی جاتی ہیں اور غیر مؤکدہ جو فرض پر مرتب نہ ہوں یعنی جو فرائض کے ساتھ بطور وظیفہ زائد نہ پڑھی جائیں مؤکدہ فرض کے تعداد میں پانچ ہیں، دو رکعت موکدہ صبح، چھ رکعت ظہر (چار فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد) ایک قول کے مطابق عصر کے چار فرض سے پہلے بھی چار رکعت موکدہ ہیں لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ چار رکعت مؤکدہ غیر مؤقتہ ہیں، اور مغرب کی نماز میں دو رکعت مؤکدہ ہیں، عشاء کے فرض کے بعد دو رکعت مؤکدہ عشاء ہیں۔

جان لے کہ جب کوئی شخص فجر کی دو سنت اپنے گھر میں ادا کرے تو پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ ''الکافرون'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ اخلاص'' پڑھے، فرض ادا کرنے کے بعد ستر مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے اور حیات قلبی کی دعا مانگے:

اَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الَّذِیۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوم وَ اَسۡئَلُهُ التُّوۡبَةَ

''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ خود زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور اس سے توبہ کا سوال کرتا ہوں۔''

اور ایک مرتبہ یہ پڑھے:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡأَلُکَ أنۡ تُحۡیِ قَلۡبِی بِنُوۡرِ مَعۡرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اللهُ

''اے وہ ذات جو خود زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والی ہے، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے ہمیشہ کیلئے زندہ فرما۔''

اور اگر گنجائش وقت ہو تو ایک مرتبہ سورۂ ق پڑھ لے ورنہ وقت کے مطابق مذکورہ

اوراد وظائف میں سے جو کچھ پڑھ سکے، پڑھ لے۔

نماز میں خشوع و خضوع

اور ہر نماز مسجد میں با جماعت ادا کرے تا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہو سکے اور ہر نماز بالخصوص فرض نماز کو نہایت خضوع و خشوع سے ادا کرے کیونکہ کامل عقل والا وہی ہے جس کی تمام ہمت اور کوشش نماز کے اہتمام اور اس کی تکمیل میں صرف ہو۔ تمام آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نہایت اچھے طریقے سے کرے اور قرآن مجید کا جو لفظ زبان پر آئے اس کے معانی میں غور و فکر کرے، تا کہ زبان جو دل کی ترجمان ہوتی ہے تیرے دل کے کلام کو بیان کرنے والی ہو۔ اگر زبان دل کی ترجمانی کرنے والی نہ ہو تو بندہ حق سبحانہ تعالیٰ سے نہ تو سرگوشی کے طریقہ پر کلام کرنے والا ہوگا اور نہ ہی سمجھنے کے طریقہ پر سننے والا ہوگا۔ اس کے علاوہ نماز کی ہر وہ ہیئت جس میں خضوع و خشوع حاصل ہو اختیار کر سکتا ہے۔ سوائے فرائض میں اور بالخصوص نماز باجماعت میں (کہ اس میں نماز کو لمبا کرنا مشکل ہوتا ہے) اس ہیئت سے کسی دوسری ہیئت کی طرف ذہن کو منتقل نہ کرے تا کہ خشوع و خضوع سے روح کو ذوق حاصل ہو۔ اور نماز کے آداب سے یہ بھی ہے کہ ان تمام دنیوی امور سے دل کو خالی کر دے جو دل کی پریشانی، من کی بے چینی اور طرح طرح کے اوہام پیدا کرنے کا باعث بنیں۔ تا کہ نماز میں حضور قلب حاصل ہو اور یہ احساس ہو کہ کیا کر رہا ہوں اور کیا چاہ رہا ہوں۔ غفلت میں مدہوش نہ ہو اور جو چیز دل کو مکدر کرے، اسے اعتدال کی ہیئت سے بدل کر اطمینان حاصل کرے اور نماز ادا کرنے سے قبل زائل کر دے۔ واضح رہے وضو قبل از وقت کر لیا جائے اور نماز کیلئے مستعد ہو، فرض سے پہلے سنتوں کے ادا کرنے میں حکمت یہ ہے اگر مخلوق کے ساتھ میل جول کے باعث دل میں

کدورت کے اثرات نے راہ پالی ہے تو وہ سنت کی برکت سے زائل ہو جائیں اور دل پوری طرح فریضہ کیلئے صالح ہو جائے۔

اسکی برکت سے زائل ہو جائیں اور دل پوری طرح فریضہ کے لیے صالح ہو جائے، اسمیں مناجات کی لیاقت اور کلام الٰہی کیلئے وسعت پیدا ہو جائے اور یہ معلوم کر لے کہ وہ کس کے حضور میں حاضر ہونے والا ہے جیسا کہ خارج میں ہر چیز کا ایک خاصہ ہے جو اسی سے مخصوص ہے، ایسے ہی نماز کی صورت میں بھی ایک خاصیت ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور دیگر اذکار و اعمال میں نہیں پائی جاتی بلکہ ان کیفیات میں سے ہر کیفیت میں خدا کے اسرار و حکم پوشیدہ ہیں جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں اور اہل وجدان ذوق کے طریقہ سے ان میں لذت حاصل کرتے ہیں (اور اللہ ہی سیدھے راستے کی توفیق اور ہدایت دینے والا ہے۔

اے درویش یہ بات ذہن نشین کر لے کہ لغت میں صلوٰۃ کا لفظ دُعا کے معنی میں اور شریعت میں تمام قسم کے اذکار اور چند جسمانی و قلبی اور فعلی ہیئتوں کے لیے وضع کیا گیا ہے ،دُعا کی اکمل اور احسن صورت یہ ہے کہ بندہ اپنے وجود کے تمام اعصاء و اجزاء کے ساتھ قولی، فعلی اور عملی طور پر نہایت عجز و انکساری اور استغراق کے ساتھ اپنے آقا کو یوں پکار کہ اس کا سراپا زبان ہو جائے اور اس کے وجود کا ایک ذرہ بھی دعا کرنے میں پیچھے نہ رہے۔

اور یہ منقول ہے کہ صلوٰۃ لفظ صِلۃ سے مُشتق ہے یعنی حقیقت میں نمازی وہ ہے جو نماز کی حالت میں مشاہدہ معبود حقیقی کے نور کے غلبہ سے اور وجود کے نقوش کی تلاش میں مخلوق سے جدا ہو کر واصل باللہ ہو جائے جیسے کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات ،شب معراج بارگاہ ربوبیت میں واصل ہوئے اور اپنی امت کے خواص کے لے اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں پہنچنے کا طریقہ اس طرح بیان فرمایا کہ الصلوٰۃُ معراج المومن (نماز مومن کیلئے معراج ہے)

اور اسی طرح حضرت غوث اعظمؒ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ صِلَۃُ لِلّٰہ بَعْدَ الْاِنْفِصَالِ عَنْ غَیْرِہٖ (ماسوی اللہ سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا نام نماز ہے۔)

جب فجر کی فرض نماز سے فارغ ہو کر سلام کہے تو جلسہ تشھد سے اپنے پاؤں مڑنے سے پہلے دس بار کہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ هُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْرٌ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے حمد ہے۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آتی، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

اور سورہ اخلاص دس مرتبہ بیٹھ کر پڑھے اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ ۳۳ مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ.

اور ۳۳ بار وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، اور ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْر پڑھے۔

اور سات بار کلمہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ کا تکرار کرے، اس کے بعد تنہائی میں چلا جائے اور قبلہ رو ہو کر مذکورہ ذیل وظائف میں مشغول ہو جائے اور ایک مرتبہ اس دعا کا ورد کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنَ الْمَخْزُوْنِ السَّلامِ الْمُنَزِّلِ الْقُدُّوْسِ الطَّاھِرِ ھُوَ الْاَ طْھَرُ الْمُطَھَّرُ یَا دَھْرُ یَا دَیْھُوْ رُ یَادِیْھَارُ یَا اَزْلُ یَا اَبَدُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْ لَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدُ یَا ھُوَ یَا مَنْ ھُو یَا مَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا

هُوَ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ اَیْنَ هُوَ یَا کَانَ یَا کَیْنَانُ یَا رُوحُ یَا کَائِنٌ قَبْلَ کُلِّ کَوْنٍ یَا ئِنٌ بَعْدَ کُلِّ کَوْنٍ (☆هَیَّاً اَشْرَاهَیَّاً اُذُوْنٰی اَضْبَاؤُتْ ☆) یَا مُجَلِّیَ عَظَائِمَ الْاُمُوْرِ سُبْحَانَکَ عَلٰی حِلْمِکَ بَعْدَ عِلْمِکَ سُبْحَانَکَ عَلٰی عَفْوِکَ بَعْدَ قُدْرَتِکَ فَاِنْ تَوَلَّوا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ وهوا السمیع العلیم o الھم صل علی محمد وعلی آل محمدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ .

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے پوشیدہ نام کیساتھ جو محفوظ ہے سلامتی والا ہے، پاکیزہ ہے، طاہر ہے، سب سے زیادہ پاک ہے، پاکیزگی دینے والا ہے، اے موجد زمانہ، اے ہمیشہ رہنے والے، ازلی وابدی، جو نہ تو کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں، اے وہ ذات، اے وہ ہستی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اے وہ ذات جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا، اے وہ ذات جس کے بارے کوئی علم نہیں رکھتا ہے، کہ وہ کہاں ہے، اے وہ ذات جو موجود ہے اے روح اے وہ ذات جو ہر وجود سے قبل موجود تھی اور ہر وجود کے بعد باقی رہے گی، اے عظیم کاموں کو جلا بخشنے والے میں اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے پاکی بیان کرتا ہوں، تیری ذات پاک ہے تیرے علم کے بعد تیرے علم پر، تیری

☆ یہ سریانی زبان کے الفاظ ہیں بمعنی یاحی یا قیوم باذنک صباحاً مساء.
ایک جگہ یوں بھی درج ہیں: آھیاً شراھیاً آذنای اصباؤوث .

[الفیوضات الربانیة فی المآثر والاوراد القادریة]

ذات پاک ہے تیری قدرت کے بعد تیرے عفو پر اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا وہ عرش عظم کا رب ہے اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سمیع و علیم ہے اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی اولاد پر ہر چیز کی تعداد کے برابر درود و سلام بھیج جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ اسلام پر اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجا بیشک تو لائق ستائش اور بزرگ و برتر ہے۔ خدائے متعال کے ننانوے صفاتی نام پڑھے۔

اسماء الحسنٰی

بسم الله الرحمن الرحيم

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ هُوَ ، اَلرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ ، اَلمَلِکُ ، اَلْقُدُّوْسُ ، اَلسَّلَامُ ، اَلْمُؤْمِنُ ،اَلْمُهَیْمِنُ ،اَلْعَزِیْزُ ، اَلْجَبَّارُ ، اَلْمُتَكَبِّرُ ، اَلْخَالِقُ ، اَلْبَارِئُ ، اَلْمُصَوِّرُ ، اَلْغَفَّارُ ، اَلْقَهَّارُ ، اَلْوَهَّابُ ، اَلرَّزَّاقُ ، اَلْفَتَّاحُ ، اَلْعَلِیْمُ ، اَلْقَابِضُ ، اَلْبَاسِطُ ، اَلْخَافِضُ ، اَلرَّافِعُ ، اَلْمُعِزُّ ، اَلْمُذِلُّ ، اَلسَّمِیْعُ ، اَلْبَصِیْرُ ، اَلْحَكِیْمُ ، اَلْعَدْلُ ، اَللَّطِیْفُ، اَلْخَبِیْرُ ، اَلْحَلِیْمُ ، اَلْعَظِیْمُ ، اَلْغَفُوْرُ ، اَلشَّكُوْرُ ، اَلْعَلِیُّ ، اَلْكَبِیْرُ ، اَلْحَفِیْظُ ، اَلْمُقِیْتُ ، اَلْحَسِیْبُ ، اَلْجَلِیْلُ ، اَلْكَرِیْمُ ، اَلرَّقِیْبُ ، اَلْمُجِیْبُ ، اَلْوَاسِعُ ، اَلْحَكِیْمُ ، اَلْوَدُوْدُ ، اَلْمَجِیْدُ ، اَلْبَاعِثُ ، اَلشَّهِیْدُ ، اَلْحَقُّ ، اَلْوَكِیْلُ ، اَلْقَوِیُّ ، اَلْمَتِیْنُ، اَلْوَالِیُ ، اَلْحَمِیْدُ ،اَلْمُحْصِیُ ، اَلْمُبْدِئُ، اَلْمُعِیْدُ، اَلْمُحْیِیُ ، اَلْمُمِیْتُ ، اَلْحَیُّ ، اَلْقَیُّوْمُ ، اَلْوَاجِدُ ،اَلْمَاجِدُ ، الاَحَدُ ، اَلصَّمَدُ ، اَلْقَادِرُ ، اَلْمُقْتَدِرُ ، اَلْمُقَدِّمُ ، اَلْمُؤَخِّرُ، الاَوَّلُ ، الآخِرُ ، اَلظَّاهِرُ ، اَلْبَاطِنُ ، اَلْعَالِیُ ، اَلْمُتَعَالِیُ، اَلْبَرُّ ، اَلتَّوَّابُ ، اَلْمُنْعِمُ ، اَلْمُنْتَقِمُ ، اَلْعَفُوُّ ، اَلرَّؤُوْفُ ،

اَلْمَالِکُ الْمُلْکِ ذُو الْجَلَالِ وَالاِکْرَامِ، اَلرَّبُّ ، اَلْمُقْسِطُ ، اَلْجَامِعُ ، اَلْغَنِیُّ، اَلْمُغْنِیُ، اَلْمَانِعُ ، اَلضَّآرُّ ، اَلنَافِعُ ، اَلْهَادِیُ ، اَلْبَدِیْعُ، اَلْبَاقِیُ، اَلْوَارِثُ، اَلرَّشِیْدُ، اَلصَّبُوْرُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاَلَیْکَ الْمَصِیْر نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر. مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ السَّیِّدُ الصَّادِقُ الْمُصَدِّقُ الْاَمِیْنُ وَرَسُوْلِ رَبُّ الْعَالَمِیْن.

(اللہ رحمٰن و رحیم کے نام مبارک سے ابتداء، وہ اللہ جس کے سواء کوئی معبود نہیں وہ جو بہت رحم کرنیوالا ہے نہایت مہربان، سلطان باختیار، بڑا پاک، تمام نقصانات سے محفوظ، اپنے عذاب سے امین دینے والا، نگہبان غالب وقوی، بڑے دباؤ والا، عظمت و بزرگی ولا، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا موجد، طرح طرح کی صورتیں بنانے والا، بہت بخشنے والا، غلبہ رکھنے والا، بہت عطاء کرنے والا، روزی پہنچانے والا، مشکل کشا، بہت علم رکھنے والا، بندوں کی روزی محدود کرنیوالا، روزی فراخ کرنے والا، نافرمانوں کو نیست کرنیوالا، فرمانبرداروں کو بلند کرنیوالا، عزت دینے دینے والا، ذلیل کرنے والا، بہت سننے والا، ظاہر و باطن کو دیکھنے والا، حقائق اشیاء کا عالم، منصف، باریک بین، آگاہ بردبار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدردان، بہت اونچا، تمام چیزوں سے بزرگ، نگہبان، مخلوق کو روزی پہنچانے والا، کافی، بزرگ قدر، بزرگ سخی، حفاظت کرنے والا، دُعا قبول کرنے والا، وسیع معلومات والا، مخلوق کا حاکم، نیک بندوں کو دوست رکھنے والا، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر، ثابت کارساز، توانا، استوار، تمام امور کا متولی، لائق ستائش، ہر چیز کو احاطہ علم میں کرنیوالا، ابتداء کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، زندہ کرنیوالا، مارنے والا، زندہ، کارخانہ عالم کو سنبھالنے والا، تنہا، بزرگی والا، یکتا، بے نیاز، قدرت والا، صاحب قدرت، اپنے دوستوں کو بارگاہ عزت کی

طرف بڑھانے والا، دشمنوں کو لطف وکرم سے پیچھے ہٹانے والا، سب سے پہلا، سب سے پچھلا آشکارا بلحاظ قدرت، پوشیدہ بلحاظ اپنی ذات کے بلند مرتبہ، مخلوقات کی صفات سے پاک، اپنے لطف سے نیکی کرنیوالا، توبہ قبول کرنے والا، نعمتیں عطاء کرنے والا، بدلہ لینے والا، گناہوں کو مٹانے والا، بہت شفقت کرنے والا، ملک کا مالک، بزرگی وعزت والا، پروردگار عالم، عادل ومنصف، تمام مخلوقات کو جمع کرنیوالا، بے پرواہ لوگوں کو بے پرواہ کرنیوالا، تکلیف سے روکنے والا، قدر وشر کا خالق، نفع وخیر کا خالق، ہدایت دینے والا، موجد، باقی رہنے والا، موجوادت کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا، صاحب رشید، بڑا صبر کرنے والا ہے، جس کی مثل کوئی نہیں، اور وہ سمیع علیم ہے، اے پروردگار تیری بخشش کے خواستگار ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے، تو ہی سب سے بڑھ کر ناصر ومددگار ہے سیدنا محمد ﷺ صادق امین اور کائنات کے رب کے رسولؐ ہیں)

اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الاَسْمَاءِ کُلِّھَا وَ بِحَقِ شَرَفِھَا وَ کَرَامَتِھَا وَ حَقَائِقِھَا وَ دَقَّا ئِقِھَا وِتَفْسِیرِ ھَا وَ تَعْظِیْمِھَا وَ تَکْرِیْمِھَا اَنْ تُعْطِیَ لَنَاخَیْرَ الْدُّنْیَا وَ خَیْرَ الْاٰخرَۃ وَاَنْ تَصِرفَ عَنَّا شَرَّ الدُّنْیَا وَشَرَّ الاخرَۃِ وَ اَنْ لَا تُسَلِّطُ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْ حَمُنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰ خِرَ ۃِ اَحَدً مِنْ خِلْقِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اے میرے اللہ میں ان تمام اسماء مبارکہ کے شرف وفضیلت حقیقت و ماہیت ان کی عظمت وعزت کے وسیلہ سے دست سوال دراز کرتا ہوں، ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرما دنیا وآخرت کے شرّ کو ہم سے دور فرما ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ہم پر دنیا وآخرت میں رحم نہ کرے اے اللہ تو بہت رحیم وکریم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ اَنْ لَا تَدَعَ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا قَسَارًا اِلَّا اَصْلَحْتَهٗ وَلَا شَرًّا اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَ لَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا قَبِيْحًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا سَقَمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ وَلَا فَقْرًا اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ وَلَا عُسْرًا اِلَّا يَسَّرْتَهٗ وَلَا نَذْرًا اِلَّا وَفَيْتَهٗ وَلَا خَطِيْئَةً اِلَّا كَفَّرْتَهَا وَلَا حَسَنَةً اِلَّا اصْطَفَيْتَهَا وَلَا سَيِّئَةً اِلَّا مَحَوْتَهَا وَلَا فَتْرَةً اِلَّا سَدَدْتَّهَا وَلَا كُرْبَةً اِلَّا كَشَفْتَهَا وَلَا نِعْمَةً اِلَّا تَمَّمْتَهَا وَلَا فَضْلًا اِلَّا اَسْبَغْتَهٗ وَلَا قَحْطًا اِلَّا اَرْفَعْتَهٗ وَلَا بَلَاءً وَلَا وَبَاءً اِلَّا رَفَعْتَهُمَا☆ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

''اے اللہ ہم التجا کرتے ہیں کہ ہمارے سب گناہ معاف فرما دے ہمارے غموں کو دور فرما دے۔ ہمارے قرض ادا فرما دے۔ جبر وزیادتی کو درست فرما۔ برائیوں کو پھیر لے غموں کو ہلکا فرما دے۔ ہماری بری باتوں کو چھپا لے۔ بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ فقر و تنگدستی کو غنا میں تبدیل فرما دے۔ تنگی کو آسانی میں ڈھال دے۔ ہماری نذر و نیاز کو پورا فرما۔ ہماری غلطیوں کو مٹا دے۔ ہمارے لئے نیکیوں کو ہی منتخب فرما۔ ہماری برائیوں اور غلط کاریوں کو درست فرما دے۔ مصائب و تکالیف کو دور فرما۔ اپنی نعمتوں کو ہم پر مکمل فرما۔ اپنے فضل و رحمت کو ہم پر کامل فرما۔ قحط و خشک سالی کو اٹھا لے بلاؤں اور وباؤں کو دور فرما دے۔ اے سب سے زیادہ رحیم و کریم تیری ہی رحمت کے طلبگار ہیں۔''

اس کے بعد دس مرتبہ پڑھے:

☆ دَفَعْتَهُمَا. مزید ایک نسخہ میں یہ ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

"پس اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو کہو مجھے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔"

اور دس مرتبہ یہ بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ.

"اے اللہ، اے پناہ دینے والے ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔"

اور تین بار یہ بھی پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ وَ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

"اللہ کے نام سے ابتداء جس اسم مبارک کے باعث زمین وآسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سمیع وعلیم ہے۔"

اور تین مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا مِنْ رَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَلَا تُنْسِنَا ذِکْرَکَ وَ نَجِّنَا مِنْ عَذَابِکَ وَجَنِّبْنَا مِنْ سَخَطِکَ.

"اللہ کی ذات پاک ہے۔ وہی قابل ستائش ہے۔ اللہ کی ذات پاک اور عظیم ہے۔ نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ گناہ سے بچنے کی قوت مگر اسی بلند وعظیم ذات کی توفیق سے۔

ہمیں اپنی طرف سے ہدایت عطا فرما۔ ہم پر فضل فرما۔ اپنی رحمت کی بارش فرما۔ ہم پر اپنی برکات نازل فرما اور ہمیں اپنے ذکر سے غافل نہ فرما۔ اپنے عذاب سے نجات دے۔ اپنے غصہ سے بچالے۔''

اور تین بار یہ بھی پڑھے:

سُبۡحَانَ اللهِ وَبِحَمۡدِهٖ عَدَدَ خَلۡقِهٖ رِضَا نَفۡسِهٖ وَزِنَةَ عَرۡشِهٖ وَ مُنۡتَهَى عِلۡمِهٖ وَمَلَاءَ سَمٰوَاتِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

''میں اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے پاکی بیان کرتا ہوں اور تعریف کرتا ہوں مخلوق کی تعداد، عرش عظیم کے وزن، اللہ تعالیٰ کے علم کی انتہا، آسمانوں کی برائی اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

اور دس مرتبہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكۡبَرُ وَسُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الۡاَوَّلَ وَالۡاٰخِرَ وَالظَّاهِرَ وَالۡبَاطِنَ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ.

''اللہ کی ذات وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اللہ کی ذات پاک ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی سب سے عظیم ہے۔ نہ تو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔ اور میں اللہ تعالیٰ اول و آخر اور ظاہر و باطن سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ ساری بادشاہی اسی کی ہے سب ستائش اسی کی ہے اور اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنْتَ ھَدَیْتَنِی وَ اَنْتَ تُطْعِمُنِیْ وَ اَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَ اَنْتَ تُمِیْتُنِیْ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ وَ اَنْتَ رَبِّیْ لَا رَبَّ لِیْ سِوَاکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ.

''اے میرے اللہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور تو نے ہی مجھے ہدایت دی، تو ہی مجھے کھلاتا ہے اور تو ہی مجھے پلاتا ہے تو ہی مجھے موت دے گا اور تو ہی مجھے زندہ رکھتا ہے تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کسی اور رب کا وجود نہیں، تیرے سوا کوئی اور ہستی عبادت کے لائق نہیں۔ صرف تو ہی معبود ہے میں تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

ایک بار یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءَ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِلَّا اَنْتَ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رَغْبَتِیْ وَبُلْغَتِیْ وَبَشِّرْنِیْ رَحْمَتَکَ الَّتِیْ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلْ وَفَاءً فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَھْدًا عِنْدَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا مُنْکَرَاتِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ.

''اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب استطاعت تیرے عہد و وعدہ پر قائم ہوں جو اعمال میں نے کیے

ہیں ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، میرے گناہ بخش دے۔ بے شک گناہوں کا معاف فرمانے والا صرف تو ہی ہے۔ میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں کمزور و ناتواں ہوں اپنی رضا کیلئے میری کمزوری کو قوت میں تبدیل فرما اور اسلام کو میری آخری خواہش اور انتہائے مقصود بنا مجھے اپنی اس رحمت کی بشارت فرما جس کی میں امید کرتا ہوں مجھے نیکی و بھلائی کی توفیق عطا فرما اور مؤمنین کے دلوں میں اپنے پاس عہد و وفا پیدا فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے اے اللہ مجھے برے کاموں، برے اخلاق، بری خواہشات اور بیماریوں سے بچا۔''

اور تین دفعہ یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَ اَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ.

''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں دانستہ طور پر اور اگر نادانستہ طور پر ایسا کروں تو تیری مغفرت چاہتا ہوں۔''

اور تین مرتبہ یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ.

''میں اللہ سمیع و علیم کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان سے۔ اے میرے رب! میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ (شیاطین) حاضر ہوں۔''

اور تین بار یہ بھی پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

’’اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جو اپنے پیٹ کے بل رینگتی ہے اور اس سے جو دو پاؤں پر چلتی ہے اور اس سے جو چار پاؤں پر چلتی ہے اللہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

وظائف سورة بقرة و آل عمران

❁ اور ہر پنجگانہ نماز کے بعد ایک بار سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور آیت شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام. ☆

اور آیت قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآء بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ○ تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب ☆ پڑھے۔

اور ایک روایت کے مطابق آیت شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ اور قُلِ اللّٰھُمَّ کے بجائے اٰمَنَ

☆ (آل عمران: ۱۸، ۱۹) ☆ (آل عمران، ۳: ۲۶)

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔ (بقرہ،۲:۲۸۵) پڑھے۔

اور ایک مرتبہ یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا مُنْكَرَاتِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ وَالْاَخْطَاءِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ.

”اے اللہ ہمیں برے کاموں، برے اخلاق، خطاؤں، نفسانی خواہشات اور بیماریوں سے محفوظ رکھ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ دانستہ طور پر تیرے ساتھ شریک ٹھہراؤں اور تیری مغفرت چاہتا ہوں اگر نادانستہ مجھ سے یہ فعل سرزد ہو۔“

اور تین بار یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ اَحْيِنَا مُتَمَسِّكًا بِالْاِسْلَامِ حَتّٰى نَلْقَاكَ بِهٖ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

”اے اللہ محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود وسلام بھیج۔ اے اللہ اے اسلام کے والی!

ہمیں اس حال میں زندہ رکھ کہ ہم اسلام پر مضبوطی سے کاربند رہیں اور اسلام کے ساتھ ہی تجھ سے ملاقات کریں۔ اے اللہ اے اللہ اے اللہ درود وسلام ہو تمام مخلوق سے بہتر محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔'' ﴾ [۱]

مسبعات عشرہ پڑھنے کا طریقہ

اس کے بعد ان مسبعات عشرہ [۲] کو سورج طلوع ہونے سے پہلے اس طرح ترتیب کے ساتھ پڑھے: (۱) سورۂ فاتحہ (۲) سورۂ الناس (۳) سورۂ فلق (۴) سورۂ اخلاص (۵) سورۂ الکافرون اور (۶) آیۃ الکرسی میں سے ہر ایک کو بسم اللہ کے ساتھ سات مرتبہ پڑھے۔

(۷) سات مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ایک مرتبہ: عَدَدُ مَا عِلْمُ اللہِ وَزِنَۃُ مَا عِلْمُ اللہِ وَمَلَاءُ مَا عِلْمُ اللہِ اور ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

(۸) اور سات بار یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَاغْفِرْلَھُمَا اَللّٰھُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءَ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

''اے اللہ میرے والدین کے اور ان کی تمام اولاد کے گناہ بخش دے۔ میرے والدین

---

[۱] قوسین اے اندر دیے گئے یہ اوراد ''تیسیر الشاغلین'' کے دوسرے نسخے میں نہیں ہیں۔

[۲] سات سات مرتبہ پڑھے جانے والے دس اوراد کو مسبعات عشرۃ کہا جاتا ہے۔

پر رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی اور ان دونوں کی مغفرت فرما اے اللہ تمام مؤمن مردوں اور عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما۔ ان میں سے جو زندہ ہیں اور جو وفات پا گئے ہیں سب کے گناہ بخش دے۔ اے ارحم الراحمین ہم سب تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔"

(۹) اور سات بار یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ عَاجِلًا وَ آجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ.

"اے اللہ اے میرے پروردگار میرے ساتھ جلدی یا دیر سے دین و دنیا اور آخرت میں وہی کچھ کر جس کا تو اہل ہے اے ہمارے آقا وہ کچھ نہ فرما جس کے ہم اہل ہیں بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا، سخی و کریم اور رووف و رحیم ہے۔"

اس کے بعد سات مرتبہ یہ پڑھے:

(۱۰) سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الدَّیَّانُ سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الشَّدِیْدِ الْاَرْکَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمُسَبِّحِ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا یَشْغَلُہٗ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ سُبْحَانَ مَنْ یَذْھَبُ بِاللَّیْلِ وَیَأْتِیْ بِالنَّھَارِ. (نماز عصر کے بعد یوں کہے:) مَنْ یَذْھَبُ بِالنَّھَارِ وَیَاتِیْ بِاللَّیْلِ.

"پاک ہے اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا ذات جو غلبے و قدرت والی ہے پاک ہے بہت اشتیاق رکھنے والا بہت احسان کرنے والا، پاک ہے۔ اللہ کی ذات جس کی گرفت مضبوط ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح ہر جگہ بیان کی جاتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جسے کوئی حالت دوسری

حالت سے ہٹا کر اپنی جانب مشغول نہیں کرتی، پاک ہے وہ ہستی جو رات کے بعد دن کو لاتی ہے......اور دن کے بعد رات کو لاتی ہے۔''

اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِكَ عَلَى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَ اللهِ عَلَى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ سُبْحَانَ مَنْ لَهُ لُطْفٌ خَفِيٌّ سُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

''اے اللہ تیری ذات کتنی پاکیزہ ہے اور تیری ذات قابل ستائش ہے علم کے باوجود بردباری پر، تیری ذات کتنی عظیم الشان ہے قدرت پانے کے بعد معاف فرما دینے پر، پاک ہے وہ ذات جس کی بے پایاں مہربانیاں ہیں۔ یا اللہ اسی کی تسبیح و تقدیس ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور زمین و آسمان میں اسی کی حمد و ثنا ہے رات کے وقت اور جب تم دن کرتے ہو وہ مردہ سے زندہ کو پیدا کرتا ہے اور زندہ سے مردہ کو اور زمین کو موت کے بعد زندگی عطا کرتا ہے اور اسی طرح تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا پاک ہے تیرے رب عزت والے کی ذات ان باتوں سے جو وہ لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام و درود ہو رسولوں اور پیغمبروں پر اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار عالم ہے اور قابل ستائش صرف اللہ ہے جو سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے اور زمین و آسمان میں اسی کی بڑائی ہے اور

وہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

پھر اکیس مرتبہ یَا جَبَّارُ کا ورد کرے اور اس کے بعد کہے۔

☆یَا غَفَّارُ اغْفِرْ ذَنْبِیْ یَا سَتَّارُ اسْتُرْ عَیْبِیْ یَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِیْ یَا سَلَامُ سَلِّمْنِیْ یَا تَوَّابُ تُبْ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاعْصِمْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاعْصِمْنِیْ بِالْاِسْلَامِ وَافِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذَاتٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اَسْأَلُکَ الْخَیْرَ وَالْخَیْرَ کُلَّهٗ.

"اے بہت زیادہ بخشنے والے! میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔ اے عیبوں کو چھپانے والے! میرے گناہوں پر پردہ ڈال دے۔ اے رحم فرمانے والے! مجھ پر رحم فرما اے سلامتی والے! مجھے سلامتی کے ساتھ رکھ۔ اے توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما۔ اے اللہ مجھے اسلام کے ساتھ محفوظ رکھ کر کھڑے ہونے کی حالت میں اور اسلام کے ساتھ محفوظ رکھ بیٹھنے کی حالت میں اور چلنے کی حالت میں مجھے اسلام کے ساتھ محفوظ رکھ۔ میرے دشمنوں کو میری مصیبت پر خوش کر اور نہ ہی حسد کرنے والے کو اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، غیر کے شر سے اور ہر اس شئے کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں تجھ ہی سے ہر قسم کی بھلائی اور خیر کا سوال کرتا ہوں۔"

اور ستر مرتبہ یہ پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

☆ دوسرے نسخہ میں اس جگہ یاجبّار اُجْبُرْ قَلْبِیْ کے الفاظ بھی ہیں۔

اور ستر بار کلمہ اَلْحَسِیْبُ کا ورد کرے۔

اور ایک بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِذَا ذَكَرَهُ الْاَبْرَارُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَصَلٰوةً لَا يَنْقَطِعُ مَدَدُهَا وَلَا يُحْصٰى عَدَدُهَا صَلٰوةً تُثْخِنُ الْهَوَاءَ وَ تَمْلَاءُ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ الْعُلٰى صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ حَتّٰى تَرْضٰى صَلٰوةً لَا حَدَّ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى وَصَلِّ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلٰوتِكَ شَيْءٌ وَارْحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ الْبَرَكَاتِ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمَنْزِلَةِ الْمَقْعَدِ الْمُقَرَّبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ السَّلَامِ شَيْءٌ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقَ وَمَا تَخْلُقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا قَامَ وَقَعَدَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ يَوْمَنَا يَوْمَ التَّوْبَةِ وَاجْعَلْ يَوْمَنَا يَوْمَ الرَّحْمَةِ وَاجْعَلْ يَوْمَنَا يَوْمَ الْمَغْفِرَةِ وَاجْعَلْ يَوْمَنَا يَوْمَ الْعِتْقِ مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ يَارَبِّ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ جُلُوْسَنَا لَكَ خَالِصًا وَاجْعَلْ قِيَامَنَا لَكَ خَالِصًا وَاجْعَلْ سُكُوْتَنَا لَكَ خَالِصًا وَاجْعَلْ كَلَامَنَا لَكَ خَالِصًا وَاجْعَلْ سُكُوْنَنَا لَكَ خَالِصًا وَاخْرِجِ الرِّيَاءَ وَالشَّكَّ مِنْ قُلُوْبِنَا يَارَبِّ يَارَبِّ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَ اَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَ فُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَبُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَعُيُوْنَنَا مِنَ الْخِيَانَةِ وَ اَيْدِيْنَا مِنَ السَّرِقَةِ وَالظُّلْمِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَمِنْ دَرْكِ الشَّتَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ اِنَّكَ سَمِيْعُ

الـدُّعَـاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِکَ وَعَظْمَتِکَ وَبِنُوْرِکَ الَّذِیۡ لَا یَنْطَفِیُٔ
وَبِعِزَّتِکَ الَّتِیۡ لَا تُـرَامُ وَبِـمَـا اَرَدْتَ اَنْ یَـکُـوْنَ فَکَـانَ وَبِـمَـا اَمْسَکْتَ بِـهِ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَـزُوْلَ وَلَا یَعْـلَـمُ اِلَّا اَنْـتَ اَنْ تَرْحَمَنِیۡ وَتَتُوْبَ عَلَیَّ
اِنَّکَ اَنْـتَ التَّـوَّابُ الـرَّحِـیْـمُ اَسْتَـغْـفِـرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
اَسْتَـغْـفِـرُ اللّٰهَ الَّـذِیۡ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ الْـحَـیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ
اَعُـوْذُبِکَ لِـمَـا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ
مِنِّیۡ اَنْتَ الْـمُـقَـدِّمُ وَاَنْـتَ الْـمُـؤَخِّـرُ وَ اَنْـتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ
اَسْتَـغْـفِـرُکَ مِـنْ کُـلِّ ذَنْـبٍ تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِیْهِ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا
وَعَدْتُّ بِهٖ وَجْهَکَ الْکَرِیْمُ رِضًی ثُمَّ خَالَفْتُکَ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا وَعَدْتُکَ بِهِ
مِنْ نَـفْسِیۡ ثُمَّ اَخْلَفْتُکَ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا دَعَانِیۡ اِلَیْهِ الْهَوٰی مِنْ قِبَلِ الرُّخَصِ
مِـمَّا اشْتَبَهَ عَلَیَّ وَهُوَ عِنْدَکَ حَرَامٌ وَاسْتَغْفِرُکَ مِنْ نِعمِکَ الَّتِیۡ اَنْعَمْتَ بِهَا
عَـلَـیَّ فَتَـقَـوَّیْتُ بِهَا عَلٰی مَعْصِیَتِکَ وَاسْتَغْفِرُکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیۡ لَا یَعْرِفُهَا
غَیْـرُکَ وَلَـمْ یَطَّـلِـعْ عَلَیْهَا اَحَدٌ سِوَاکَ وَلَمْ یَسَعُهَا اِلَّا عِلْمُکَ وَلَمْ یُنْجِنِیۡ
مِـنْهَا اِلَّا عَفْوُکَ وَاسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ یَمِیْنٍ سَلَفَتْ مِنِّیۡ فَحَنِثْتُ فِیْهَا عِنْدَکَ
وَ اَنَا مَاخُوْذٌ بِهَا وَاسْتَغْفِرُکَ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ فِیۡ
سَـوَادِ الـلَّیْلِ وَبَیَاضِ النَّهَارِ فِیۡ کُلِّ خَلَاءٍ وَمَلَاءٍ وَسِرٍّ وَعَلَانِیَةٍ وَاَنْتَ نَاظِرٌ بِهَا
اِذَا اجْتَرَحْتُهَا وَاَتَیْتُ بِهَا مِنَ الْعِصْیَانِ یَا حَلِیْمُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیۡ
کُـنْـتُ مِـنَ الـظّٰـالِـمِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ وَاسْتَغْفِرُکَ
لِکُلِّ فَرِیْضَةٍ اَوْ جَبْتَ عَلَیَّ آنَاءَ اللَّیْلِ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ فَتَرَکْتُهَا عَمَدًا اَوْ سَهْوًا

اَوْ خَطأً اَوْ نِسْیَانًا وَ اَنَا مَسْئُوْلٌ بِهَا وَاسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ سُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَتَرَکْتُهَا غَفْلَةً اَوْ سَهْوًا اَوْ جَهْلًا اَوْ تَهَاوُنًا اَوْ قِلَّةَ مُبَالَاتٍ وَاَنَا مُعَائِبٌ بِهَا وَاسْتَغْفِرُکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ لَکَ الْحَمْدُ وَالثَّنَاءُ لَکَ الْمَجْدُ وَالْبَقَاءُ لَکَ الْجُوْدُ وَالْعَطَاءُ اَنْتَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَکِیْلَ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ.

’’اے اللہ، محمد ﷺ پر درود بھیج جب نیک لوگ آپ کا ذکر کریں اور آپ پر درود بھیجیں رات اور دن کے آنے جانے کے اوقات میں، ایسا درود جو کبھی ختم نہ ہو جس کی تعداد ان گنت ہو جو ہوا و فضا کو بھر دے، زمین اور بلند آسمان کو پر کر دے۔ اور درود بھیج آپ پر اور آپ کی اولاد پر یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے ایسا درود جس کی کوئی حد اور انتہا نہ ہو۔ آپ ﷺ پر درود بھیج یہانتک کہ تیرے درود سے کوئی شے باقی نہ بچے اور محمد ﷺ پر رحمت بھیج۔ یہاں تک کہ تیری رحمت سے کوئی شئے باقی نہ رہے۔ اور آپ ﷺ پر اپنی برکت نازل فرما یہاں تک کہ تیری برکات، کا کوئی حصہ باقی نہ بچے۔ اور آپ ﷺ پر سلام بھیج یہاں تک کہ سلام کا کوئی جز باقی نہ رہے، اور آپ پر سلام و درود بھیج جو قیامت کے روز آپ ﷺ کو تیرے قریب ترین جگہ پر اتارے یہاں تک کہ اُس سلام کا کچھ حصہ باقی نہ رہ جائے۔ اور آپ ﷺ پر درود بھیج اس کے برابر جو کچھ پیدا ہو چکا ہے اور جو کچھ تو قیامت تک پیدا کرے گا۔

اور آپ ﷺ پر درود بھیج کھڑے ہونے اور بیٹھنے والی چیزوں کے برابر۔ اے اللہ ہمارے آج کے دن کو توبہ کا دن بنا، اسے رحمت کا دن بنا، مغفرت کا دن بنا اور ہمارے لئے آگ سے آزادی کا دن بنا، اے میرے رب، اے میرے رب، اے میرے رب، اے اللہ ہمارا بیٹھنا اپنے لئے خالص کر دے۔ ہمارا کھڑا ہونا اپنے لئے خالص بنا دے، ہماری خاموشی

کو اپنے لئے خالص بنا ہماری گفتگو کو اپنے لئے خالص بنا، ہمارے آرام وسکون کو اپنے لئے خالص بنا، ریاکاری اور شکوک کو ہمارے دلوں سے نکال دے۔ اے میرے رب، اے میرے رب، اے میرے رب، اے اللہ ہمارے دلوں کو نفاق سے، اعمال کو ریا سے، زبانوں کو جھوٹ اور غیبت سے، شرمگاہوں کو زنا کاری سے، پیٹوں کو حرام غذا سے، آنکھوں کو خیانت سے اور ہاتھوں کو چوری اور ظلم سے پاک فرما۔ بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دل کے بھیدوں کو خوب جانتا ہے۔

اے اللہ! میں آزمائش کی مشقت، بیماری کی گہرائی، مصیبت پر دشمنوں کی خوشی اور بری قضا وقدر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے دبدبہ وعظمت اور تیرے نور کے طفیل جو کبھی بجھتا نہیں اور تیری عزت کے طفیل جسکا کبھی ارادہ نہیں کیا جاسکتا اور جس چیز کو تو نے وجود میں لانے کا ارادہ کیا پس وہ وجود میں آگئی اور اس چیز کے طفیل جس کے ساتھ تو نے آسمانوں اور زمین کو مضبوط کردیا کہ وہ کبھی اپنے مقام سے ہٹتے نہیں، صرف تو ہی جانتا ہے، مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بذات خود زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان گناہوں سے جو پہلے کیئے ہیں اور جو پیچھے کئے ہیں جو پوشیدہ کئے ہیں اور جو اعلانیہ کئے ہیں اور میرے جن گناہوں کا تجھے علم ہے تو ہی سب سے پہلے اور تو ہی آخر ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں ہر اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جس سے میں نے توبہ کی اور پھر دوبارہ اس کا ارتکاب کیا، اور میں تیری بخشش کا طلبگار ہوں اس بات سے جس کا تو نے اپنی

رضا کے لئے مجھ سے وعدہ کیا پھر میں نے تیری مرضی کے خلاف کیا، اوراس بات کے بارے میں تیری مغفرت کا طلبگار ہوں جس کا میں نے تجھ سے وعدہ کیا اپنے بارے میں اور پھر تیری مخالفت کی۔ اور تیری مغفرت چاہتا ہوں اس کام سے جس کی طرف خواہشات نے مجھے تخفیف ورخصت کی بنا پر بلایا اور وہ مجھ پر مشتبہ ہو گیا حالانکہ وہ کام تیرے نزدیک حرام تھا۔ اور مغفرت چاہتا ہوں ان نعمتوں کے بارے میں جو تو نے مجھ پر کیں لیکن میں نے ان نعمتوں سے طاقت حاصل کر کے گناہ کئے۔ میں معافی چاہتا ہوں ان گناہوں سے جنہیں تیرے سوا کوئی نہیں جانتا اور تیرے سوا کسی کو ان کے بارے اطلاع نہیں اور کسی کو ان کے بارے علم نہیں۔ اور ان گناہوں سے تیرے عفو و کرم کے سوا اور کوئی مجھے نجات نہیں دے سکتا۔ اور تیری ہی مغفرت چاہتا ہوں گذشتہ قسموں سے جو میں نے کھائیں اور تیرے ہاں جھوٹی قسم کھا کر حانث ہوا اور ان پر میری گرفت ہوئی۔ اے غیب و حاضر کے جاننے والے میں تیری مغفرت چاہتا ہوں ہر اس عمل سے جو میں نے رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی میں کیا اور تو اسے دیکھ رہا ہے جبکہ میں نے گناہ کا ارتکاب کیا اور نافرمانی کی۔ اے بردبار! اے وہ ہستی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے بلاشبہ میں ہی ظلم کرنیوالوں میں سے ہوں۔ اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور رحم فرما۔ تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔ میں تیری بخشش کا طلبگار ہوں ہر اس فریضہ سے جسے تو نے مجھ پر شب و روز کی تمام گھڑیوں میں واجب کیا اور میں نے اسے جان بوجھ کر یا غلطی سے اور بھول کر چھوڑ دیا حالانکہ مجھ سے اس کے بارے سوال ہوگا۔ اور میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں نبی کریم ﷺ کی تمام سنتوں کے بارے میں جنہیں میں نے غفلت سے یا بھول کر یا نادانی میں یا سستی و کاہلی اور لاپرواہی کے باعث چھوڑ دیا اور ان کی وجہ سے میں گنہگار ہوں اور میں تیری ہی مغفرت چاہتا ہوں صرف تو ہی

معبود حقیقی ہے تیرا کوئی شریک نہیں، اے جہانوں کے پروردگار تیری ذات پاک ہے۔ تیرے لئے ہر قسم کی حمد وثناء ہے تیرے لئے ہی سب بزرگی اور بقا ہے، سخاوت اور عطا صرف تیرے لئے ہی ہے تو ہمیں کافی ہے اور تو اچھا کارساز، اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے۔''

اور اس دعا کے آخر میں درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اِذَا ذَکَرَهُ الْاَبْرَارُ......الخ پڑھے (جو اسی وظیفہ کے شروع میں گزر چکا ہے) اگر کسی عذر کی وجہ سے یہ مسبعات عشرہ نہ پڑھ سکے تو پھر ان کی جگہ حرز ابودرداؓ ایک بار پڑھے جو یہ ہے:

حرز ابودرداؓ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

''اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ پر ہی میں نے توکل کیا اور تو عرش عظیم کا مالک ہے جو اللہ نے چاہا وہ تھا اور جو نہ چاہا وہ نہ تھا۔ نہ تو نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ بدی سے فرار کی طاقت مگر اسی اللہ عظیم کی توفیق سے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کا اپنے علم کے ساتھ احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر شئے اس کے شمار میں ہے۔ اے اللہ میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ بے شک میرا رب صراط مستقیم کا مالک ہے۔''

حرز مذکور کو ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیے اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ان اوراد کا بھی ورد

کرے:

لَا اِلٰـهَ اِلا الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

(سومرتبہ یا پانچ سومرتبہ یا ہزار مرتبہ)

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(ہزار بار اور اگر زیادہ وقت نہ ہو تو سومرتبہ)

(اور تریسٹھ (۶۳) بار یہ پڑھے) یَا قَدِیْمُ یَا سَمِیْعُ یَا رَحِیْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ، مِنْ عَذَابِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ.

اور بائیس (۲۲) بار سورہ فاتحہ یا سو بار ہر نماز کے بعد ورد کرے اور سورہ لقمان، سورۃ آلم سجدہ، سورہ یٰسین اور سورہ نوح کا بھی ورد کرے۔

درج ذیل وظیفہ جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خاص ملفوظات میں سے ہے۔ نماز پنجگانہ اور بالخصوص نماز فجر کے بعد پڑھے۔ یہ وظیفہ ما سوی اللہ سے توجہ ہٹانے، بارگاہ ایزدی میں قرب حاصل کرنے اور دنیا و آخرت کی حاجات کو پورا کرنے کے لئے خاص ہے۔ اس دعا کے فضائل بہت زیادہ ہیں، اس لئے تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے:

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا خاص وظیفہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَ الصِّفَاةُ الْعُلْیَا وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ لَا

تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ○ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْآخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ○ آمَنَّا بِاللهِ وَ مَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَا اُنْزِلَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ○ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ○ آمَنَّا بِاللهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ وَ حُلْوِهٖ وَ مُرِّهٖ○ رَبَّنَا آمَنَّا بِکَ وَ بِاَسْمَائِکَ وَ صِفَاتِکَ وَ بِمَا اَنْتَ بِهٖ مَوْصُوْفٌ فِيْ عُلُوِّ ذَاتِکَ كَمَا يَنْبَغِيْ بِجَلَالِ وَجْهِکَ وَ كَمَا اَنْتَ لَهٗ فِيْ عَظِيْمِ رُبُوْبِيَّتِکَ وَكَمَا هُوَ لَائِقٌ بِکَ فِيْ كَمَالِ اِلٰهِيَّتِکَ آمَنَّا بِكُتُبِکَ وَ رُسُلِکَ وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِکَ وَ بِمَاجَاءَ بِهٖ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰى مُرَادِکَ وَمُرَادِ رَسُوْلِکَ وَكَمَا يُحِبُّ فِيْ ذٰلِکَ وَ تَرْضٰى وَعَلٰى مَا هُوَ فِيْ عِلْمِکَ الْاَعْلٰى يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْاَخْفٰى يَا قَيُّوْمَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اِنَّا عَاجِزُوْنَ قَاصِرُوْنَ بُرَءٰٓؤُا☆ اِلَيْکَ مِنَ الزَّيْغِ وَالزَّلَلِ مُطِيْعُوْنَ لِمَا اَمَرْتَ بِهٖ مِنْ فِعْلٍ وَ قَوْلٍ وَ عَقْدٍ وَ عَمَلٍ فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ○ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَ لَمْ تَكُنْ لَهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ فَاَحْيِنَا عَلٰى ذٰلِکَ وَاَمِتْنَا عَلٰى ذٰلِکَ وَابْعَثْنَا عَلٰى ذٰلِکَ وَاهْدِنَا لِحَقَائِقِ ذٰلِکَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا مَنْ هُوَ الْاَوَّلُ

☆ ای نتوب الیک

قَبلَ کُلِّ شَيءٍ والآخِرِ بعْدَ کُلِّ شيءٍ وَالظَّاهِرُ فَوقَ کُلِّ شَيءٍ وَ الْبَاطِنُ دُوْنَ کُلِّ شَيءٍ يَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ يَا عَالِمَ الْاَسْرَارِ يَا مُدَبِّرَ اللَّيْلِ وَ النَّهارِ يَا مَالِکُ يَا عَزِيْزُ يَا قَهَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ يَا غَفَّارُ يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ○ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ السَّيِّدِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ بِنُوْرِکَ الْمُبِيْنِ وَرَسُوْلِکَ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ وَآتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَ الشَّفَاعَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الشَّفِيْعَ الْمُرْتَضٰى وَرَسُوْلَکَ الْمُجْتَبٰى اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِکْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آله كما باركتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا اَللَّهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِکَ الْعُلْيَا وَبِكَلِمَاتِکَ التَّامَاتِ وَبِكُتُبِکَ الْمُنَزَّلَةِ وَبِكِتَابِکَ الْعَزِيْزِ وَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ يَاسَرِيْعَ الْحِسَابِ يَا مَنْ اِذَا دُعِيَ اَجَابَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا ذَ الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَنْ تَجْعَلَنَا مِنْ خَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ وَ مِمَّنْ سَلَکَ الْاَيْمَنَ فِي الطَّرِيْقَيْنِ وَ تَرْحَمْنَا بِرَحْمَتِکَ وَ تَعْصِمَنَا بِعِصْمَتِکَ وَ تُذِلَّنَا بِکَ عَلَيْکَ لِنَكُوْنَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ وَ تُدِلَّنَابِکَ عَلَيْکَ لِنَكُوْنَ مِنَ الْوَاصِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْنَاهُ وَ مَا لَمْ نَعْلَمْ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْهُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم
وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْهُ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ
لَکَ الْحَمْدُ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَبِکَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَ لَا
حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ
اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَ اَبُوْءُ
لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ صُحْبَةَ
الْخَوْفِ وَ غَلَبَةَ الشَّوْقِ وَثُبَاتَ الْعِلْمِ وَدَوَامَ الْفِکْرِ وَ نَسْأَلُکَ سِرَّ الْاَسْرَارِ
الْمَانِعِ مِنَ الْاَضْرَارِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لَنَا مَعَ الذَّنْبِ قَرَارٌ وَ ثَبِّتْنَا وَاهْدِنَا اِلَی الْعَمَلِ
بِهٰذِهِ الْکَلِمَاتِ الَّتِیْ بَسَّطْتَّهَا لَنَا عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِکَ وَابْتَلَیْتَ بِهِنَّ اِبْرَاهِیْمَ
خَلِیْلَکَ فَاَتَمَّهُنَّ قُلْتَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ
عَهْدِی الظَّالِمِیْنَ ○ فَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ وَمِنْ ذُرِّیَّةِ
آدَمَ وَنُوْحٍ وَاَسْأَلُکَ مِنْکَ سَبِیْلَ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِیْنَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی
اللّٰهِ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ○ حَسْبِیَ اللّٰهُ آمَنْتُ بِاللّٰهِ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ
تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِیْنَ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا مُرِیْدُ یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مَنْ هُوَ هُوَ هُوَ یَا اَوَّلُ یَا آخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا
ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اهْدِنَا بِنُوْرِکَ اِلَیْکَ وَ اَقِمْنَا بِصِدْقِ الْعُبُوْدِیَّةِ بَیْنَ
یَدَیْکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَلْسِنَتَنَا رَطْبَةً بِذِکْرِکَ وَ نُفُوْسَنَا مُطِیْعَةً لِاَمْرِکَ وَقُلُوْبَنَا

مَـمْلُوَّةً بِمَعْرِفَتِکَ وَاَرْوَاحَنَا مُکَرَّمَةً بِمُشَاهَدَتِکَ وَاَسْرَارَنَا مُنْعَمَةً بِقُرْبِکَ وَ(مُـرَبّـدَ لِـذُنُوبِکَ ۔ ۱) اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا مَنْ لَا يَسْكُنُ قَلْبٌ اِلَّا بِـقُـرْبِهٖ وَ اَنْوَارِهٖ، وَلَا يَحْيَى عَبْدٌ اِلَّا بِلُطْفِهٖ وَاَبرَارِهٖ وَلَا يَبْقَى وُجُوْدٌ اِلَّا بِاِمْدَادِهٖ وَ اِظْهَـارِهٖ يَـا مَـنْ آنَـسَ عِبَادَهُ الْاَبْرَارَ وَ اَوْلِيَائَهُ الْمُقَرَّبِينَ الْاَخْيَارَ بِمُنَاجَاتِهٖ وَ اَسْـرَارِهٖ يَـا مَـنْ اَمَـاتَ وَاَحْـيٰ وَ اَفْقَرَ وَ اَغْنٰى وَ اَسْعَدَ وَ اَشْقٰى وَاَضَلَّ وَ اَهْدٰى وَابْـلٰـى وَ عَفٰى وَقَدَّرَ وَ قَضٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعَظِيْمِ تَدْبِيْرِهٖ، سَابَقَ اَقْدَارُهٗ يَا رَبِّ اِلٰى اَىِّ بَابٍ اَتَوَجَّهُ اِلٰى غَيْرِ بَابِکَ وَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ يَـا رَبِّ اِلٰـى اَيْـنَ اَقْـصِدُ وَ اَنْتَ الْمَقْصُوْدُ وَ اَىَّ جَنَابٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ وَاَنْتَ الْحَقُّ الْـمَـوْجُـوْدُ وَ مَنْ ذَالَّذِی يُعْطِيْنِیْ وَ.اَنْتَ صَاحِبُ الْکَرَمِ وَ الْجُوْدِ وَ مَنْ ذَالَّذِیْ اَسْـاَلُـهُ وَ اَنْتَ الرَّبُّ الْمَعْبُوْدُ وَ رَبٌّ حَقِيقِیٌّ حَقٌّ عَلَیَّ اَنْ لَا اَشْتَكِیْ اِلَّا اِلَيْکَ رَبِّ حَـقِّقْ وَلَازِمْ لِیْ اَنْ لَا اَتَوَكَّلَ اِلَّا عَلَيْکَ يَا مَنْ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ يَا مَـنْ اِلَيْـهِ يَـلْـجَـأُ الْخَائِفُوْنَ يَا مَنْ بِكَرَمِهٖ وَجَمِيْلِ عَوَائِدِهٖ يَتَعَلَّقُ الرَّاجُوْنَ يَا مَنْ بِسُـلْـطَانِ قَهْـرِهٖ وَ عَظِيْمِ رَحْمَتِهٖ وَبِرِّهٖ يَسْتَغِيْثُوْنَ الْمُضْطَرُّوْنَ الْغِيَاثُ الْغِيَاثُ الْـغِيَـاثُ اَغِثْنِیْ يَا مَنْ لِوَسِيْعِ عَطَائِهٖ وَ جَمِيْلِ فَضْلِهٖ وَ نِعْمَائِهٖ تَبْسُطُ الْاَيَادِیْ وَ يَسْـاَلُ السَّـائِـلُـوْنَ (الْـمُتَفَرِّحُوْنَ ۔ ۲) يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْکَ وَ آمِـنْ خَوْفِیْ اِذَا وَصَلْتُ اِلَيْکَ وَ لَا تُخَيِّبْ رَجَائِیْ اِذَا صِرْتُ بَيْنَ يَدَيْکَ يَا

۔ ۱ مُرِيدةً لِمُدَانَاتِكَ۔ اختلاف نسخ۔ یہاں ترجمہ مخطوطہ ہذا کے مطابق کیا گیا ہے۔

۔ ۲ فی نسخة الاخرىٰ ......الْمُضْطَرُّوْن۔

قَرِيبٌ يَا مُجِيبُ يَا سَمِيعُ يَا قَرِيبُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا ضَالُّوْنَ فَاهْدِنَا وَ اِنَّا ضُعَفَاءُ فَقَوِّنَا وَ اِنَّـا فُقَرَاءُ فَاَغْنِنَا وَ اِنَّا مُذْنِبُوْنَ فَاغْفِرْ لَنَا يَا نُوْرُ يَا هَادِيْ يَا غَنِيُّ يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُمَّ بِرُوْحٍ مِنْ عِنْدِکَ اَيِّدْنَا وَ مِنْ عِلْمِکَ الْمَکْنُوْنِ عَلِّمْنَا وَ عَلٰى دِيْنِکَ الَّذِیْ رَضِيْتَهٗ ثَبِّتْنَا وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْکَ الْحُسْنٰى○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِی الدُّنْيَا طَاعَتَکَ وَالْفِرَارَ عَنْ مَعْصِيَّتِکَ وَفِی الْآخِرَةِ جَنَّتَکَ وَ رُؤْيَتَکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ عَقُوْبَتِکَ○ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا فِی الدُّنْيَا مُؤْمِنِيْنَ طَائِعِيْنَ وَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ تَائِبِيْنَ وَاجْعَلْنَا عِنْدَ السُّؤَالِ ثَابِتِيْنَ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَأْخُذُ الْکِتَابَ بِالْيَمِيْنِ وَاجْعَلْنَا يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ آمِنِيْنَ وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَأَوْصِلْنَا بِرَحْمَتِکَ وَ کَرَمِکَ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ وَنَجِّنَا بِحِلْمِکَ وَ عَفْوِکَ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا بَرُّ يَا رَحِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا کَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَصْبَحْنَا لَا نَمْلِکُ نَفْعًا وَ لَا ضَرًّا فُقَرَاءَ لَا شَیْءَ لَنَا ضُعَفَاءَ لَا قُوَّةَ لَنَا وَاَصْبَحَ الْخَيْرُ کُلُّهٗ بِيَدَيْکَ وَاَمْرُ کُلِّ شَیْءٍ رَاجِعٌ اِلَيْکَ اَللّٰهُمَّ فَوَفِّقْنَا لِمَا بِهٖ اَمَرْتَنَا وَ اَعِنَّا عَلٰى مَا کَلَّفْتَنَا وَ اَغْنِنَا عَنْ کُلِّ شَیْءٍ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ وَاَجْبِرْنَا مَا فَاتَ بِکَرَمِکَ وَ عِنَايَتِکَ وَ اَيِّدْنَا بِالتَّوَجُّهِ اِلَيْکَ بِحَوْلِکَ وَ قُوَّتِکَ يَا مَلِکُ يَا قَدِيْرُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ○ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيُنَا وَ لَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتُنَا مِنْ خَيْرٍ وَ عَدْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْخَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِکَ فَاِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْکَ فِيْهِ وَ نَسْأَلُکَ اِيَّاهُ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْکُوْ اِلَيْکَ ضَعْفَ قُوَّتِیْ وَ قِلَّةَ حِيْلَتِیْ وَ هَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ اَنْتَ رَبِّیْ اِلٰى مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰى عَدُوٍّ بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِیْ وَ اِلٰى صَدِيْقٍ

قَرِیبٍ کَلَّفتَهٗ وَ مَلَّکتَهٗ اَمرِیْ اِنَّ لَا عَدُوَّ اِلَّا هُوَ الَّذِیْ مَلَّکتَهٗ اَمرِیْ اِنْ لَمْ یَکُنْ بِکَ غَضَبٌ عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ وَلٰکِنَّ عَافِیَتَکَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْهِ اَمْرُ الدُّنیَا وَالْآخِرَةِ مِنْ اَنْ یَنْزِلَ لِیْ غَضَبُکَ اَوْ یَحُلَّ عَلَیَّ سَخْطُکَ لَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اِنَّ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ اِنِّیْ اَشْکُوْ اِلَیْکَ اَنْ تَلَوَّنَ اَحْوَالِیْ وَ تَوَقُّفَ سُؤَالِیْ یَا مَنْ تَعَلَّقَتْ بِلُطْفِ کَرَمِهٖ وَجَمِیْلِ عَوَائِدِهٖ آمَالِیْ یَا مَنْ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ خَفِیُّ حَالِیْ یَا مَنْ یَعْلَمُ عَاقِبَةَ اَمْرِیْ وَمَالِیْ یَا رَبِّ اِنَّ نَاصِیَتِیْ بِیَدَیْکَ وَ اُمُوْرِیْ کُلُّهَا تَرْجِعُ اِلَیْکَ وَ اَحْوَالِیْ لَا تَخْفٰی عَلَیْکَ وَ اَحْزَانِیْ وَ هُمُوْمِیْ مَعْلُوْمَةٌ لَدَیْکَ قَدْ جَلَّ مَصَائِبِیْ وَ عَظُمَ اِکْتِیَابِیْ وَ تَذَهَّلَ نَضْرَةُ شَبَابِیْ وَتَکَدَّرَ عَلَیَّ صَفْوُ شَرَابِیْ وَاجْتَمَعَتْ عَلَیَّ هُمُوْمِیْ وَ تَاَخَّرَ عَنِّیْ تَعْجِیْلُ مَطْلَبِیْ (وَتَنْجِیْزُ عِتَابِیْ۔ ۱). یَا مَنْ اِلَیْهِ مَرْجِعِیْ وَمَالِیْ یَا مَنْ یَعْلَمُ هَوَاجِسَ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَّةَ خَطَائِیْ وَ یَعْلَمُ مَا عَنْهُ مَا هِیَّةَ عَمَلِیْ وَ حَقِیْقَةَ مَآلِیْ اِلٰهِیْ قَدْ عَجَزَتْ قُدْرَتِیْ وَ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ وَ تَاهَتْ فِکْرَتِیْ وَ اَشْکَلَتْ قَضِیَّتِیْ وَ اتَّسَعَتْ قِصَّتِیْ وَ سَاءَ تْ حَالَتِیْ وَ بَعُدَتْ اُمْنِیَّتِیْ وَ عَظُمَتْ حَسْرَتِیْ (وَ تَسَاعَدَتْ زِفْدَتِیْ۔ ۲) وَفَضَحَ مَکْنُوْنِ سِرِّیْ وَسَالَتْ دَمْعِیْ وَ اَنْتَ

---

(۱) یہاں تَنْجِیزُ کا آنا محال ہے۔ ممکن ہے کہ تَنَجُّز ہو اس سے معنیٰ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ ایک جگہ یہ عبارت تنجیز إعتابی وعتابی بھی ملتی ہے۔ واللہ اعلم

(۲) اصل عبارت تَصَاعَدَتْ ہے اور یہی مفہوم قریب بھی ہے، کہ میری طلب (کا پورا ہونا) مشکل ہوگئی ہے۔ (س۔ع۔د) سے باب تفاعل موجود بھی نہیں، اور معنیٰ بھی کامل نہیں رہتا۔

مَلْجَائِی وَ وَسِیلَتِیْ وَ اِلَیْکَ اَرْفَعُ بَثِّیْ وَ حُزْنِیْ وَ شِکَایَتِیْ وَ اَرْجُوکَ لِدَفْعِ مَلَامَتِیْ یَا مَنْ یَعْلَمُ سِرِّی وَ عَلَانِیَتِیْ اِلٰهِیْ بَابُکَ مَفْتُوحٌ لِلسَّائِلِ وَفَضْلُکَ مَبْذُوْلٌ لِلسَّائِلِیْنَ وَ اِلَیْکَ مُنْتَهَی الشَّکْوٰی وَ غَایَةُ الْوَسَائِلِ اِلٰهِیْ اِرْحَمْ وَمَعِیَ السَّائِلُ وَجِسْمِیَ النَّاحِلُ وَحَالِیَ الْحَائِلُ وَسَنَاءُ الْمَائِلُ یَا مَنْ اِلَیْهِ تُرْفَعُ الشَّکْوٰی یَا عَالِمَ السِّرِّ وَالنَّجْوٰی یَا مَنْ یَسْمَعُ وَیَرٰی وَ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی یَا رَبَّ الْاَرْضِ وَ السَّمَاءِ یَا مَنْ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یَا صَاحِبَ الدَّوَامِ وَالْبَقَاءِ عَبْدُکَ قَدْ ضَاقَتْ بِهِ الْاَسْبَابُ وَ غَلِقَتْ دُوْنَهُ الْاَبْوَابُ وَ تَعَذَّرَ عَلَیْهِ سُلُوکُ طَرِیْقِ الصَّوَابِ وَازْدَادَ بِهِ الْهَمُّ وَالْغَمُّ وَالْاِکْتِیَابُ وَ انْقَضٰی عُمُرُهُ وَ لَمْ یُفْتَحْ لَهُ اِلٰی فَیْحِ تِلْکَ الْخُضْرَاتِ وَ مَنَاهِلِ الصَّفْوِ وَ دَرَجَاتِ الْبَابِ وَ تَصَرَّمَتْ اَیَّامُهُ وَ النَّفْسُ رَاتِعَةٌ فِیْ مَیْدَانِ الْغَفْلَةِ وَ دَنِیِّ الْاِکْتِسَابِ وَ اَنْتَ الْمَرْجُوُّ لِکَشْفِ هٰذَا الْمُصَابِ یَا مَنْ اِذَا دُعِیَ اَجَابَ یَا عَظِیْمَ الْجَنَابِ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ لَا تَحْجُبْ دَعْوَتِیْ وَلَا تَرُدَّ مَسْأَلَتِیْ وَلَا تَدَعْنِیْ بِحَسْرَتِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ وَارْحَمْ عَجْزِیْ وَفَاقَتِیْ فَقَدْ ضَاقَ صَدْرِیْ وَتَاهَ فِکْرِیْ وَ تَحَیَّرْتُ فِیْ اَمْرِیْ وَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِسِرِّیْ وَجَهْرِیْ، اَلْمَالِکُ لِنَفْعِیْ وَضَرِّیْ اَلْقَادِرُ عَلٰی تَفْرِیْجِ کَرْبِیْ وَ تَیْسِیْرِ عُسْرِیْ رَبِّ ارْحَمْ مَنْ عَظُمَ مَرَضُهُ وَ عَزَّ شِفَاءُهٗ وَکَثُرَ دَاؤُهٗ وَ قَلَّ دَوَاءُهٗ وَ ضَعُفَتْ حِیْلَتُهٗ وَ قَوِیَ بَلَاءُهٗ وَاَنْتَ مَلْجَاءُهٗ وَ رَجَاءُهٗ وَغَوْثُهٗ وَ شِفَاءُهٗ یَا مَنْ عَمَرَ الْعِبَادَ فَضْلُهٗ وَ عَطَائُهٗ وَ وَسِعَ الْبَرِیَّةَ جُوْدُهٗ وَ نَعْمَاؤُهٗ ه هَا اَنَا عَبْدُکَ مُحْتَاجٌ اِلٰی مَا عِنْدَکَ، فَقِیْرٌ اَنْتَظِرُ جُوْدَکَ وَرِفْدَکَ، مُذْنِبٌ اَسْاَلُکَ مِنْکَ الْغُفْرَانَ، خَائِفٌ اَطْلُبُ مِنْکَ

الصَّفح وَالْامَانَ، عَصِیٌ فَعَسَی تَوبَةٌ تَجلُوْ اَنوارُهَا ظُلُماتِ الْأَساتِ وَالْعِصیانِ سَائِلٌ بَاسِطٌ یَدَ الْفَاقَةِ الْکُلِیَةِ اَسْأَلُکَ مِنکَ الْجُوْدَ وَالْإِحْسَانَ الْکُلِّیَ، مَسْجُوْنٌ مَقَیَّدٌ فَعَسَی اَنْ یَفُکَّ قَیْدَهُ وَیُطْلَقَ مِنْ سِجْنِ حِجابِهِ اِلٰی فَیْحِ حَضَراتِ الشَّهُوْدِ وَالْعِیانِ، جائِعٌ عَارٍ فَعَسَی أَنْ یُطْعَمَ مِنْ ثَمَراتِ التَّقَرُّبِ وَ یُکْسَیٰ مِنْ حُلَلِ الْاِیْمانِ ظَمْآنٌ ظَمْآنٌ اَیَّ ظَمْآنٍ یَتَاَجَّجُ فِیْ اَحْشَائِهِ لَهَبُ النِّیْرَانِ فَعَسَی اَنْ یُبَرَّدَ عَنهُ لَهَبُ نِیْرانِ الْکَرْبِ وَ یُسْقٰی مِنْ شَرابِ الْحُبِّ وَ یُکْرَعَ مِنْ کَاسَاتِ الْقُرْبِ وَ یَذْهَبَ عَنهُ الْبُؤُوسُ وَالْآلامُ وَالْاَحْزانُ وَ یَنْعُمَ مِنْ بَعْدِ بُؤُوسِهِ وَ اَلَمِهِ وَحُزْنِهِ وَ یُشْفٰی مِنْ مَرَضِهِ وَسَقْمِهِ حَتّٰی کَانَ مَا کَانَ نَارٌ، غَرِیْبٌ مُصَابٌ قَدْ بَعُدَ عَنِ الْاَهْلِ وَالْاَوْطَانِ فَعَسَی اَنْ یَزُوْلَ عَنهُ هٰذَا التَّعْبُ وَالشَّقَاءُ وَ یَقُوْدَ لَهُ الْقُرْبُ وَاللِّقاءُ وَ یَنْزِلَ لَهُ السَّلْعُ وَالْبَقاءُ وَ یَلُوْحَ لَهُ الْاَثْلُ وَالْبَانُ وَیَنالَهُ اللُّطْفُ وتَحُلَّ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ وَالرِّضْوانُ یا عَظِیْمُ یا مَنَّانُ یا رَحِیْمُ یا رَحْمٰنُ یا صَاحِبَ الْجُوْدِ وَالْاِمْتِنانِ وَالرَّحْمَةِ الْغُفْرانِ یا رَبِّ یا رَبِّ ارْحَمْ مَنْ ضَاقَتْ عَلَیْهِ الْاَکْوَانُ وَلَمْ یُؤْنِسْهُ الثَّقْلانُ وَقَدْ اَصْبَحَ مُوَلَّهًا حَیْرانٌ وَاَضْحٰی غَرِیْبًا وَلَوْ کانَ فِی الْاَهْلِ وَالْاَوْطَانِ مُزْعَجٌ لا یَاوِیْهِ مَکانٌ قَلِقٌ وَلا یُنْهِیْهِ عَنْ بَثِّهِ وَحَیْرَتِهِ تَغْیِیْرُ الْاَزْمانِ مُسْتَوحِشٌ لا یَاْنِسُ قَلْبُهُ بِانْسٍ وَلا جَانٍ هَلْ فِی الْوُجُوْدِ رَبٌّ سِوَاکَ فَیُدْعٰی اَمْ فِی الْمَمْلَکَةِ اِلٰهٌ غَیْرُکَ فَیُرْجٰی اَمْ هَلْ کَرِیْمٌ غَیْرُکَ فَیُطْلَبُ مِنْهُ الْعَطاءُ اَمْ هَلْ حَاکِمٌ غَیْرُکَ فَتُرْفَعُ اِلَیْهِ الشَّکْوٰی اَمْ هَلْ مَنْ یُحالُ الْعَبْدُ الْفَقِیْرُعلیه اَمْ هَلْ مَنْ تُبْسَطُ الْاَکُفُّ وَتُرْفَعُ الْحَاجَاتُ فَلَیْسَ اِلَّا کَرَمُکَ وَجُوْدُکَ یا مَنْ لا مَلْجَأَ مِنْهُ اِلَّا عَلَیْهِ یا مَنْ

يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ وَلَا غَيْرُکَ هٰهُنَا كَرِيْمٌ فَيُرجىٰ اَمْ جَوادٌ غَيْرُکَ فَيُسْأَلُ مِنهُ الْعَطَاءُ يَا رَبِّ قَدْ جَفَانِىَ الْقَرِيْبُ وَ مَلَّنِى طَبِيْبٌ وَشَمِتَ بِىَ الْعَدُوُّ وَالرَّقِيْبُ وَاشْتَدَّ بِىَ الْكَرْبُ وَالنَّجِيْبُ وَاَنْتَ الْوَدُوْدُ وَالْقَرِيْبُ الرَّؤُفُ الْمُجِيْبُ، رَبِّ اِلٰى مَنْ اَشْتَكِىْ وَاَنْتَ الْعَلِيْمُ الْقَادِرُ اَمْ بِمَنِ اسْتَنْصِرُ وَ اَنْتَ الْوَالِىُ النَّاصِرُ اَمْ اِلٰى مَنْ اَلْتَجِئُ وَاَنْتَ الْكَرِيْمُ السَّاتِرُ اَمْ مَنْ ذَالَّذِىْ يَجْبِرُ كِسْرِىْ وَ اَنْتَ لِلْقُلُوْبِ جابِرٌ اَمْ مَنْ ذَالَّذِىْ يَغْفِرُ عَظِيْمَ ذَنْبِىْ وَاَنْتَ الرَّحِيْمُ الْغَافِرُ يَا عَالِمًا بِمَا فِى السَّرَائِرِ يَا مَنْ هُوَ الْمُطَّلِعُ عَلٰى مَكْنُوْنِ الضَّمَائِرِ يَا مَنْ هُوَ فَوْقَ عِبَادِهٖ قَاهِرٌ يَا مَنْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ يَا رَبَّ كُلِّ شَىْءٍ قُدْرَتُکَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ اِغْفِرْلِىْ كُلَّ شَىْءٍ حَتّٰى لَا تَسْأَلَنِىْ عَنْ شَىْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ يَا مَنْ لَا يَضُرُّهٗ شَىْءٌ وَلَا يَنفعهٗ شىٔ ولايغلبهٗ شئا وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَىْءٌ وَلَا يُؤَدُهٗ شَىٌّ ولا يَستعِين عن شىٔولا يَشغُلُهٗ شئ عَنْ شَئٍ وَلَا يُشْبِهُهٗ شَئٌ وَلَا يُعجِزُهٗ شَئٌ يَامَنْ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَّةِ كُلِّ شَئٍ وَبِيَدِهٖ مَقَالِيْدُ كُلِّ شَئٍ اصرف كل ش و بارک لى فى كل شئٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلَ كُلِّ شَئٍ وَبَعْدَ كُلِّ شَئٍ واوّلُ كل شئ وآخِرُ كل شئ وظاهر كل شَئٍ وَ بَاطِنُ كُلِّ شَئٍ وَمُحْصِىْ كُلَّ شَئٍ وَمُبْدِئُ كُلَّ شَئٍ وَمُمِيْتُ كُلَّ شَئٍ وَخَالِقُ كُلَّ شَئٍ وَرَازِقُ كُلَّ شَئٍ وَمُحِيْطُ كُلِّ شَئٍ وَ بَصِيْرُ كُلَّ شَئٍ وَشَهِيْدٌ عَلٰى كُلِّ شَئٍ وَرَقِيْبٌ عَلٰى كُلِّ شَئٍ وَقَائِمٌ عَلٰى كُلِّ شَئٍ وَمُهَيْمِنٌ عَلٰى كُلِّ شَئٍ وَوارِثُ عَلٰى كُلِّ شَئٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَئٍ اغْفِرلِىْ كُلَّ شَئٍ حَتّٰى لَا تَسْأَلَنِىْ عَنْ شَئٍ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ آمِنٌ مِنْ كُلِّ شَئٍ وَكُلُّ شَئٍ خَائِفٌ مِنْکَ.

فَـامِـنکَ مِـنْ کُـلِّ شَـیْءٍ وَخَـوْفُ کُـلِّ شَـیْءٍ مِنکَ اِغْفِرلِی کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی لَا تَسْـأَلَنِی عَنْ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اللھم یَـا رَجَـاءَ الْـمُـؤْمِـنِـیْـنَ لَا تُـخَـیِّـبْ رَجَائِیْ یَا غِیَاثَ الْمُستَغِیْثِیْنَ اَلْغِیَاثُ اَلْغِیَاثُ اَلْـغِـیَـاثُ اَغِثْنِیْ یَا غَوْثَ الْمُسْلِمِیْنَ اَعِنِّیْ یَا حَبِیْبَ التَّائِبِیْنَ تُبْ عَلَیَّ بِحَقِّ جَاهِ مُـحَـمَّـدٍ سَیِّدِ الْمُرسَلِیْنَ وَ الْمُصْطَفٰی الْاَمِیْنِ○ یَـا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَـلِّـمُـوْا تَسْـلِیْـمًا کَثِیْرًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَـلِّـمْ بِـعَـدَدِ مَـعْـلُوْمٍ لَکَ سُبْحَانَ رَبِّنَا رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْـمُـرْسَـلِـیْـنَ وَالْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اِلٰھِیْ مَنِ الَّذِیْ دَعَاکَ فَلَمْ تُجِبْهُ وَ مَنِ الَّذِیْ اسْتَجَارَکَ فَلَمْ تُجِرْهُ وَمَنِ الَّـذِیْ اسْـتَـعَـانَـکَ فَلَمْ تُعِنْهُ وَمَنِ الَّذِی اسْتَغَاثَ بِکَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَاغَوْثَا وَ اغَوْثَا وَغَـوْثَـا اَغِثْنِـیْ یَـا غِـیَـاثَ الْـمُـسْـتَـغِـیْثِـیْـنَ اَغِثْـنِـیْ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا خَیْرَ الـنَّـاصِـرِیْـنَ اَغِثْنِیْ یَا حَبِیْبَ التَّائِبِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا سَاتِرَ الْمَعْیُوْبِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا نَاصِرَ الْـمُـضْـطَـرِّیْنَ اَغِثْنِیْ یَا کَاشِفَ الْمَکْرُوْبِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا مُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا شَـفِـیْـعَ الْـمُـذْنِـبِـیْـنَ اَغِثْنِیْ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ اَغِثْنِیْ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ یَا سُلْطَانُ یَا بُرْھَانُ اَغِثْنِیْ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

''اللہ کے نام سے شروع نہایت مہربان، رحم والا ہے کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر و ہم پلہ نہیں۔ اس کے اچھے نام اور اسکی صفات بلند ہیں۔ زمین و آسمان میں اس کی اعلیٰ مثال ہے اور وہ غالب

اور حکمت والا ہے اس کی مثل کوئی شئے نہیں اور وہ سمیع وبصیر ہے آنکھیں اسے نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ رہا ہے وہ لطیف وخبیر ہے وہی اول ہے وہی آخر ہے وہ اپنی قدرت کے لحاظ سے ظاہر اور اپنی ذات کے لحاظ سے پوشیدہ ہے اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہمارے لئے اتارا گیا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو عطا کیا گیا ہم ان کے بارے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار جو کچھ تو نے اتارا ہم اس پر ایمان لائے اور رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی اطاعت واتباع کی ہمیں گواہوں میں شمار کر لے۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں اور رسولوں پر۔ آخرت کے دن پر اور اچھی و بری شریں و تلخ تقدیر پر۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیرے ساتھ تیرے اسمائے حسنیٰ اور صفات کے ساتھ اور جن جن چیزوں سے تو اپنی بلند ذات کے ساتھ موصوف ہے۔ ایمان لائے اس طرح جو تیری ذات کی عظمت کے مناسب ہو اور اس طرح کہ جس طرح تو اپنی ربوبیت میں عظیم ہے۔ اور اس طرح جو تیری الٰہیت کے کمال میں تیرے لائق ہے ہم تیری کتابوں، رسولوں اور تیرے رسول مقبول محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر ایمان لائے اور جو کچھ وہ تیری مرضی سے تیرے پاس سے لائے اور اس طور پر جس طرح وہ پسند کریں اور تو راضی ہو اور اس طرح جو ترے عظیم علم میں ہے اے پوشیدہ اور چھپی ہوئی چیزوں کا علم رکھنے والے۔ اے زمین وآسمان کو قائم رکھنے والے ہم عاجز وقاصر ہیں ہر قسم کی کجی اور لغزش سے تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور جو کچھ تو نے حکم دیا ہے فعل، قول، وعدہ اور عمل کے متعلق اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ بلند ہے اللہ کی ذات جو سلطان باختیار ہے جو ثابت ہے، حق کو واضح کرنے والا ہے کوئی معبود نہیں سوائے اس

کے وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اس کی ذات پاک اور بلند ہے ان باتوں سے جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں وہ آسمان وزمین کا موجد ہے اس کی اولاد کیونکر ہوگی کیونکہ اس کی کوئی بیوی نہ تھی، اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ ہمیں اسی ایمان پر زندہ رکھ اور اسی پر موت دے۔ اسی پر ہمیں دوبارہ زندہ فرما اور ہمیں اس کے حقائق کی طرف رہنمائی فرما اے سب جہانوں کے پروردگار اے وہ جو سب چیزوں سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے۔

اور ہر شے پر اس کی قدرت ظاہر ہے اور ہر شے میں وہ پوشیدہ ہے اے سب روشنیوں کے روشن کرنے والے، رازوں کے جاننے والے، رات اور دن کی تدبیر فرمانے والے۔ اے مالک، قوی وغالب، غلبہ ودبدبہ رکھنے والے۔ بخشنے والے، غیبوں کو جاننے والے دلوں کو پھیرنے والے۔ گناہوں کو بخشنے والے، عیبوں کو چھپانے والے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول کامل، فاتح، خاتم الانبیاء اور اپنے رسول صادق وامین ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیج اور ہمارے آقا محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیج اور ہمارے آقا ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو وسیلہ وفضیلت، شفاعت اور بلند وبالا مقامات عطا فرما اور آپ کو مقام محمود، مقام شفاعت اور مقام رضا پر مبعوث فرما اور انہیں اپنے رسولِ منتخب کا مقام عطا فرما۔ اے اللہ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیج اور آپ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجا اور آپ کو اپنی برکتوں سے نواز اور آپ کی اولاد کو جس طرح تو نے سب جہانوں میں ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں بے شک تو ہی قابل ستائش اور عظمت والا ہے آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیج اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اپنی رضا کے مطابق اور آپ کی اولاد اور اصحاب نامدار پر کثیر اور مبارک سلام اے اللہ ہم تیرے اسمائے حسنی۔ صفات عالیہ کامل کلمات کتب منزلہ، تیری پیاری کتاب اور تیرے بندے اور رسول محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل سوال کرتے ہیں۔ اے تمام ربوں

کے پروردگار، جلدی محاسبہ کرنے والے، اے وہ ذات کریم جس سے دعا کی جائے تو قبول فرماتا ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ مہربان، قریب، دعا قبول کرنے والے اشتیاق رکھنے والے، احسان کرنے والے، عظمت و بزرگی والے، اے بذات خود زندہ اور دوسروں کو زندہ وقائم رکھنے والے ہمیں نیک اور اچھے گروہ سے بنا اور جو دو راستوں میں سے دایاں راستہ اختیار کرنے والے ہیں ان سے بنا۔ اپنی شان رحیمی سے رحم فرما۔ اپنی عصمت کے ساتھ ہماری حفاظت فرما ہمیں اپنے لئے عاجزی وانکساری عطا فرما تا کہ ہم کامیاب ہونے والوں میں شامل ہو جائیں اور ہمیں اپنی جناب میں عاجز و رام کر دے۔ تا کہ ہم واصلین میں شمار ہوں اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اے اللہ ہم تجھ سے تقویٰ پاکیزگی، عفت اور غنا کا سوال کرتے ہیں اے اللہ ہم تجھی سے جلدی یا دیر سے آنے والی ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں جس کا ہمیں علم ہے اور جو ہمیں معلوم نہیں اے اللہ ہم تجھ سے اس بھلائی اور خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے بندے اور نبی محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے تجھ سے سوال کیا۔

اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے بندے اور نبی محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے پناہ مانگی اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں، تجھ سے ہی مدد مانگی جاتی ہے تیرے ساتھ ہی مدد حاصل کی جاتی ہے اور تجھ پر ہی توکل کیا جاتا ہے۔ سب قوت و طاقت تو ہی دینے والا ہے۔ اے اللہ تو میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر حسب استطاعت قائم ہوں اور جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمت جو مجھ پر کی گئی ہے، کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے گناہ معاف کر دے بے شک تیرے سوا

کوئی اور گناہ بخشنے والا نہیں۔ میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے اے اللہ ہم خوف کے ساتھ ہونے، شوق کے زیادہ ہونے، علم کے ثابت رہنے اور فکر و تدبر کے ہمیشہ رہنے کا سوال کرتے ہیں اور رازوں کے راز کا سوال کرتے ہیں جو نقصان سے روکنے والا ہو یہاں تک کہ ہم گناہ پر قائم نہ رہ سکیں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں ان کلمات کے ذریعے عمل کی ہدایت دے۔ وہ کلمات جو تو نے ہمارے لئے اپنے رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی زبان اقدس پر جاری کئے اور اپنے خلیل ابراہیم کو ان کے ساتھ آزمائش میں ڈالا اور ان کو مکمل کیا تو نے فرمایا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں حضرت ابراہیم نے عرض کیا اور میری اولاد سے بھی تو فرمایا میرے عہد کو ظالم لوگ نہ پاسکیں گے، پس ہمیں ان اچھے مسلمانوں میں سے بنا جو اس کی اولاد سے ہیں اور آدم و نوح کی اولاد سے ہیں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں متقی اماموں کے راستے کا، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے ساتھ، اللہ کی طرف سے، اللہ کی طرف اور اللہ پر ہی توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں اللہ ہی مجھے کافی ہے میں اللہ پر ایمان لایا۔ میں اللہ پر راضی ہوا اور اللہ پر ہی بھروسہ کیا نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ گناہ سے گریز کی کوئی صورت مگر اللہ کی ہی توفیق سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے۔ بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ اے بلند و عظیم بردبار و علم رکھنے والے، سننے والے، دیکھنے والے ارادہ فرمانے والے، بذات خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والے، اے رحمٰن و رحیم، اے وہ ہستی، اے اول و آخر، ظاہر و باطن، جلال و عظمت کے مالک اے اللہ اپنے نور سے اپنی طرف ہماری رہنمائی فرما اور اپنے حضور سچی بندگی کے ساتھ قائم رکھ۔ ہماری زبانوں کو اپنے ذکر سے تر و تازہ رکھ ہمارے نفسوں کو اپنے حکم کا مطیع بنا۔ ہمارے دلوں کو اپنی معرفت اور عرفان سے بھر دے۔

ہماری روحوں کو اپنے مشاہدہ سے مکرم فرما اور ہمارے اسرار (دل میں وہ جگہ جو معرفت الٰہی کا محل ہے) کو اپنے قرب سے نواز، اور اپنی نافرمانی سے باز رہنے والا بنا۔ تو سب چیزوں پر قادر ہے اے وہ ذات جس کے قرب اور اس کے انوار کے سوا کسی دل کو سکون حاصل نہیں ہوتا اور کوئی بندہ اس کے لطف و کرم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور کوئی وجود اس کی امداد کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا۔ اے وہ ذات پاک جس کی مناجات اور اسرار سے نیک بندوں اور زندہ اولیاء مقربین نے انس و محبت حاصل کی اے وہ ہستی جس نے موت و حیات دی، فقر و غنا عطا کی، سعادتمند اور بدبخت بنایا۔ کسی کو گمراہ بنایا اور کسی کو ہدایت کے راستے پر چلایا، کسی کو آزمائش میں ڈالا اور کسی کو معاف فرما دیا، اسی نے قضا و قدر کو پیدا کیا اور ہر شے کا اندازہ اپنی عظیم تدبیر سے کیا۔ اس کے اندازے سبقت لے گئے اے میرے مالک تیرے در کے سوا میں کس در کا رخ کروں جبکہ تو ہی بزرگ و برتر ہے۔ سب قوت تیری ہی توفیق سے ہے۔ اے میرے پروردگار میں کہاں کا ارادہ کروں جبکہ تو ہی میری منزل مراد ہے اور میں کس کی بارگاہ میں جاؤں جبکہ تو ہی ثابت و موجود ہے اور کون ہے جو مجھے عطا کرے گا جبکہ صرف تو ہی صاحب جود و سخا ہے، کس کے آگے دست سوال دراز کروں حالانکہ صرف تو ہی پروردگار و معبود ہے اے میرے پروردگار مجھ پر اپنی نعمتیں پوری فرما تاکہ میں تیرے سوا کسی اور کے آگے شکایت نہ کروں میرے لئے پورا اور لازم کر کہ میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہ کروں۔ اے وہ ذات پاک جس پر متوکلین توکل کرتے ہیں۔ اے وہ ہستی جس کی بارگاہ میں خوفزدہ لوگ پناہ لیتے ہیں۔ اے وہ ذات جس کے کرم اور اچھے ثواب سے امیدوار اپنی امیدیں باندھتے ہیں۔ اے وہ ذات پاک جس کی سلطنت کی عظمت اور عظیم رحمت و کرم سے برقرار لوگ مدد مانگتے ہیں۔ اے فریاد رس میری مدد فرما۔ اے وہ ہستی جس کی وسیع عطا، عمدہ فضل و کرم اور

نعمتوں کے آگے ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں اور سائل خوشی سے سوال کرتے ہیں اے میرے رب مجھے ان لوگوں سے بنا جنہوں نے توکل کیا اور مجھے خوف سے امن دے جب میں تیرے حضور پہنچوں اور جب میں تیرے سامنے آؤں تو میری امید کو ناکام نہ فرما، اے قریب۔ دعائیں قبول کرنے والے اے سننے والے، قریب۔ اے اللہ بے شک ہم گمراہ ہیں ہمیں ہدایت دے۔ ہم کمزور ہیں ہمیں طاقت دے۔ ہم فقیر ہیں ہمیں تونگر کردے، ہم گناہگار ہیں ہماری بخشش فرما۔ اے نور اے ہادی اے غنی اے بخشنے والے رحم فرمانے والے۔ اے اللہ اپنی رحمت سے ہماری مدد فرما اور اپنے پوشیدہ علم سے ہمیں علم عطا فرما۔ اور اپنے پسندیدہ دین پر ہمیں ثابت قدم رکھ۔ ہمیں ان لوگوں سے بنا جن پر تو نے بھلائی کی ہے اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں دنیا میں تیری بندگی کا اور گناہوں سے دور بھاگنے کا اور آخرت میں تیری جنت تیرے دیدار اور تیرے عذاب سے محفوظ رہنے کا۔ اے اللہ ہمیں دنیا میں ایمان اور اطاعت کے ساتھ زندہ رکھ اور اسلام اور توبہ پر وفات دے۔ اور ہمیں سوال کے وقت ثابت قدمی عطا فرما۔ اور ہمیں ان لوگوں سے بنا جو کتاب دائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور فزع اکبر کے دن ہمیں امن والوں سے بنا۔ اور صراط مستقیم پر ہمارے قدم ثابت رکھ اور ہمیں اپنی رحمت اور کرم سے جنت نعیم تک پہنچا دے۔ اپنی بردباری اور عفو درگزر سے ہمیں دردناک عذاب سے نجات دے۔ اے اللہ، اپنے لطف سے نیکی کرنے والے، رحیم و حلیم و کریم اے اللہ ہم کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں، ہم تنگدست ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ کمزور ہیں، ہم میں طاقت نہیں، ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر چیز کا معاملہ تیری طرف لوٹنے والا ہے، اے اللہ جس چیز کا تو نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کیلئے ہمیں توفیق عطا فرما، جس چیز کا مکلف ٹھہرایا ہے اس پر مدد فرما۔ اپنے فضل و رحمت سے ہمیں ہر شے سے استغنا فرما اپنے کرم

اور عنایت سے فوت شدہ کی تلافی فرما۔ اپنی قوت و طاقت سے ہماری مدد فرما' کہ ہم تیری طرف ہی متوجہ ہوں اے سلطان با اختیار، قادر مطلق، سمیع و بصیر اے اللہ وہ چیز جس سے ہماری بصارت قاصر ہے اور وہ بھلائی جس کا تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو دینے کا وعدہ کیا اور ہم اس کے بارے سوال نہ کر سکے یا ایسی بھلائی جو تو اپنے کسی بندے کو عطا فرمانے والا ہے، ہم اس کی خواہش رکھتے ہیں اور تیری رحمت سے اسی کا سوال کرتے ہیں۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ میں اپنی قوت کے کمزور ہونے، حیلہ کی کمی اور لوگوں کی نظروں میں ہلکا ہونے کی تجھ سے ہی شکایت کرتا ہوں تو ہی کمزوروں کا رب ہے۔ تو ہی میرا رب ہے اس شخص کی طرف جو مجھے کسی بعید دشمن کے سپرد کر دے جو مجھے سختی و ترش روئی سے پیش آئے اور اس دوست کے بارے میں جس کے سپرد تو نے میرا معاملہ کیا ہے۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی دشمن نہیں ہے جس کے سپرد تو نے میرا معاملہ کیا۔ اگر تو مجھ پر ناراض نہ ہو تو مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں لیکن تیرا عفو و درگزر بہت وسیع ہے، میں تیری ذات کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس کے آگے اندھیرے روشن ہو گئے اور دنیا و آخرت کا معاملہ درست ہو گیا۔ اور اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر اترے یا تیرا غصہ مجھ پر نازل ہو تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریف ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور سب قوت و طاقت تیری ہی توفیق سے ہے اے میرے پروردگار میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اگر احوال بدل جائیں اور میرا سوال رک جائے تو میں تیری جانب ہی شکایت کرتا ہوں۔ اے وہ ذات جس کے لطف و کرم اور نیک جزاؤں کے ساتھ میری آرزوئیں لٹکی ہوئی ہیں اور جس پر میرا خفیہ حال پوشیدہ نہیں ہے اور جو میرا انجام کار دیکھ رہا ہے۔ اے میرے مالک میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور میرے تمام امور تیری طرف ہی لوٹتے ہیں میرے حالات تجھ پر مخفی نہیں۔ میرے غموں اور پریشانیوں کا

تجھے علم ہے۔ میری مصیبت بہت ہو چکی ہے۔ تکالیف بڑھ چکی ہیں۔ میری جوانی کی تروتازگی مرجھا گئی ہے میری شراب کی صفائی مکدر ہو گئی ہے۔ اور مجھ پر غموں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں میرے مطالبات بہت پیچھے رہ گئے ہیں، مجھ پر عتاب پورا چکا ہے۔ اے وہ ہستی جس کی طرف مجھے لوٹنا ہے جو میرے دل میں گزرنے والے معمولی خیال کو بھی جانتا ہے اور میری ظاہر خطاؤں کو بھی۔ وہ میرے کاموں کی حقیقت و ماہیت کو جانتا ہے۔ اے میرے مالک میری طاقت عاجز آ گئی ہے میرا حیلہ کم ہو گیا ہے۔ میری قوت کمزور ہو گئی ہے۔ میری فکر پریشان ہے۔ میرا معاملہ مشکل ہو گیا ہے میرا قصہ وسیع ہو گیا ہے میرا حال برا ہو گیا ہے، میری امید دور ہو گئی ہے حسرت بڑھ گئی ہے۔ میرا پیالہ بڑا ہو گیا ہے۔ میرا پوشیدہ راز ظاہر ہو گیا ہے، میرے آنسو جاری ہو گئے ہیں اور تو ہی میری پناہ گاہ ہے میں اپنی پراگندگی غم اور شکایت کو تیری طرف ہی اٹھاتا ہوں اور اپنی ملامت کو دور کرنے کے لئے تجھ سے ہی امید کرتا ہوں۔ اے وہ ذات جو میرے خفیہ اور ظاہر اعمال کو جانتی ہے۔ اے میرے مالک تیرا دروازہ سائل کے لئے کھلا ہے اور تیرا فضل سوال کرنے والوں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ میرا شکوہ تیری طرف ہی ختم ہوتا ہے اور میرے سب وسائل کی انتہا تو ہی ہے اے میرے اللہ رحم فرما اور میرے ساتھ ایک کمزور جسم سوال کرنے والا، پراگندہ حال اور خم ہونے والی پشت ہے اے وہ ذات جس کی طرف شکایت کی جاتی ہے۔ رازوں اور سرگوشیوں کے جاننے والے، سر و جہر کے سننے والے جو دیکھ رہا ہے اور منظر اعلیٰ پر براجمان ہے۔ اے زمین و آسمان کے مالک اسمائے حسنیٰ رکھنے والے۔ دوام و بقا والے۔ تیرے بندے پر تمام اسباب تنگ ہو گئے ہیں اور بند ہو گئے ہیں اور صحیح راستے پر چلنا اس کے لئے مشکل ہو گیا ہے غم، پریشانیوں اور مصیبتوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور عمر ختم ہونے کو ہے۔ اور ابھی تک ان سبزیوں کی خوشبو، صاف پانی کے چشموں اور

دروازوں کی سیڑھیوں تک اس کی رسائی نہیں، اس کے دن بیت چکے ہیں اور نفس ابھی تک غفلت اور گھٹیا کمائی کے میدان میں چر رہا ہے اور اس مصیبت سے چھٹکارے میں تجھ سے ہی امید کی جاتی ہے۔ اے وہ ہستی جسے پکارا جائے تو جواب دیتی ہے اے عظیم مرتبے والے۔ تمام ربوں کے رب اے پروردگار میری دعا کو نہ چھپا میرے سوال کو رد نہ فرما، مجھے میری حسرت کے ساتھ نہ چھوڑ۔ مجھے میری قوت و طاقت کے سپرد نہ فرما۔ میری عاجزی اور فاقہ پر رحم فرما میرا سینہ تنگ ہو گیا ہے۔ میری فکر پریشان ہے۔ اپنے معاملے میں حیران ہوں اور تو میرے خفیہ و ظاہر کو جاننے والا ہے میرے نفع و نقصان کا مالک تو ہے میری تکلیف کو دور کرنے اور تنگی کو آسان کرنے پر قادر ہے۔ اے رب اس پر رحم فرما، جس کی مرض بڑھ گئی ہے اس کی شفا مشکل ہو گئی ہے اس کی بیماری بڑھ گئی ہے اور دوا کم ہو گئی ہے۔ حیلہ کمزور پڑ گیا ہے مصیبت و آزمائش مضبوط ہو گئی ہے اور تو ہی اس کا ملجا ہے اور اس کی امید ہے، تو ہی اس کا مددگار اور شفا دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جس کا فضل اور عطا بندوں کی آبادی کا باعث ہے اور اس کا جود اور نعمتیں مخلوق پر وسیع ہیں۔ ہاں میں تیرا بندہ ہوں، جو کچھ تیرے پاس ہے اس کا محتاج ہوں میں فقیر ہوں تیری سخاوت اور عطیات کا منتظر ہوں۔ گناہگار ہوں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں۔ خوفزدہ ہوں تجھ سے معافی اور امان چاہتا ہوں نافرمان ہوں شاید توبہ غلطیوں، برائیوں اور نافرمانیوں کے اندھیروں کو روشن کرے۔ سوال کرنے والا ہوں، مکمل فاقہ کے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں تجھ سے کامل احسان و جود کا سوال کرتا ہوں۔ قید و بند میں مبتلا ہوں شاید کہ قید کھول دی جائے اور بندہ عاجز حجاب کی قید سے آزاد ہو کر بارگاہ میں حاضر ہو جائے، بندہ بھوکا اور ننگا ہے شاید تقرب کے پھل کھائے اور ایمان کی خلعت پہنے۔ پیاسا ہے، پیاسا ہے کتنا پیاسا ہے اس کے پیٹ میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں شاید کہ تکالیف کی آگ

کے شعلے اس پر ٹھنڈے ہو جائیں اور محبت کی شراب اسے پینا نصیب ہو جائے۔ اور قرب وصال کے پیالوں سے ایک گھونٹ مل جائے اور تنگدستی اور درد و غم اس سے دور ہو جائیں اور الم وحزن کے بعد آسودہ حال ہو جائے اور اپنے مرض و بیماری سے شفا پائے۔ یہاں تک کہ اس کی پہلی سی حالت ہو جائے بندہ اجنبی ہے مصیبت میں مبتلا ہے اپنے گھر اور وطن سے دور ہو گیا ہے شاید کہ یہ مصیبت اور بدبختی اس سے دور ہو جائے اور اسے قرب و وصال نصیب ہو جائے۔ اور اس کے لئے بقاء و دوام نازل ہو اور اثل و بان کے درخت اس کے لئے روشن ہو جائیں، اس کو لطف و کرم حاصل ہو جائے اور اس پر رحمت و رضوان کا نزول ہو۔ اے عظیم، احسان فرمانے والے رحیم و کریم صاحب سخا و احسان اور رحمت و مغفرت کے مالک۔ اے پروردگار اس بندہ پر رحم فرما جس پر کائنات تنگ ہو گئی ہے اور جن و انساں میں اس کا کوئی انیس نہیں، وہ از خود رفتہ ہے۔ حیران و پریشان ہے۔ اجنبی ہو گیا ہے اگرچہ وہ اپنے اہل و عیال اور وطن میں ہی کیوں نہ ہو، پریشان ہے کسی مکان میں اسے پناہ نہیں ملتی۔ مضطرب ہے زمانہ کی تبدیلی اس کی پراگندگی اور حیرانگی ختم نہیں کر سکتی وحشت و تنہائی میں مبتلا ہے اس کا دل جن و انس سے مانوس نہیں ہوتا۔ کیا تیرے سوا کسی اور رب کا بھی وجود ہے جسے پکارا جائے۔ یا تیرے سوا کائنات میں کوئی اور معبود ہے جس سے امید باندھی جائے۔ یا کوئی اور سخی ہے جس سے عطا مانگی جائے یا کوئی اور حاکم ہے جس کے آگے شکایت کی جائے یا کوئی اور ہے جس کے آگے بندہ فقیر ہاتھ پھیلائے اور اپنی حاجات پیش کرے۔ سوائے تیرے کرم اور سخا کے کوئی چارہ نہیں۔ اے وہ ذات جس کے سوا کوئی ملجا نہیں، جو پناہ دیتا ہے اور اسے کسی کی پناہ کی ضرورت نہیں اور تیرے سوا کوئی کریم نہیں جس سے امید کی جائے اور کوئی سخی نہیں جس سے عطا مانگی جائے۔ اے میرے رب قریب والوں نے مجھ سے جفا کی، طبیب نے مجھے مایوس

کردیا دشمن اور رقیب میری مصیبت پر خوش ہوئے تکلیف اور آہ وفریاد بڑھ گئی ہے تو ہی صالحین کو دوست رکھنے والا، سب سے زیادہ قریب، رؤف، دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اے میرے رب کس سے شکایت کروں جب کہ تو جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ یا میں کس سے مدد مانگوں جبکہ تو ہی والی وناصر ہے۔ یا میں کس سے التجا کروں درانحالیکہ تو کریم اور عیبوں کا چھپانے والا ہے، شکستہ دلوں کی اصلاح تیرے سوا کون کرے گا جبکہ تو دلوں کی اصلاح کرنے والا ہے یا کون ہے جو میرے بڑے بڑے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اے دل کے بھیدوں کو جاننے والے۔ اے ضمیر کی پوشیدہ باتوں پر اطلاع رکھنے والے۔ اے وہ ذات جس کا اپنے بندوں پر قبضہ وغلبہ ہے جو اول وآخر ہے۔ اے ہر شے کے مالک تیری قدرت ہر شے پر ہے۔ میرے سب گناہ بخش دے۔ یہاں تک کہ تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرے۔ اے وہ ہستی جس کے قبضہ قدرت میں ہر شے ہے۔ اے وہ ذات جسے کوئی چیز نہ تو نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی شے نفع دے سکتی ہے، نہ کوئی چیز اس پر غالب آسکتی ہے اور نہ کوئی چیز اس سے اوجھل ہوسکتی ہے۔ اسے نہ کوئی چیز تھکاتی ہے نہ وہ کسی چیز سے مدد مانگتا ہے اسے کوئی شے کسی شے سے غافل نہیں کرسکتی کوئی شے اس کے مشابہ نہیں ہوسکتی کوئی چیز اسے عاجز نہیں کرتی اے وہ ذات پاک جس کے ہاتھ میں ہر شے کی پیشانی ہے۔ اور ہر چیز کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں ہے۔ میں ہر چیز سے کنارہ کش ہوتا ہوں میرے لئے ہر چیز میں برکت دے اے وہ ذات جو ہر شے سے قبل اور ہر شے کے بعد ہے اور ہر شے سے پہلے اور ہر شے کا آخر ہے۔ جو اپنی قدرت کے لحاظ سے ہر چیز میں ظاہر ہے اور ذات کے لحاظ سے ہر چیز میں پوشیدہ ہے۔ ہر چیز کا شمار کرنے والا ہے، ایجاد کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، موت دینے والا، پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، احاطہ کرنے والا، دیکھنے والا، حاضر

نگہبان، قائم، حفاظت کرنے والا اور ہر شے کا وارث ہے۔ اے وہ ذات جس کے قبضہ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ میرے تمام گناہ معاف فرمادے۔ یہاں تک کہ تو مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرے۔ بلاشبہ تو سننے والا، جاننے والا ہے اے اللہ تو ہر چیز سے امن دینے والا ہے ہر چیز تجھ سے خوفزدہ ہے۔ تیرا امن ہر چیز سے ہے اور ہر چیز کا خوف تجھ سے ہے۔ میرے سب گناہ معاف فرمادے۔ یہاں تک کہ تو مجھ سے کسی قسم کا سوال نہ کرے۔ اے وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں زمین و آسمان کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ، اے ایمان والوں کی امید، میری امید ناکام نہ فرما۔ اے فریادیوں کی فریاد سننے والے میری مدد فرما۔ اے مسلمانوں کے غوث میری فریاد رسی فرما۔ اے توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھنے والے، سید المرسلین صادق و امین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے طفیل میری توبہ قبول فرما۔ اے ایمان والو آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیجو اور آپ پر برکت و سلام نازل فرما اتنی تعداد میں جو تجھے معلوم ہے۔ ہمارا رب عزت والا رب پاک ہے اس سے جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں اور تمام رسولوں پر سلام ہو۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار عالم ہے۔ اے اللہ ہمارا خاتمہ بالخیر فرما اور اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اور آپ کی تمام آل پر درود بھیج۔

الٰہی کون ہے جس نے تجھ سے دعا کی اور تو نے قبول نہ فرمائی ہو کون ہے جس نے تیری پناہ طلب کی اور تو نے پناہ نہ دی کون ہے جس نے تجھ سے مدد مانگی اور تو نے مدد نہ کی۔ کون ہے جس نے تجھ سے فریاد کی اور تو نے فریاد رسی نہ کی۔ اے غوث۔ اے غوث میری مدد فرما۔ اے مدد طلب کرنے والوں کے مددگار میری مدد فرما۔ اے جہانوں کے اللہ میری مدد فرما۔ اے سب مدد کرنے والوں سے افضل میری مدد فرما۔ اے توبہ کرنے والوں

کے محبوب میری مدد فرما۔ اے عیب داروں کے عیب چھپانے والے میری مدد فرما۔ اے بے قراروں کے ناصر میری مدد فرما۔ اے دکھ دردوں کے دور کرنے والے میری مدد فرما اے سائلوں کو عطا کرنے والے میری مدد فرما۔ اے گناہگاروں کے شفیع میری مدد فرما۔ اے مشتاق بہت احسان کرنے والے میری مدد فرما۔ اے غلبہ رکھنے والے۔ اے پاک، حاکم مطلق، حجت والے میری مدد فرما۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین۔"

قناعت کیلئے آپ رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک اور وظیفہ

یہ وظیفہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں سے ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص قناعت کا ارادہ رکھتا ہو دولت اور دولت تمندوں سے منقطع ہو کر اپنی تمام تر توجہات بارگاہ صمدیت کی طرف لگانا چاہے دنیا وآخرت کی مرادوں کو پورا کرنا چاہے لعین کے وسوسوں سے محفوظ ہو کر حضور قلب کا ورد کرے اور شرط یہ ہے کہ اول آخر سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یقین رکھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اسماء کی عظمت وحرمت کے طفیل ہر دعا کو پورا کرے گا اور اپنے دروازے سے محروم نہیں لوٹائے گا۔ تمہیں چاہئے کہ ہر وقت دعوات واذکار اور اوراد و تصرفات میں مشغول رہو کیونکہ ان اعمال کی مثال ایک ایسے تیرانداز کی سی ہے جو تیر پھینکتا رہتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ کون سا تیر نشانے پر جا لگے۔ یہ ایک مختصر سا بیان ہے، درحقیقت ان اسماء کی خاصیت وتاثیر اور عجائب واسرار بے شمار ہیں۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

يَا حَيُّ اَنۡتَ الَّذِىۡ يُمِيۡتُ الۡاَحۡيَاءَ لَا مَوۡتَ بَعۡدَهٗ يَا مُنۡعِمُ اَنۡتَ الَّذِىۡ تَعۡجِزُ الۡخَلَائِقُ مِنۡ شُكۡرِ نِعۡمَتِهٖ يَا غَفَّارُ اَنۡتَ الَّذِىۡ يَغۡفِرُ ذُنُوۡبَ عِبَادِهٖ بِفَضۡلِهٖ يَا مَالِكُ اَنۡتَ الَّذِىۡ تُؤۡتِىۡ الۡمُلۡكَ لِمَنۡ يَشَاءُ بِلُطۡفِهٖ يَا قَادِرُ اَنۡتَ الَّذِىۡ اِذَا

اَرَدْتَ شيئًا اَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ مَوْجُوْدًا بِسُرْعَةٍ يَا قَاهِرُ اَنْتَ الَّذِیْ تُفْنِی
مَا تَشَاؤُهُ وَ تُبْقِی مَا تَشَاؤُهُ بِمَشِيَّةٍ يَا حَافِظُ اَنْتَ الَّذِیْ تَحْفَظُ لِمَنْ اَرَدْتَّ مِنْ
آفَةٍ وَ بَلِيَّةٍ بِرَحْمَتِهٖ يَا قَدُّوْسُ اَنْتَ الَّذِیْ تَقَدَّسَتِ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ
وَالْاَنْبِيَاءُ الْمُرْسَلُونَ بِقُدْسِهٖ يَا وَكِيلُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْفَعُ اُمُوْرُ الْمُتَوَكِّلِيْنَ
عَلَيْكَ بِقُدْرَتِهٖ وَ قُوَّتِهٖ يَا مُؤْمِنُ اَنْتَ الَّذِیْ تُعْطِی الْاِيْمَانَ وَالْاَمَانَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
بِكَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ يَا حَكِيْمُ اَنْتَ الَّذِیْ تَحَيَّرَتِ الْعُقَلَاءُ وَالْحُكَمَاءُ مِنْ حِكْمَتِهٖ
يَاخَالِقُ اَنْتَ الَّذِیْ يَخْلُقُ اَصْنَافَ الْخَلَائِقِ بِقُدْرَتِهٖ يَا كَرِيْمُ اَنْتَ الَّذِیْ يُكْرِمُ
الْاِنْسَانَ عَلَى سَائِرِ الْحَيَوَانِ بِعِنَائِتِهٖ يَا وَهَّابُ اَنْتَ الَّذِیْ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ
الْاِنَاثَ وَ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُوْرَ بِعِزَّتِهٖ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ اَنْتَ الَّذِیْ لَمْ يَزَلْ
مُلْكُهُ وَلَا يَزَالُ عِزُّهُ وَعُلُوُّهُ يَا غَنِيُّ اَنْتَ الَّذِیْ تُؤْتِی الْمُلْكَ لِمَنْ تَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهٖ وَلَمْ تَرْفَعْ عَنْهُمُ الْاِحْتِيَاجَ بِحِكْمَتِهٖ يَا اَحَدُ اَنْتَ الَّذِیْ تَشَبَّثَ ضَمَائِرُ
عِبَادِهٖ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهٖ يَا رَؤُفُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّ الْمُحْتَاجِيْنَ وَ الْمَسَاكِيْنَ
مَحْرُوْمِيْنَ مِنْ بَابِهٖ يَا رَشِيْدُ اَنْتَ الَّذِیْ تَرْزُقُ لِاَهْلِ مَعْرِفَةِ قُرْبَهُ وَوِصَالَهُ يَا
قَدِيْمُ اَنْتَ الَّذِیْ لَمْ تَبْلُغِ الْاَوْهَامُ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ يَا هَادِیُ اَنْتَ الَّذِیْ يَهْدِیْ
اِلٰى مَعْرِفَتِهٖ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ يَا رَحِيْمُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا يَرْحَمُ أَحَدٌ عَلَى وَلَدِهٖ
كَمَا تَرْحَمُ عَلَى خَلْقِهٖ يَا غَفُوْرُ اَنْتَ الَّذِیْ تُظْهِرُ الْحَسَنَاتِ وَ تَسْتَتِرُ السَّيِّئَاتِ
وَ تَعْفُوْعَنْهَا بِرَافَتِهٖ يَا كَبِيْرُ اَنْتَ الَّذِیْ تَعَالٰى وَ تَكَبَّرَ بِعَظْمَتِهٖ وَجَلَالِهٖ يَا عَلِیُّ
اَنْتَ الَّذِیْ اَعْلَى شَأْنُهُ وَاَعْظَمَ سُلْطَانُهُ وَبُرْهَانُهُ يَا مُصَوِّرُ اَنْتَ الَّذِیْ تُصَوِّرُ
بِكَمَالِ صُنْعِهٖ وَ بَلَاغَتِهٖ يَا جَلِيْلُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا يَزَالُ مُلْكُهُ وَ بَقَاءُهُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ

الَّذِی تَرْزُقُ الْعِلْمَ لِمَنْ یَشاءُ بِکَرَمِهِ یا قَرِیبُ اَنْتَ الَّذِی اَقْرَبُ مِنْ کُلِّ قَرِیبٍ بِعِلْمِهِ وَقُدْرَتِهِ یا واحِدُ اَنْتَ الَّذِی عَذَّبَ لِمَنْ اَشْرَکَ وَ اَنْکَرَ وَحْدانِیَّتَهُ بِعَدْلِهِ یا عَظِیمُ اَنْتَ الَّذِی لَمْ تَبْلُغْ خَطَراتُ الْمُوَحِّدِینَ بِکُنْهِ عَظَمَتِهِ یا وَلِیُّ اَنْتَ الَّذِی تَرْزُقُ لِوَلِیِّهِ مَقامَ الْوِلایَةِ بَیْنَ عِبادِهِ بِمَشِیَّةِ یا نُورُ اَنْتَ الَّذِی تَنَوَّرَ اَهْلَ السَّمواتِ وَالْاَرْضِ بِنُورِهِ یا عَزِیزُ اَنْتَ الَّذِی تُذِلُّ الْکافِرِینَ بِعَدْلِهِ وَیُعِزُّ الْمُؤْمِنِینَ بِفَضْلِهِ یا مَنّانُ اَنْتَ الَّذِی واجِدٌ مِنَ الْبَرایا مِنْ مَنِّهِ وَ اِجابَتِهِ یا حَلِیمُ اَنْتَ الَّذِی یَغْفِرُ مِنَ الْعِبادِ ذُنُوبَها بِفَضْلِهِ بِحِلْمِهِ یا شَکُورُ اَنْتَ الَّذِی تُکْثِرُ النِّعْمَةَ عَلی مَنْ یَشاءُ بِجُودِهِ یا تَوّابُ اَنْتَ الَّذِی تَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنْ عِبادِهِ وَ یَعْفُو عَنْ سَیِّآتِهِ بِرَحْمَتِهِ یا حَقُّ اَنْتَ الَّذِی یُثْبِتُ الْحَقَّ وَ یُبْطِلُ الباطِلَ بَیْنَ الْخَلائِقِ بِحَقِّهِ یا مُعِیدُ اَنْتَ الَّذِی تَحْشُرُ الْخَلْقَ یَوْمَ الْحَشْرِ لِلْعَدْلِ وَالْفَضْلِ بِقَضائِهِ یا سُبْحانُ اَنْتَ الَّذِی طاهِرٌ وَیَری عَمّا یَقُولُ الظّالِمُ وَالنَّفْسُ مِنْ جَهالَةٍ اَللّهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِحَقِّ هذِهِ الْاَسْماءِ وَ عَظَمَتِها وَ شَرَفِها وَ کَمالِها وَجَلالِها وَ سُلْطانِها وَبُرْهانِها وَذِکْرِها وَ اُنْسِها وَ بِحَقِّ اَسْرارِ حُرُوفِها وَ تَعْدادِها وَ صَغِیرِها وَ کَبِیرِها وَ دَرَجاتِها وَ دَعَواتِها وَ ثَوابِها وَ خَواصِّها وَ تاثِیرِها وَ تَفْسِیرِها وَ بِحَقِّ مَعانِی ظاهِرِها وَباطِنِها وَرُسُومِها وَکسورها وَسُطُورِها وَلُوحِها وَ اِصْغارِها وَاِقْدامِها وَبِعَظَمَةِ جَمِیعِ اَسْمائِها اَنْ تُصَلِّی عَلی مُحَمَّدٍ وَ عَلی آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَرْزُقَنا دِینًا ثابِتًا وَ یَقِینًا واثِقًا وَاِخْلاصًا کامِلًا وَ شَوْقًا وَاشْتِیاقًا غالِبًا وَارْزُقْنا ما رَزَقْتَ بِجَمِیعِ اَوْلِیائِکَ وَاَصْفِیائِکَ وَاحْفَظْنا مِنْ شَرِّ الشَّیْطانِ وَ النَّفْسِ الْاَمّارَةِ وَمِنْ جَمِیعِ الْعُقُوباتِ الدُّنْیَوِیَّةِ وَمِنْ شَرِّ جَمِیعِ

اَلْعَقُوْبَاتِ الْاُخْرَوِیَّۃِ الْعُقُوْبِیَّۃِ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

''اللہ کے نام سے شروع، جونہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے اے وہ ذات جو بذات خود زندہ ہے تو ہی زندوں کو موت دینے والا ہے جس کے بعد کوئی موت نہیں۔ اے انعام کرنے والے تو ہی ہے جس کی نعمتوں کا شکر بجالانے سے مخلوق قاصر ہے۔ اے مغفرت فرمانے والے تو ہی ہے جو اپنے فضل وکرم سے اپنے بندوں کے گناہ بخشتا ہے۔ اے مالک تو ہی ہے جو اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہے سلطنت عنایت فرماتا ہے۔ اے قدرت والے تو ہی ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا' پس وہ جلدی سے وجود میں آجاتی ہے۔ اے زبردست غلبہ والے، تو ہی ہے جو اپنی مرضی سے جس چیز کو چاہتا ہے فنا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اپنی مشیت سے۔ اے حفاظت کرنے والے تو جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ذریعے آفات وبلیات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اے قدوس تو ہی ہے جس کی پاکیزگی کی وجہ سے ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین پاک ہوگئے، اے کارساز حقیقی صرف تیری ہی ذات ہے جس کی طرف توکل کرنے والوں کے تمام امور بلند ہوتے ہیں۔ اے امان دینے والے تو ہی ہے جو سب مسلمانوں کو اپنے کرم اور فضل سے امان دیتا ہے۔ اے حکمت والے تو ہی ہے جس کی حکمت ودانائی پر دانشور اور حکماء حیران وسرگرداں ہیں اے خالق تو ہی ہے جو اپنی قدرت سے ہر قسم کی مخلوق پیدا کرتا ہے۔ اے کریم تو ہی جو اپنی عنایت سے انسان کو تمام حیوانات پر شرف عطا فرماتا ہے۔ اے وہاب تو ہی ہے جسے چاہتا ہے لڑکی عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکا عطا فرماتا ہے۔ تمام بادشاہتوں کا مالک تو ہی ہے جس کا ملک ہمیشہ سے

ہے اور ہمیشہ اس کا غلبہ اور اقتدار رہے گا۔ اے غنی تو اپنے بندوں میں سے جسے ملک عطا فرماتا ہے اور وہ ہمیشہ تیری حکمت کے محتاج رہتے ہیں اے یکتا تو ہی ہے جس کی وحدانیت کے ساتھ بندوں کے دل معلق ہیں۔

اے رؤف تو ہی ہے جو محتاجوں اور مسکینوں کو اپنے در سے محروم نہیں لوٹاتا۔ اے ہدایت دینے والے تو ہی اہل معرفت کو اپنا قرب اور وصال نصیب فرماتا ہے۔ اے قدیم تیری ابتداء وہ انتہا کو پانے میں وہم وگماں قاصر ہیں۔ اے ہادی تو ہی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے معرفت کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ اے رحیم تو اپنی مخلوق پر اس قدر رحم فرماتا ہے کہ کوئی والدا اپنے بچے پر بھی نہیں کر پاتا۔ اے غفور تو ہی نیکیوں کو ظاہر فرماتا ہے برائیوں کو پوشیدہ فرما اپنے فضل وکرم سے۔ معاف فرماتا ہے اے کبیر تو ہی اپنی عظمت اور جلال کے ساتھ بلند و بالا ہے اے بلند و برتر تیری شان بلند ہے۔ تیرا تسلط اور حکمرانی عظیم ہے اے مصور، تو ہی نہایت عمدہ کاریگر سے صورت گری کرتا ہے۔ اے بزرگ و برتر تیرا ملک ہمیشہ باقی رہے گا۔ اے علیم تو ہی اپنے کرم سے جسے چاہتا ہے علم عطا فرماتا ہے۔ اے قریب تو اپنے علم اور قدرت سے ہر چیز سے زیادہ قریب ہے۔ اے واحد و یکتا، تو ہی ہے جو عدل وانصاف کے ساتھ سزا دیتا ہے اس شخص کو جو تیرے ساتھ شریک ٹھہرائے اور تیری وحدانیت کا انکار کرے۔ اے عظیم تیری عظمت کی حقیقت کو پانے میں موحدین کے وہم وگماں بھی قاصر۔ اے ولی تو ہی ہے جو اپنے اولیاء کو مقام ولایت عطا فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اے روشن کرنے والے، تیری ہی ذات پاک ہے جس کے نور سے اہل زمین وآسمان منور ہو گئے اے عزیز تو ہی ہے جو اپنے عدل سے کافروں کو ذلت دیتا ہے اور اپنے فضل سے مومنوں کو عزت دیتا ہے۔ اے بہت احسان کرنے والے تو ہی اپنی مخلوق پر احسان کرنے والا اور دعا قبول کرنے

والا ہے اے بردبار تو ہی اپنے فضل اور حلم سے بندوں کے گناہ بخشتا ہے۔ اے قدر دان تو جسے چاہتا ہے اپنی عطا سے نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ اے بہت توبہ قبول کرنے والے تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کے گناہ معاف کرتا ہے اے حق تو ہی ہے جو اپنی مخلوق میں حق کو ثابت کرتا ہے اور باطل کو جھٹلاتا ہے۔ اے معید تو ہی ہے جو قیامت کے دن اپنی قضا کے ساتھ مخلوق کو عدل و انصاف اور فضل کے لئے جمع کرے گا۔ اے سبحان تو پاک ہے اور جو کچھ ظالم اور نفس اپنی جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں تو اسے جانتا ہے اے اللہ میں تیری بارگاہ میں تیرے مقدس اسماء کا سوال لے کر حاضر ہوا ہوں ان اسماء کی عظمت و شرف اور کمال وجہ کا واسطہ، ان کی برتری اور محبت کے وسیلہ سے' ان کے ذِکر وُانس' اور ان کے حروف کے اسرار اور ان کی تعداد کے وسیلے سے ان کے چھوٹے بڑے ہونے ان کے درجات اور دعوات کا واسطہ اور ان کے ثواب، خاصیات، تاثیر و تفسیر کا واسطہ اور ان کے ظاہری و باطنی معانی، ان کی علامات، کسور اور تختیوں کا واسطہ اور ان کے چھوٹے ہونے مقدم ہونے اور ان تمام اسماء کی عظمت کا واسطہ محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود و سلام بھیج اور آپ کی اولاد پر اور ہمیں پختہ دین یقین کامل اخلاص کامل اور شوق و محبت غالب عطا فرما اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جو تو نے اپنے تمام اولیاء اور اصفیا کو عطا فرمایا اور ہمیں شیطان اور نفس امارہ کے شر سے بچا اور اپنے کرم اور فضل سے تمام دنیوی اور اخروی سزاؤں سے بچا اے سب سے زیادہ کریم اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور درود و سلام ہو افضل البشر محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر اور آپ کی تمام اولاد پر۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔"

تیسرا وظیفہ:

(اور یہ اکتالیس اسماء پر مشتمل جو آنحضرت سے منقول ہے، پڑھے:)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی کُلِّهَا وَ تَفْسِیْرِهَا وَ تَاوِیْلِهَا وَ بِحَقِّ حِکْمَتِکَ وَ قُدْرَتِکَ وَ حُرْمَةِ الْمُقَدَّسِیْنَ مِنْ رُؤَسَاءِ حَضْرَتِکَ وَ بِحَقِّ الْعُقُوْلَاتِ الطَّاهِرَاتِ وَالنُّفُوْسِ الزَّاکِیَاتِ وَالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ وَالْکُرْسِیِّ الْحَمِیْدِ وَالْاَفْلَاکِ الدَّائِرَاتِ وَالْکَوَاکِبِ النَّیِّرَاتِ وَالْمَوَالِیْدِ الطَّاهِرَاتِ وَبِحَقِّ حَبِیْبِکَ وَ قَرِیْبِکَ وَ لَبِیْبِکَ وَمَظْهَرِ اُلُوْهِیَّتِکَ مُظْهِرِ رُبُوْبِیَّتِکَ مِثَالِ حَضْرَتِکَ تِمْثَالِ قُدْرَتِکَ رُوْحِ الْقُدُسِ مُعْطِی الْحَیَاةِ وَالْفَضِیْلَةِ بِأَمْرِکَ مُکْثِرِ الْعَالَمِ مُفِیْضِ نَوَاطِقِ النُّفُوْسِ صَاحِبِ الظَّفْرِ وَالتَّعَالِیْ (مُرَوِّشِ نُوْرِکَ السَّالِکَ☆) اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ جُمْلَةِ اَنْوَارِکَ وَمَظَاهِرِ اَسْرَارِکَ وَمِنَ الْمُشْتَاقِیْنَ اِلَیْکَ وُتُکَلِّمَنِیْ وَ تُقَرِّبَنِیْ لَدَیْکَ وَ تَصْرِفَ عَنْ آفَاتِ النَّفْسِ وَالْبَدْنِ وَتَعْصِمَنِیْ مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْفِتَنِ وَتَجْعَلَ لِیْ مِنْ کُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَ تَنْصُرَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ اَعْدَائِیْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَتَنْصُرَ اَهْلَ النُّوْرِ وَالْاِشْرَاقِ وَ تُبَارِکَهُمْ وَاِیَّانَا وَ تُقَدِّسَهُمْ وَ اِیَّانَا اِلٰی ابَدِ الْآبِدِیْنَ وَدَهْرِ الدَّاهِرِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

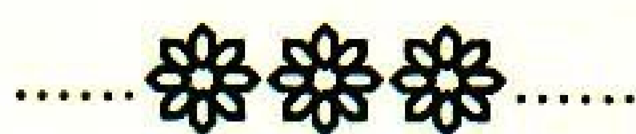
☆ یہ لفظ یوں تو دونوں نسخوں میں ہی "سروش" ہے، جس کے معانی فرشتہ، الہام یا غیب کی آواز کے ہیں۔ یہ لفظ فارسی زبان کا ہے، اسکا ورود یہاں ناممکن تو نہیں البتہ محال ضرور ہے۔ ہم نے یہاں اپنی بساط کے مطابق اسکا معنی کیا ہے۔ جو قریب تر ہے۔ البتہ قارئین اپنے ذوق کے مطابق سمجھیں۔

آمِینَ آمِینَ آمِینَ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ.

اے اللہ میں تیری بارگاہ میں ان تمام اسماء مبارکہ کے توسل سے سوال کرتا ہوں اوران کی جملہ تفسیرات وتاویلات کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تیری حکمت وقدرت اور تیری بارگاہ میں تسبیح بیان کرنے والوں کی حرمت عقولات طاہرہ نفوس طیبہ، عرش مجید، کرسی حمید گردش کرنے والے افلاک روشن ستاروں اورنئی ارواح کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ تجھے واسطہ دیتا ہوں تیرے حبیب لبیب، مقرب، تیری الوہیت کے مظہر کامل تیری ربوبیت کا اظہار کرنے والے۔ تیرے وجود کی مثال تیری قدرت کے کامل نمونہ کا جو روح القدس ہیں۔ تیرے حکم سے حیات وفضیلت عطا کرنے والے، جہاں کو کثرت عطا کرنے والے۔ نفوس ناطقہ کے فیض رساں۔ اور عظمت وکامیابی کے مالک، تیرے نور سے سالک کو بھرپور کرنے والے ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے جملہ انوار، تیرے رازوں کے مظہر اور تیرے دیدار کے مشتاق بندوں سے بنا، مجھے کلام کا شرف بخش، اپنی قربت عنایت فرما، نفس وبدن کی تمام آفات کو دور فرما، مجھے حادثات اور فتنوں سے محفوظ رکھ مجھے ہر غم سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے خلاصی عطا فرما اور جن وانس میں سے میرے دشمنوں پر میری مدد فرما۔'' ''اہلِ نور کی مدد فرما انہیں اور ہمیں برکت دے۔ اور ابدالآباد تک انہیں اور ہمیں بھی پاکیزگی عطا فرما۔

اور درود ہو خیر البشر محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر اور آپ کی تمام آل پر آمین ثم آمین اے قائم بالذات، اے دوسروں کو قائم رکھنے والے، اے رحم فرمانے والے، اے کریم، اے کریم اے کریم۔''



تیسری فصل:

نمازظہراوراس کےاذکاراوردعاؤں کے بیان میں

نماز کی تیاری کا طریقہ

اے درویش جب، تو ہر نماز کیلئے اٹھے' نماز تجھے قلبی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ ہر وضو میں مسواک کو استعمال کر اور اکثر اوقات اپنی ڈاڑھی میں کنگھا کر اور کنگھا کرتے وقت سورت الم نشرح پڑھا کر۔ وضو کرنے کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو کی نیت سے ادا کر اور پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورت اخلاص پڑھ، اور اس کے بعد نماز ظہر کی سنتوں میں چاروں قل ترتیب کے ساتھ پڑھ۔ فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کر' اور اگر مسجد نہ جا سکے تو جماعت کو ترک نہ کر اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو ان کلمات کو الفاظ کی صحیح ادائیگی اور معانی کا اچھی طرح خیال رکھتے ہوئے حضورِ دل کے ساتھ زبان پر جاری کر۔ جیسا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک ملفوظ میں فرمایا: العمل غیر مواطات القلب لیس بعمل" یعنی ایسا عمل جو دل کے ناموافق ہے حق تعالیٰ کے ہاں اس کی کچھ قدر نہیں اور ایسا عمل اپنے عامل کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ وہ کلمات درج ذیل ہیں۔

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے۔ تو سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری

طرف ہی لوٹ جاتی ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی والے گھر (جنت) میں داخل کر اے ہمارے رب تو برکت والا ہے۔ بلند و عظیم ہے۔ جلال و عظمت کا مالک ہے۔

نیز یہ بھی پڑھے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ.

ہر نماز کی فرض رکعات کے بعد ان کلمات کو زبان پر جاری کرے اور اس کے بعد اٹھے اور دو رکعت سنت ادا کرے۔ اسکے بعد سورت فاتحہ، آیۃ الکرسی اور آیت "شهد الله انه" اور آیت "قل اللهم مالک الملک تا بغیر حساب" کا ورد کرے۔ اور تینتیس بار سبحان الله، تینتیس بار الحمد لله، تینتیس بار الله اکبر اور ایک بار یہ کلمات پڑھے

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ".

اور ان کلمات کو کثرت سے زبان پر جاری رکھے:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم.

صلوة الخضر

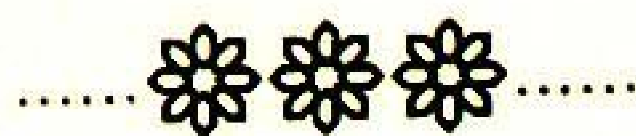
اس کے بعد دس رکعت صلوة الخضر پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم ترکیف سے لے کر قرآن مجید کی آخری سورت (الناس) تک، سورتوں کو ترتیب سے

پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورت فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور ایک سو مرتبہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور انسٹھ (۵۹) مرتبہ یہ کلمات بھی کہے:

یَا مُغِیْثُ یَا لَطِیْفُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ.

ترجمہ: اے فریاد رسی کرنے والے، لطف و کرم فرمانے والے۔ آسمان و زمین کے پیدا فرمانے والے، عظمت و جلال کے مالک، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے فریادیوں کے فریاد رسی فرمانے والے میری مدد فرما۔

اور سورۃ نوح، سورہ دخان، سورہ عم پڑھے اور اگر ہو سکے تو مسبعات عشرہ کو اپنا وظیفہ بنائے اور کہے: "سُبْحَانَ مَنْ یَذْھَبُ بِالْفَجْرِ وَیَاتِیْ بِالظُّھْرِ" اور اسی طرح ہر نماز کے بعد، مسبعات عشر مکمل پڑھے۔ اور جب اس کی دعاؤں اور مسبعات عشرہ پڑھنے سے زبان پر وردر سے فارغ ہو جائے (جو نماز فجر کے ضمن میں لکھی جا چکی ہیں) تو نماز عصر تک تمام وقت تلاوت قرآن یا ذکر یا مراقبہ سے معمور رکھے۔



چوتھی فصل:

نمازِ عصر، اذکار اور دعاؤں کے بارے میں

اے درویش تمام نمازوں میں یہ قدرت رکھ کہ ہر نماز اوّل وقت میں ادا کرے تا کہ اوّل وقت کی فضیلت سے محروم نہ ہو اور ہر نماز کی تیاری پہلے سے کر اور نئے وضو کے بعد، نماز تحیۃ الوضو پڑھ، چار رکعت سنت عصر ادا کر، عصر کی سنتوں میں سستی و کاہلی نہ کر اور جب فرض نماز مسجد میں با جماعت ادا کرے تو تمام اذکار و اوراد اور دعائیں جو گذشتہ نماز کے ضمن میں لکھی گئی تھیں، کا ورد اور مسبعات عشرہ کے وِرد کے بعد کلمہ "لا اله الا الله محمد رسول الله" اور اس کے بعد نماز صبح کی دعائیں پڑھے اور تین سو گیارہ مرتبہ "اللہ اللہ" کہے اور ایک ہزار ایک مرتبہ حرف ندا کے ساتھ یا اَللّٰہُ کہے اور سو مرتبہ نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر وہ درود بھیج جو سلسلہ قادریہ کا معمول ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ"

اور اگر توفیق ہو تو نماز ظہر کا وظیفہ بھی پڑھے اور ایک ہزار یا سو مرتبہ کلمہ استغفار کو زبان پر جاری کرے اور ترپن (۵۳) مرتبہ پڑھے:

یَا حَفِیْظُ یَا مُقِیْتُ یَا مُغْنِیُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ.

ترجمہ: اے نگہبان مخلوق کو روزی پہنچانے والے، بے نیاز کر دینے والے، آسمان وزمین کے موجد، عظمت و بزرگی والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری رحمت کا طلبگار ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اے فریادیوں کی فریاد رسی کرنے والے میری مدد فرما۔

اور سورۃ عم، سورۃ رحمٰن اور سورۃ واقعہ ایک ایک بار پڑھے اور سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" کا ورد زبان پر جاری کرے اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حرز پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَۃٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَا صِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

ترجمہ: اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی میرا رب ہے، تجھ پر ہی میں نے توکل کیا اور تو عرش عظیم کا مالک ہے جو کچھ تو نے ارادہ فرمایا وہ وجود میں آگیا اور جو نہ چاہا، اس کا وجود نہ تھا ہماری کچھ قوت طاقت نہیں مگر اسی بزرگ و برتر اللہ کی توفیق سے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں اپنے نفس سے اور ہر اس جانور کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیری پناہ مانگتا ہوں، بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔

حرزِ مذکورہ کو صبح و شام اپنا وظیفہ بنانا چاہیے اور اگر مسبعات عشرہ کا وظیفہ پڑھنا رہ جائے تو اسکے بجائے مذکورہ حرز کو پڑھ لے اور غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ "یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم" کے وظیفہ میں حضور قلب کے ساتھ اور معانی و مطالب کا لحاظ رکھتے ہوئے مشغول رہے۔

پانچویں فصل:

نماز مغرب اور اس کی دعاؤں کا بیان

غروب آفتاب کی دعا

جب آفتاب غروب ہو جائے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا.

ترجمہ: اے اللہ ہم نے تیرے ساتھ شام کی، تیرے کرم سے زندہ ہیں اور تو ہی ہمیں موت دے گا اور تیری طرف ہی جانا ہے، میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔

اور جب نماز مغرب کی اذان نہ ہوئی ہو تو کہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ وَحُضُوْرُ صَلَاتِکَ اِغْفِرْلِیْ.

ترجمہ: اے اللہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے، تیرے دن کے ختم ہونے اور تیری طرف پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت اور نماز کے لئے حاضر ہونے کا وقت ہے میرے گناہ بخش دے۔

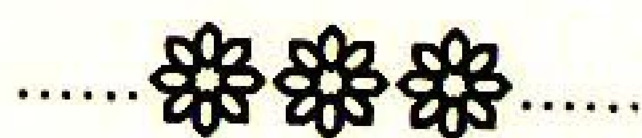
اور فرض نماز کو مسجد میں با جماعت ادا کرے اس دعا کے پڑھنے کے بعد " اَللّٰھُمَّ اَنْتَ

السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ " اورآیۃ الکرسی پڑھنے کے بعد، دورکعت سنت مغرب وقفہ کیے بغیر پڑھے۔اس کے بعد نماز اوابین پڑھے جس کا ذکر اپنی جگہ علیحدہ لکھا جائے گا۔اور اس کے بعد ایک سو سات مرتبہ کہے:

یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ ".

ترجمہ: اے سلامتی والے، اپنے عذاب سے امن دینے والے، نگہبان، زمین و آسمان کے موجد، بزرگی و عزت والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری رحمت کی امداد چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، اے فریاد کرنے والوں کی فریاد رسی کرنے والے میری مدد فرما۔

اور سورۃ فتح، سورۃ واقعہ اور سورۃ ملک کا ورد کرے اور عشاء تک کے اس مبارک وقت کو وظائف، ذکر اور مراقبہ سے معمور رکھے۔



والا ہے اے بردبار تو ہی اپنے فضل اور حلم سے بندوں کے گناہ بخشتا ہے۔ اے قدردان تو جسے چاہتا ہے اپنی عطا سے نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ اے بہت توبہ قبول کرنے والے تو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کے گناہ معاف کرتا ہے اے حق تو ہی ہے جو اپنی مخلوق میں حق کو ثابت کرتا ہے اور باطل کو جھٹلاتا ہے۔ اے معید تو ہی ہے جو قیامت کے دن اپنی قضا کے ساتھ مخلوق کو عدل و انصاف اور فضل کے لئے جمع کرے گا۔ اے سبحان تو پاک ہے اور جو کچھ ظالم اور نفس اپنی جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں تو اسے جانتا ہے اے اللہ میں تیری بارگاہ میں تیرے مقدس اسماء کا سوال لے کر حاضر ہوا ہوں ان اسماء کی عظمت و شرف اور کمال وجہ کا واسطہ، ان کی برتری اور محبت کے وسیلہ سے' ان کے ذِکر واُنس' اور ان کے حروف کے اسرار اور ان کی تعداد کے وسیلے سے ان کے چھوٹے بڑے ہونے ان کے درجات اور دعوات کا واسطہ اور ان کے ثواب، خاصیات، تاثیر و تفسیر کا واسطہ اور ان کے ظاہری و باطنی معانی، ان کی علامات، کسور اور تختیوں کا واسطہ اور ان کے چھوٹے ہونے مقدم ہونے اور ان تمام اسماء کی عظمت کا واسطہ محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود و سلام بھیج اور آپ کی اولاد پر اور ہمیں پختہ دین یقین کامل اخلاص کامل اور شوق و محبت غالب عطا فرما اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جو تو نے اپنے تمام اولیاء اور اصفیا کو عطا فرمایا اور ہمیں شیطان اور نفس امارہ کے شر سے بچا اور اپنے کرم اور فضل سے تمام دنیوی اور اخروی سزاؤں سے بچا اے سب سے زیادہ کریم اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور درود و سلام ہو افضل البشر محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر اور آپ کی تمام اولاد پر۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔"

والے، آسمانوں اور زمین کے موجد،عزت و بزرگی والے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں ،اے فریاد کرنے والوں کی فریادرسی کرنے والے میری مدد فرما۔

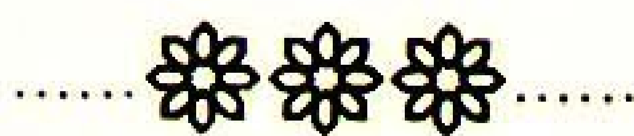
اور اگر آخر شب میں اٹھنے کا یقین ہوتو نماز وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھے اور اگر رات کے آخری حصہ میں اٹھنے کا یقین نہ ہوتو عشاء کے ساتھ ہی وتر ادا کرے اور وتر پڑھ لینے کے بعد فضول باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو اور لسانی یا باطنی اوراد میں مشغول رہے اور نماز وتر کے بعد ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یا سو (۱۰۰) مرتبہ کلمہ تمجید کو زبان پر جاری رکھے۔

سونے سے پہلے کے وظائف

اور جب بستر استراحت پر جانا چاہے تو سورة یسین پڑھے اور ایک ہزار ایک مرتبہ "لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا ورد کرے اور ہر اٹھارہویں عدد پر "مُـحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا اضافہ کرے اور ایک ہزار ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَلـلّٰهُـمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اس کے بعد جب سونے میں مشغول ہوتو سانس کے ساتھ مسنون طریقہ سے ذکر کریا" اَللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ " کا ذکر کرے اور ہر اسم کے معانی ملاحظہ کرے۔



باب دوم

﴿سننِ غَیر موُقّته کے بیان میں اور یہ باب سات فصلوں پر مشتمل ہے﴾

پہلی فصل:

نماز اشراق کے بیان میں

نمازِ اشراق کے وظیفہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر روایات میں زیادہ سے زیادہ دس رکعت اور کم سے کم چار رکعت ثابت ہیں۔ جب سورج ایک یا دو نیزہ کے برابر آ جائے تو دو رکعت نہایت اخلاص اور حضور قلب سے ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کی نیت کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے رات میں روزی دی۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے اور دوسری رکعت میں آمن الرسول سے سورت کے آخر تک پڑھے۔ اور نماز کی قرات بھی کرے اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَصْبَحْتُ، لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْا اَصْبَحْتُ مُرْتَھِنًا بِعَمَلٍ وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِیَدِ غَیْرِیْ فَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرُ مِنِّی اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَیْئَسْ بِیْ صَدِیْقِیْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَا وَلَا فِیْ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَجْعَلِ الدِّیْنَ اَکْبَرَ ھَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلٰی مَنْ لَا یَرْحَمُنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُزِیْلُ بِھَا النِّعَمَ وَمِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْجِبُ بِھَا النِّقْمَۃَ۔

’’اے اللہ میں نے صبح کی اور میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ میں مکروہ چیز کو اپنے سے دور نہیں کر سکتا اور جس چیز کی امید ہو اس کا نفع میرے قبضے میں نہیں، میں عمل کا گروی ہو گیا ہوں اور معاملہ غیر کے ہاتھ میں ہے۔ مجھ سے بڑھ کر کوئی تنگ دست نہیں۔‘‘

’’اے اللہ میرے دشمن کو میری مصیبت پر خوش نہ کر اور دوست مجھ سے نا امید نہ ہوں، میرے لئے دین و دنیا اور آخرت میں مصیبت نہ بنا، اور دین کو میری ہمت سے بڑا اور میرے علم کی پہنچ سے دور نہ بنا، مجھ پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو دنیا و آخرت میں ہم پر رحم نہ کرے۔ اے اللہ میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن کی وجہ سے تو اپنی نعمتیں دور فرما دیتا ہے اور ان گناہوں سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے تو عذاب اور ذلت لازم کر دیتا ہے۔‘‘

نماز استعاذہ پڑھنے کا طریقہ

اس کے بعد دو رکعت نماز استعاذہ پڑھے اور اس رات اور دن کے شر سے پناہ مانگنے کی نیت کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ فلق اور دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الناس پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرورِ عالم ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَ کَلِمَتِکَ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّالسَّامَۃِ وَ الْھَامَّۃِ وَاَعُوْذُبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَ کَلِمَتِکَ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّمَا یَجْرِیْ بِہِ النَّھَارُ وَمَا یَجِیْءُ بِہِ اللَّیْلُ اِنَّ رَبِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

''اے اللہ میں تیرے عظیم نام اور مکمل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر چلنے والے اور رینگنے والے کے شر سے اور تیرے بزرگ نام اور مکمل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ان مصائب و آلام سے جو دن اور رات اپنے ساتھ لائیں بلاشبہ میرا رب تو وہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اس پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''

اور اگر رات ہو تو اس طرح کہے:

مَنْ شَرِّ مَایَجْرِیْ بِہِ اللَّیْلُ وَمَا یَجِیْءُ بِہِ النَّھَارُ اِلٰھِیْ اِنَّکَ سَلَّطْتَ عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا یَرَانَا ھُوَ. وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا نَرَاھُمْ اَللّٰھُمَّ فَأَیِّسْہُ مِنْ رَحْمَتِکَ وَقَنِّطْہُ مِنَّا کَمَا قَنَّطْتَہٗ مِنْ عَفْوِکَ وَابْعِدْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ کَمَا بَعَدْتَ بَیْنَہ وَبَیْنَ جَنَّتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

''اس کے شر سے جو رات اپنے ساتھ لائی اور اس کے شر سے جو دن اپنے ساتھ لاتا ہے اے اللہ تو نے ہم پر ایک ایسے دیکھنے والے دشمن کو مسلط کر دیا ہے کہ وہ خود اور اس کے چیلے تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں لیکن ہم اسے نہیں دیکھ پاتے۔ پس اسے اپنی رحمت سے مایوس کر دے اور ہم سے ناامید کر دے جس طرح تو نے اسے اپنے عفو و درگزر سے ناامید کر دیا ہے اور ہم میں اور اس میں اتنی دوری کر دے جتنے تو نے اس کے درمیان اور اپنی جنت کے درمیان دوری کر دی ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اور دعاؤں کے سننے کا زیادہ اہل ہے، نہ تو گناہوں

سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیک اعمال کرنے کی قوت مگر اسی بزرگ و برتر اللہ کی توفیق سے۔"

نماز استخارہ اور اس کا طریقہ

اور دو رکعت نماز استخارہ ادا کرے اور ہر قسم کے احوال واقوال اور افعال میں خیر و برکت کی نیت کرے، پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُو وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ فَانْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَیَاتًا وَلَا نَشُوْرًا وَلَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ آخُذَ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا اَتَّقِیَ اِلَّا مَا وَقَیْتَنِیْ . اَللّٰھُمَّ فَوَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ فِی الْعَافِیَۃِ اَللّٰھُمَّ خُزْلِیْ فَأُخُذْ لِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلُ الْخَیْرَاتَ فِیْ کُلِّ قَوْلٍ وَفِعْلٍ اُرِیْدُہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (یہاں پر اپنی حاجت اور کام کا نام لے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَتِیْ وَعَاجِلَتِیْ فَقَدِّرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (یہاں پر اپنی حاجت اور کام کا نام لے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَقَدِّرْلِیَ الْخَیْرَ اَیًّا مَّاکَانَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

''اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ استخارہ کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں بے شک تو قدرت والا ہے اور میں کچھ قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے، اور مجھے کچھ علم نہیں۔ تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ میں اپنے لئے کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں نہ ہی موت وحیات اور دوبارہ جی اٹھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ اور میں کوئی چیز حاصل نہیں کرسکتا مگر جو کچھ تو مجھے عطا فرمائے نہ میں کسی چیز سے بچ سکتا ہوں مگر جس سے تو مجھے بچائے۔ اے اللہ مجھے بھلائی کے اس قول اور عمل کی توفیق دے جو تجھے پسند ہو اور جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اپنی حفاظت ونگرانی میں لے لے اور مجھے اپنے اختیار اور قوت کے سپرد نہ کر اے اللہ اس دن اور رات جو کام اور قول میں کرنا چاہتا ہوں اس میں بھلائی اور برکت دے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لئے دین ودنیا اور میرے معاش وعاقبت میں بہتر ہے، تو میرے لئے مقدر کرے اور اسے میرے لئے آسان بنادے اور اس میں میرے لئے برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین ودنیا اور انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر لے اور مجھے اس سے دور فرما، اور ہر کام میں مجھے بھلائی عطا فرما بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ فِعْلِیْ وَقَوْلِیْ وَعَمَلِیْ وَشَغْلِیْ وَصُحْبَتِیْ مَعَ الْخَلْقِ فِیْ هٰذَا الْيَوْمَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَ دُنْيَایَ وَمَعَاشِیْ وَمَعَادِیْ وَعَاقِبَةَ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهَا لِیْ وَيَسِّرْهَا لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهَا وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا

كُنْتَ تَرضَى بِهٖ.

''اے اللہ اگر آج کے دن مخلوق کے ساتھ میرا قول و فعل، عمل، شغل، اٹھنا بیٹھنا، میرے دین و دنیا، معاش، آخرت اور عاقبت کے لئے بہتر ہے۔ تو مجھے اس پر قدرت دے اور میرے یہ کام آسان فرمادے اور ان تمام امور میں مجھے برکت دے، اور اگر تیرے علم میں یہ امور میرے لئے دین اور دنیا کے لئے شر کا باعث ہیں تو ان امور کو مجھ سے پھیر لے اور مجھے ان سے دور فرمادے اور جہاں بھی تیری رضا ہے وہاں ہمارے لئے خیر مقدر کر دے۔''

نماز استحباب اور اس کا طریقہ

اور دو رکعت نمازِ استحباب ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ القدر اور دوسری رکعت میں سورہ کوثر پڑھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ الْاَشْیَاءِ اِلَیَّ وَخَشِیَّتَکَ اَخْوَفَ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ قَرَرْتَ عُیُوْنَ اَھْلِ الدُّنْیَا بِدُنْیَاھُمْ فَاقْرِرْعَیْنِیْ بِکَ وَبِعِبَادَتِکَ وَاقْطَعْ عَنْ لَذَائِذِ الدُّنْیَا بِاُنْسِکَ وَالشَّوْقِ اِلیٰ لِقَائِکَ وَاجْعَلْ طَاعَتَکَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّکَ وَحُبَّ مَنْ تُحِبُّهٗ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلیٰ حُبِّکَ وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلْعَطْشَانِ وَاسْقِنِیْ مِنْ کَاْسِ مُحَمَّدٍ ﷺ شُرْبَةً لَا ظَمْأً بَعْدَھَا یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

''اے اللہ اپنی محبت میرے لئے تمام اشیاء کی محبت سے زیادہ بنادے اور اپنی خشیت کو

میرے لئے تمام اشیاء کے خوف سے زیادہ کردے۔ اے اللہ اگر تو دنیا کی آنکھوں کو ان کی دنیا کی وجہ سے ٹھنڈا کرے تو میری آنکھیں اپنی محبت اور عبادت سے ٹھنڈی کر۔ اور مجھے لذائذ دنیا سے اپنی محبت وانس اور شوق دیدار کے ذریعے جدا کردے اور میرا ہر عمل اپنی اطاعت کے لئے بنا۔ اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان کی محبت جنہوں نے تجھ سے محبت کی اور ان کی محبت جن سے تو نے محبت کی اور مجھے ہر اس کام کی محبت جن سے تو نے محبت کی اور مجھے ہر اس کام کی محبت دے جو تجھے تیری محبت کے قریب کردے اور اپنی محبت ہمارے لئے میری جان واھل سے زیادہ محبوب بنا اور شدید پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جتنی محبت ہوتی ہے اس سے زیادہ اپنی محبت عطا فرما۔ اور مجھے محمد ﷺ کے پیالے سے ایک گھونٹ پلا دے جس کے بعد کبھی پیاس نہ ہو۔ اے جلال و بزرگی والے۔''

اور دو رکعت نماز شکر النہار

دن کا شکر ادا کرنے کے لئے پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الاخلاص پانچ بار پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد سرورِ دو عالم ﷺ پر درود بھیجے۔ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْمَسَاءِ.

اور اس دعا کا بھی ورد کرے:

اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ.

''اے اللہ! حاضر و غیب و جاننے والے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔''

مشکلات سے نجات کے لئے دعا

کفایت مہمات کے لئے اس دعا کا ورد کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْکَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَلِمَةٌ اَلْقٰى اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِىْ آخِرَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ اَمْرِىْ رِضَا بِکَ وَرِضْوَانَکَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ اَيَّامِىْ يَوْمَ اَلْقَاکَ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِکَ وَشُكْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَلِىِّ الْاَعْلٰى الْوَهَّابُ.

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اس کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کلمۃ اللہ ہیں۔ جو اللہ نے حضرت مریم کی طرف پھینکا اور وہ اللہ کی روح ہیں جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔ اے اللہ میری عمر کا خاتمہ اچھا کر میرے کاموں کا انجام اپنی خوشنودی اور رضا بنا، اے اللہ میرے وہ دن بہتر بنا جب میں تجھ سے ملاقات کروں۔ اپنے ذکر شکر اور حسن عبادت پر ہی ہماری مدد فرما۔" اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اور عطا کرنے والے کی ذات پاک ہے۔

اور یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلاَ تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَكَرَاتَ الْمَوْتِ.

"اے اللہ موت سے قبل ہماری توبہ قبول فرما۔ موت کے وقت ہم پر رحم فرما۔ اور موت کے بعد ہمیں عذاب نہ دے۔ اے اللہ سکرات موت کو ہمارے لئے آسان فرما۔"

اوران کلمات کا بھی ورد کرے:

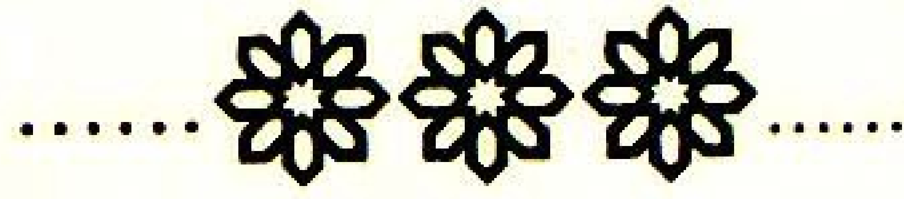
حَسْبِیَ اللّٰہُ الْھَادِی لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْمُعِیْنُ لِدُنْیَایَ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْکَافِیُ لِمَا رَحِمَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْقَوِیُّ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ الرَّحِیْمُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ الرَّؤُفُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْکَرِیْمُ عِنْدَ الْحِسَابِ حَسْبِیَ اللّٰہُ اللَّطِیْفُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْقَدِیْرُ عِنْدَ الصِّرَاطِ.

حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَافِظُ السَّاتِرُ عِنْدَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ عِنْدَ وَرُوْدٍ فِی الْجَنَّةِ حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبٌّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ الرَّزُوْقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

”دین کی ہدایت کے لئے مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ دنیا میں مجھے اللہ ہی مددگار کافی ہے۔ رحم کرنے کے لئے مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ مجھے اللہ ہی کافی ہے جو حکمت والا ہے اور مجھ پر زیادتی کرنے والے پر طاقت رکھتا ہے۔ موت کے وقت مجھے اللہ رحیم ہی کافی ہے۔ قبر میں سوال کے وقت مجھے اللہ رؤف ہی کافی ہے۔ حساب و کتاب کے وقت مجھے اللہ کریم ہی کافی ہے۔ میزان کے وقت مجھے اللہ لطیف ہی کافی ہے۔ پل صراط کے وقت مجھے اللہ قدیر ہی کافی ہے۔“

”روزِ حشر مجھے اللہ نگہبان وخطاؤں کو چھپانے والا ہی کافی ہے۔ جنت میں داخل ہوتے وقت مجھے اللہ تمام نقصانات سے محفوظ اور اپنے عذاب سے امن دینے والا ہی کافی ہے۔ مجھے وہی اللہ کافی ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب

ہے۔ مجھے اللہ پروردِگار ہی کافی ہے تمام مربین کو چھوڑ کر۔ تمام مخلوق سے مجھے اللہ ہی کافی ہے جو خالق ہے۔ تمام رزق دینے والوں سے مجھے اللہ ہی کافی ہے جو رؤف ہے مجھے اللہ ہی کافی ہے مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ جو غالب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔"



دوسری فصل:

نمازِ چاشت اور اس کی دعائیں

نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ثابت ہیں اور ایک قول کے مطابق نماز چاشت کی کم سے کم تعداد چار رکعت ہے۔ اور ارباب عزیمت آٹھ رکعت یا چار رکعت نماز چاشت کو نمازِ اشراق کے ساتھ متصل شمار کرتے ہیں ۔ اور نماز چاشت کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ والشمس اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ واللیل، تیسری رکعت میں سورہ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں سورہ الم نشرح پڑھنا ثابت ہے۔ اور اگر آٹھ رکعت ادا کرنا ہو تو باقی میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار یا تین بار پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر بار کہے:

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ.

اس کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور سات مرتبہ یَا وَهَّابُ کہے۔ اس کے بعد قرآن مجید کے ایک پارے کی تلاوت آہستہ آواز میں کرے یا فمی بشوق کی ترتیب سے تلاوت کرے جو حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور قرآن کی تلاوت کے آداب میں اس کا بیان ہوگا۔

باطنی دشمن سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ

ان باطنی دشمنوں کو بھگانے کے لئے جن کے بارے میں منقول ہے کہ تیرا سب سے بڑا

دشمن وہ نفس ہے جو تیرے پہلوؤں میں ہے۔ اور ظاہری دشمنوں کے مقابلہ کرنے کے لئے ان حرزوں کا ورد کرے۔ اکتالیس (۴۱) اسم جو حضرت غوث الاعظم سے منقول ہیں۔ اور بارہ اسرار اور حزب البحر کا ورد کرے۔ سوچ کو درست رکھنے اور ذہن کو محفوظ رکھنے کے لئے دعائے عکانہ کو مداومت سے پڑھے۔ اور باطن کی فتح کے لئے حرز کبیر کا ورد کرے۔ اور اکثر اوقات درود شریف پڑھتا رہے۔ جس طرح کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے اور غموں میں مبتلا ہو جائے تو حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر کثرت سے درود شریف پڑھ اللہ تعالیٰ تجھے مصائب سے خلاصی دے گا۔ اور بالخصوص یہ درود شریف جو حضرت پیر دستگیر سے منقول ہے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّی الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ صَلٰوۃً تُحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَفَکُّ بِہِ الْکُرَبُ صَلٰوۃً فِیْھَا رِضًی وَلِحَقِّہٖ اَدَاءٌ.

خصوصی دعائے غوثیہ

اس کے بعد یہ دعا پڑھے ان میں سے بعض چیزیں حضرت غوث الاعظم کے خاص وظائف میں سے ہیں: [☆]

﴿اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ اُمَنَاءِ دِیْنِکَ وَخُلَفَاءِ اَوْلِیَائِکَ عَنِ الرَّفِیْعِ الْعِمَادِ وَالطَّوِیْلِ النِّجَادِ الْمُؤَیَّدِ بِالتَّحْقِیْقِ الْمَکْنٰی بِالْعَتِیْقِ الْخَلِیْفَۃِ الشَّفِیْقِ الْمُسْتَخْرَجِ مِنْ اَطْھَرِ اَصْلٍ عَرِیْقٍ الَّذِیْ اِسْمُہٗ مَعَ اسْمِہٖ مَقْرُوْنٌ وَجِسْمُہٗ مَعَ جِسْمِہٖ مَدْفُوْنٌ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ وَعَنِ الْقَصِیْرِ الْاَمَلِ الْکَثِیْرِ الْعَمَلِ الَّذِیْ لَا یَتَدَاخَلُ اَفْعَالَہٗ مَلَلٌ ذٰلِکَ الْمُؤَیَّدُ بِالصَّوَابِ الْمُلْھَمِ

فَصْلَ الْخِطَابِ الَّذِی وَافَقَ حُكْمُهُ نَصَّ الْكِتَابِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرُ ابْنِ الْخَطَّابِ ﷛ وَعَمَّنْ شَیَّدَالْاِیْمَانَ وَرَتَّلَ الْقُرْآنَ وَشَتَّتَ الْفُرْسَانَ وَضَعْضَعَ الطُّغْیَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﷛ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ وَاكْرَامُ الْكُرَمَاءِ ذِی النُّوْرَیْنِ وَعَنِ الْبَطَلِ الْبُهْلُوْلِ زَوْجِ الْبَتُوْلِ وَسَیْفِ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ ﷛ وَعَنِ السِّبْطَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رضی الله عنهما وَعَنِ الْعَمَّیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ رضی الله عنهماوَعَنِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُم بِاحْسَانٍ اِلَی یَوْمِ الدِّیْنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنهم اَجْمَعِیْنَ وَعَنِ الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِیِّیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَعَنْ سِرَاجِ الْاُمَّةِ اَبِی حَنِیْفَةَ الْكُوْفِی وَعَنِ الْاِمَامِ الشَّافِعِّی وَعَنِ الْاِمَامِ الْمَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَعَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَنْ جَمِیْعِ الْمَشَائِخِ وَالْأَوْلِیَاءِ وَعَنِ الشَّیْخِ الْمُرْشِدِ اَبِی سَعِیْدٍ مُبَارَكِ ابْنِ عَلی الْمَخْزُوْمِی ﷬ وَعَنِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِی وَالْغَوْثِ الصَّمْدَانِیِّ وَالْحَبِیْبِ الرَّحْمَانِیِّ وَبَحْرِ الْمَعَانِیِّ شَیْخِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ سَیِّدْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ [ا] وَعَنْ شیخ الارباب و قُطب الاقطاب سید عبدُالوهاب الحسنی الجیلانی و عَنْ شَیْخِ الْاَبْرَارِ شَیْخ مُحَمَّدِ الصَّفِیِّ الْحَسَنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ. وَعَنِ الشَّیْخِ الْغَوَّاصِ الْخَوَّاصِ شَیْخ اَبِی الْعَبَّاسِ اَحْمَدَ الْحَسَنِیِّ الْجِیْلَانِی وَعَنِ الشَّیْخِ الْوَدُوْدِ الْمَوْدُوْدِ اَبِی عَلِیِّ الْمَسْعُوْدِ الْحَسَنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ وَعَنِ الشَّیْخِ الْمُعِیْنِ الْمُرْشِدِ الْمُبِیْنِ اَبِی الْحَسَنِیِّ عَلِیِّ نُوْرِ الدِّیْنِ الْحَسَنِیِّ الْجِیْلَانِی وَعَنْ شَیْخِ السُّخَبَاءِ اَبِی مُحَمَّدٍ شَاهْمِیْرِ الْحَسَنِیِّ

اَلْحُسَيْنِيِّ الْجِيلَانِيِّ وَعَنْ شَيْخِ النُّقَبَاءِ شَيْخ شَمْسِ الدِّيْن مُحَمَّدِ الْحَسَنِيِّ الْجِيلَانِيِّ وَعَنْ شَيْخِ الْقُرْبَاءِ شَيْخ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيِّ الْجِيلَانِيِّ [۲] وَعَنْ شَيْخ التَّقِيِّ النَّقِيِّ الْوَفِيِّ. الصَّالِحِ الْمَالِحِ الْمُرْشِدْ ابِى الْفَتْحِ سَيِّدَ عَبْدِ لْقَادِرِ الثَّانِيِّ الْحَسَنِيِّ الْجِيلَانِيِّ [۳] وَعَنِ الشَّيْخِ الْمجتهد العالم ابى على شيخ عبدالرزاق الحسنى الجيلانى و عن شيخ الشيخ الْعَامِلِ الْعَارِفِ الْمُرْشِدِ الرَّشَادِ غَوْثِ الزَّمَانِ شَيْخ حَامِدٍ الْحَسَنِيِّ الْجِيلَانى قَدَّسَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ وَاَرْوَاحَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ وُجُوْهَ مَشَائِخِنَا وَسَادَاتِنَا بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَللّٰهُمَّ أَدِمْ قُرَّةَ اَعْيُنِهِمْ بِجَمَالِ ذَاتِكَ الْقَدِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ دَرَجَاتِهِمْ فِى اَعْلَى عِلِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ اَوْجِدْهُمْ حقِيقَةَ حَقِّ الْيَقِين .اللّٰهم اِجْعَلْهم فِى نَظْمِ النَّبِيِّيْنَ اللهم اَلْحِقْهُمْ فِىْ ذُرِيَّتِهِمْ وَالطَّاهِرِيْنَ خَيْرَ مَا خَلَقْتَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْهُمْ فِى مُحِبِّيْهِم الْفَائِزِيْنَ اَجْمَلَ مَاعَرَّفْتَ اَحَدًا مِنْ اَحْبَابِكَ الصَّادِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَرْضِ اَرْوَاحَهُم الْعَزِيزَةَ عَنَّا اللّٰهم بَلِّغْهُم تَحِيَّةً وَسَلَامَنَا اللّٰهم اَعْطِ اَوْلَادَهُمْ وَاِخْوَانَهُمْ وَاَصْحَابَهُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاعْصِمْهُمْ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ زِدْهُمْ شَرَفًا وَّكَرَمًا وَّاِكْرَامًا حَتّٰى تُبَلِّغَهُمْ عَلٰى دَرَجَاتِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْاَفَاضِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنْهُمْ وَعَنَّا وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ عَوَائِقَ الزَّمَانِ وَطَوَارِقَ الْحَدْثَانِ وَحَيْفَ الْوُلَاةِ وَسَيْفَ الْمُعَدَّاتِ وَالْعُيُوْنَ الْحَاسِدَاتِ وَالظُّنُوْنَ الْفَاسِدَاتِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْنَا مُتَابِعَتَهُمْ و اَوْصِلْ

اِلَینَا فُتُوحَاتِھِمْ وَ أَدِمْ اِلَینَا بَرَکَاتِھِمْ وَ اَلْحِقْنَابِھِمْ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِھِمْ وَاھْدِنَا ھَدَاھُمْ وَاَسْلِکْنَا طَرِیْقَتَھُمْ اَنْتَ اِلٰھُنَا وَ مَوْلَانَا نَسْأَلُ مِنْکَ اَنْ تُصْلِحَ شَأْنَنَا وَشَأْنَ اِخْوَانِنَا وَاَصْحَابِنَا وَ اَحْبَابِنَا وَ اَوْلَادِنَا وَ شَأْنَ وُلَاۃِ اُمُوْرِنَا۔ ﴾

اے اللہ تو راضی ہو اپنے دین کے امینوں سے اپنی رحمتیں نازل کر ان پر جو تیرے برگزیدہ بندے تھے۔ جو اونچے گھرانے کے اور بڑے پرتلوں والے تھے۔ حق جن کا مؤید تھا۔ جن کی کنیت عتیق تھی، جو خلیفہ مہربان تھے۔ جن کی اصل بہت پاک تھی جن کا نام سرورِ کائنات ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے نام گرامی کے ساتھ مقرون اور جن کا جسم حضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے جسم اطہر کے پہلو میں مدفون ہے۔ یعنی امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور ان پر جو کم خواہشات والے اور کثیر العمل تھے جو راہ حق میں کسی طرح تھک نہ سکتے تھے، حق جن کی تائید پر تھا۔ جنہیں فیصلہ وتصفیہ کرنا الہام ہو چکا تھا وہ جن کا حکم کئی دفعہ وحی اور آیات قرآنی

[☆] جو عبارتیں ان ﴿ ﴾ قوسین کے اندر ہیں یہ جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں، باقی حضرت موسیٰ شہید قدس اللہ سرہٗ سے منقول ہیں۔

[۱] سلسلہ قادریہ رزاقیہ اور عزیزیہ کے مریدین یہاں سے نیچے اپنے سلسلہ طریقت کے مشائخ کے اسماء گرامی پڑھیں۔

[۲] سلسلہ نوشاہیہ کے مریدین اس سے نیچے حضرت سید شیخ مبارک حقانی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع کر کے اپنے شیخ تک پڑھیں۔

[۳] ہمارے سلسلہ عالیہ شیخویہ اور قطبیہ کے مریدین یہاں خط کشیدہ عبارت سے نیچے وعن امام الصالحین و ھادی السالکین سید میر محمد غوث الجیلانی و عن نصیر الملۃ والدین و ھادی المضلین سید عبدالقادر الثالث...... سے آگے اپنے شیخ تک پڑھیں۔

کے موافق اترا یعنی امام عادل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر اوران پر جنہوں نے لشکر پھیلا کر کفار کی سرکشی مٹادی اور کلام ربانی کو اس کی تلاوت سے مزین کیا۔ جو افضل الشہداء اور اکرام السعداء ہیں جن کا لقب ذوالنورین تھا یعنی امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر اوران پر جو شیر خدا، زوج بتول اور اللہ تعالی کی سونتی ہوئی تلوار تھے یعنی مظہر العجائب امام عادل امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضور سرورِ کائنات علیہ الثناء والتحیات کے نواسے سبطین الشہیدین امام حسن وحسین اور آپ کے عم بزرگ حضرت حمزہ اور حضرت عباس اور تمام مہاجرین وانصار پر اوران پر جو قیامت تک ان کی پیروی کرتے رہیں۔ اے اللہ راضی ہو تمام ہدایت یافتہ ائمہ عظام، علماء مجتہدین، چراغ ملت امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور تمام مشائخ طریقت اور اولیائے کرام سے اور اپنی رضا وخوشنودی سے نواز حضرت ابوسعید مبارک بن علی مخزومی، قطب ربانی غوث صمدانی، حبیب رحمانی بحر معانی، شیخ ارض وسما، "شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی کو اور تو راضی ہو شیخ ابرار شیخ محمد الصفی الحسنی الجیلانی سے۔ شیخ غواص ابوالعباس احمد حسنی جیلانی، شیخ ابوعلی مسعود حسنی جیلانی، مددگار اور مرشد برحق ابوعلی نورالدین حسنی جیلانی، ابومحمد الحسنی الجیلانی، شیخ قربا شیخ محمد حسنی جیلانی، شیخ تقی نقی وفی، صالح مرشد ابوالفتح سید عبدالقادر الثانی حسنی جیلانی شیخ مجتہد، عالم باعمل ابوعلی شیخ عبدالرزاق حسنی جیلانی، شیخ عامل، عارف، ہادی ومرشد غوث زماں شیخ حامد حسنی جیلانی سے اے اللہ ان تمام بزرگوں کی ارواح کو مقدس بنا، اور تمام مومن مردوں اور عورتوں تمام مسلمان مردوں اور عورتوں زندوں اور مردوں کی ارواح کو پاکیزہ فرما۔ تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اور آپ کی تمام اولاد پر درود وسلام بھیج اور اپنی برکتیں نازل فرما، اے اللہ ہمارے مشائخ اور سادات کے چہروں کو اپنے نور سے روشن کردے۔ اے اللہ ہمارے اپنے

قدیم اور ذاتی جمال کے ساتھ ان کی آنکھوں کو ہمیشہ ٹھنڈا رکھ۔ اے اللہ اعلیٰ علیین میں ان کے درجات کو بلند فرما۔ اے اللہ انہیں حق الیقین کی حقیقت عطا فرما۔ اے اللہ انہیں انبیاء کے گروہ میں شامل کر اے اللہ ان کی اولاد کو پاکیزہ بنا اور انہیں اپنی مخلوق میں سے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔ اے اللہ انہیں عشاق بامراد میں متعارف کرا دے۔ جس طرح تو نے اپنے سچے اور مخلص اولیاء کو عرفان عطا کیا۔ اے اللہ ان کی ارواح کو ہم سے راضی رکھ۔ ہمارے تحفے اور سلام ان تک پہنچا۔ ان کی اولاد بھائی اور ساتھیوں کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور انہیں دنیا و آخرت کے شر سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ ان کے شرف و کرم میں اضافہ فرما یہاں تک کہ تو انہیں صدیقین کے درجہ تک پہنچائے اور صاحب فضیلت مقربین کے مرتبہ تک پہنچائے۔ اے اللہ ان سے ہم نے اور تمام مسلمانوں سے زمانے کے مصائب، حادثات، سلاطین کے ظلم، سونتی ہوئی تلواریں، حسد کرنے والی آنکھیں اور جھوٹے گمان دور فرما دے۔ اے اللہ ان کی پیروی ہمارے لئے آسان فرما۔ ان کی برکتیں ہم تک پہنچا ہم کو ان کے ساتھ ملا دے۔ قیامت کے روز ان کے زمرے میں شامل کر ہمیں انہی کے راستے پر چلا تو ہمارا معبود اور آقا ہے ہم تجھی سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے اور ہمارے بھائیوں، ساتھیوں دوستوں ہماری اولاد اور ہمارے حکام کے معاملات درست فرما۔"

اور بالخصوص حضرت پیر دستگیر کے نام مبارک کا ان الفاظ میں ایک سو گیارہ مرتبہ ورد کرے۔

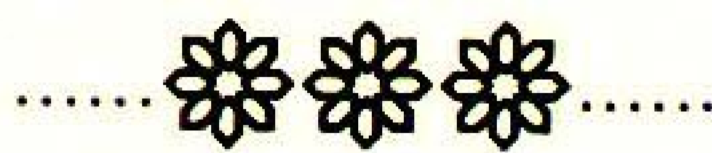
اِلٰھِی بِحُرْمَةِ الشَّیخ مُحیِ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَیِّد عَبْدِ الْقَادِرِ ابْنِ اَبِیْ صَالِح مُوْسٰی الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ رضی اللہ عنہ۔

اور ایک (۱) مرتبہ سورۃ جمعہ، سو (۱۰۰) مرتبہ سورۃ اخلاص، سو

(۱۰۰) بار سورۃ فاتحہ، سو (۱۰۰) مرتبہ سبحان اللہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو (۱۰۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

اور وہ دعائیں اور اذکار جو دعا کی فصل میں لکھے جائیں گے اگر توفیق ہو تو ان کو بھی اپنا وظیفہ بنائے۔ اس کے بعد قیلولہ اور آرام کرنے کی نیت کرے کیونکہ قیلولہ رات کے قیام میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے اور مطلوب کے لیے مفید ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر نفس کو آرام سے بالکل محروم کر دیا جاہے تو دماغ پر خشکی چھا جاتی ہے اور مزاج حد اعتدال سے منحرف ہو جاتا ہے اور تمام حواس اور قویٰ کام کرنے سے رک جاتے ہیں اور لوگوں نے آرام کرنے اور سونے کا جو وقت مقرر کیا ہے وہ دن اور رات میں سات گھنٹے ہے، گرمی و سردی میں موسم کی تبدیلی سے وقت میں بھی کمی بیشی کرے یعنی اگر دن بہت لمبا ہے تو سونے کے وقت میں ایک دو گھنٹہ اضافہ کرے۔ سلوک کا طریقہ یہی ہے، نفس کے جملہ حقوق کا خیال رکھے، کھانے پینے، پہننے، سونے اور دیگر لذتوں سے اسے محروم نہ رکھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی نفس فنا ہو جائے۔



تیسری فصل:

وقت زوال کی نماز کے بارے میں

طالب حق کو چاہئے کہ آفتاب کے زائل ہونے سے قبل نیند سے بیدار ہو جائے اور نہایت ہی حضور قلب سے مسواک کے ساتھ وضو کرے دل کو فاسد خیالات اور باطل اندیشوں سے خالی کر دے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب سورج نصف النہار سے زائل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور طالبان حق کی دعا و نیاز واجب الوجود تک پہنچ جاتی ہے کیونکہ یہ وقت دعاؤں کے قبول ہونے کا ہے۔ تحیۃ الوضو کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد۔

ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نماز فئی زوال کی نیت کرے، سورۃ بقرہ یا دو سو آیات پڑھے یا چار سو (۴۰۰) آیات پڑھے اور اگر زیادہ وقت نہ ہو تو ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھے اور ایک روایت کے مطابق صرف ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سولہ (١٦) مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا من رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھے۔ اس کے بعد ظہر کے فرض، صلوٰۃ الخضر اور وہ دعائیں اور اذکار جو نماز ظہر کے ضمن میں لکھی جا چکی ہیں، میں مشغول ہو جائے۔

……❁❁❁……

چوتھی فصل

نماز مغرب کے بعد، اذکار، دعائیں اور نماز اوّابین کے بارے میں

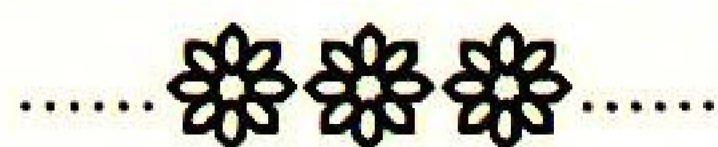
مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت عبادت گزاروں کے لئے بہت محمود ہے، جہاں تک ہو سکے اس وقت کو ذکر، مراقبہ، نماز، تلاوت قرآن یا دوسرے اوراد سے زندہ رکھنا چاہئے۔ جب نماز مغرب کی سنتوں سے اوران دعاؤں سے فارغ ہو جن کا ذکر نماز مغرب کی فصل میں گزر چکا ہے۔

نماز اوّابین

تو چھ(۶) رکعت نماز اوابین پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص سات(۷) مرتبہ اور معوذتین (فلق اور الناس) ایک مرتبہ نماز کے بعد کلمہ تمجید سو بار پڑھے اور کچھ اور رکعتیں بھی پڑھ لے یا بیس رکعت نماز اوابین پڑھ لے۔ اس کے بعد سینتالیس (۴۷) مرتبہ

یَا سَلَامُ یَا مُهَیْمِنُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَبِرَحْمَتِکَ اَسْتَجِیْرُ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ. کا ورد کرے۔

اور سورہ واقعہ، سورہ فتح اور سورہ ملک بھی پڑھے۔



پانچویں فصل:

قیام شب، نماز تہجد، ذکر اور دعاؤں کے بیان میں

سرور عالم، شفیع المذنبین والمذنبات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات فرماتے ہیں کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کے اس لئے اے درویش تجھے چاہئے کہ ہر وقت اس کوشش میں رہے کہ غیر اللہ سے دوری اختیار کر کے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے آویزاں رکھے۔ بالخصوص نیم شب اور آخر شب میں جب بیدار ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کیونکہ یہ وقت بہت محمود ہے اور مطلوب ومقصود کے لئے مفید ہے:

خلق کہ توفیق طلب یافتند
کامۂ جان در دل شب یافتند

''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق حاصل ہو جائے، وہ نصف شب کو روح و جان کا مقصود حاصل کرلیں۔''

اے درویش......!! تجھے چاہئے کہ نصف شب میں استغفار و دعا اور آہ و فغان کی کثرت کرے کیونکہ اس کا اثر بہت عجب ہے، جو کوئی اس کیفیت کو پالے۔ اور جب نماز تہجد کے لئے اٹھے تو جس طرح کہ پہلے لکھا گیا ہے قیام کرے۔ مستحب یہ ہے کہ رات کا نصف یا ایک تہائی

یا دو تہائی نماز میں مشغول رہے تاکہ تیری اقتداء اس آیت مبارکہ اور سنت نبوی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ سے ہو۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝

”اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!) ﷺ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے) آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیں“۔

اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں ایک تہائی سوئے اور آدھی رات اُٹھے اور آخر شب میں دو سدس (چھ میں سے دو حصہ) نہ سوئے یا اول شب سے نصف حصہ سوئے اور تیسرے حصہ میں اٹھے اور آخر شب میں ۱/۶ حصہ نہ سوئے یا چھٹا حصہ شب اول سے اور چھٹا آخر سے سوئے اور درمیانی شب سے دو تہائی اٹھے۔

روایت ہے کہ حضرت داؤد، علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت سے عرض کیا: اے اللہ میں تیری عبادت کرنا چاہتا ہوں، میں رات کے کس حصہ میں قیام کروں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے داؤد......! نہ تو اول شب میں بیدار رہو اور نہ آخر میں کیونکہ جس نے رات کے آخری حصہ میں قیام کیا وہ پہلے حصہ میں سو گیا اور جس نے پہلے حصہ میں قیام کیا وہ آخری حصہ میں سو گیا لیکن تو درمیانی حصہ میں قیام کرتا کہ میں اور تو دونوں خلوت میں ہوں، اور اپنی حاجات مجھے پیش کر۔“ پس قیام دو نیندوں کے درمیان ہوگا، اور بعض تشنگان دیدار حق اور مشتاقان انتہائی شوق اور طلب کی وجہ سے تمام رات قیام کی حالت میں رہتے ہیں۔ شیخ عارف ابو محمد بن ابو الفتح ہرویؒ سے روایت ہے کہ میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی چالیس سال خدمت کی، آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے اور جب حدث لاحق ہوتا تو اسی وقت نیا وضو کرتے اور دو رکعت نماز تحیۃ

الوضوادا فرماتے جب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو تنہائی میں چلے جاتے اور اس خلوت میں کوئی بشر آپ کے پاس نہ آتا خلیفہ وقت بار ہا آپ کی ملاقات کے لئے آتا لیکن دروازے پر بیٹھ کر واپس چلا جاتا اور ملاقات پر قادر نہ ہوسکتا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ رات کے پہلے حصے میں نماز پڑھتے جب ایک تہائی حصہ گزر جاتا تو ان اسماء کے ورد میں مشغول ہو جاتے: اَلْمُحِيطُ الْعَالِمُ الرَّبُّ الشَّهِيدُ الْحَسِيبُ الْفَعَّالُ الْخَلَّاقُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ راوی کہتا ہے کہ میں نے شیخ کو دیکھا، وہ ہوا میں بلند پرواز کرتے، یہاں تک کہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے، اور بعض اوقات آپ پر ہلکی سی نیند طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد قیام کرتے اور حالت قیام میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے یہاں تک کہ دو تہائی رات گزر جاتی، کچھ دیر سجدوں میں پڑے رہتے، روئے مبارک کو زمین پر ملتے۔ اس کے بعد قبلہ رو ہو کر مراقبہ و مشاہدہ میں بیٹھ جاتے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی، اور آپ کا چہرہ مبارک اس قدر تاباں ہوتا کہ قریب ہوتا تھا کہ آپ کے انوار دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دے۔

اور یہ حالت اسی شخص کے لئے سلامتی والی ہوتی ہے اور نقصان نہیں پہنچاتی کہ جس کا نفس شب بیداری میں ذوق و لذت محسوس کرے اور اطاعت کر کے طاقتور ہو جائے ورنہ تکلیف و تکلف کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور نفس بجائے لذت حاصل کرنے کے ناکارہ ہو جائے گا۔ اس قسم کی عبادت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق منع ہے۔ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا: دین کے اوامر پر غالب آنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ پختہ ہے جو اس پر غالب آنے کی کوشش کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا اور آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک رات میں جتنی دیر آسانی سے ممکن ہو نماز پڑھے اگر نیند غالب آجائے تو سو جائے۔ الغرض مستحب قیام شب رات کے ۱/۶ حصہ سے کم نہیں ہے۔

قیام شب کے گیارہ اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ طالب حق آفتاب غروب ہونے کے قریب نیا وضو کر کے قبلہ رو ہو کر نماز کی انتظار میں بیٹھ جاہے۔ اور تسبیح و استغفار میں مشغول رہے اور بالخصوص مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت کو مختلف اذکار یا تلاوت اور دعاؤں سے معمور رکھے تا کہ لوگوں سے ملاقات کرنے اور ان کی کلام و احوال سننے سے باطن میں جو کدورت نے راہ پائی ہو وہ رفع ہو جائے۔

مغرب اور عشاء کی درمیانی نماز کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھو کیونکہ یہ نماز دن کی تمام تھکاوٹوں اور کدورتوں کو دور کر دیتی ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے آیت مبارکہ تَتَجَافٰی جنوبھم عن المضاجع کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد عشاء اور مغرب کے درمیان کی نماز ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد گفتگو نہ کرے بالخصوص فضول کلام کو ترک کر دے تا کہ عشاء اور مغرب کے وظائف سے جو نورانی طراوت حاصل ہوئی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔ عشاء کی نماز کے بعد وضو کو نیا کرے کیونکہ اس وقت وضو کرنے سے قیام شب میں آسانی ہو جاتی ہے قیام شب میں آسانی پیدا کرنے کا ایک اور ذریعہ معدہ کا کھانے سے خالی ہونا ہے تا کہ پرخوری (زیادہ کھانا) قیام سے مانع نہ ہو جائے اور جب سوئے تو طہارت سے سوئے اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھے تا کہ نفس کو نیند سے بیدار ہونے میں آسانی ہو اور نماز چاشت کے بعد قیلولہ کرے تا کہ نفس کی سستی اور کاہلی دور ہو جائے اور رات کو اٹھنے میں آسانی ہو۔ اور جب نیند سے بیدار ہو اور اس کے دل کی تختی ہر قسم کے ذکر و فکر سے خالی ہو تو حق سبحانہ و تعالیٰ کے ذکر و فکر لامتناہی کو اپنے دل میں نقش کر لے کیونکہ جب بندہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس کا دل جملہ نقوش سے خالی و صافی ہوتا ہے اور فطرۃ اولی کی

طرف لوٹ آتا ہے چنانچہ جب اس حال میں بندہ اپنے دل پر ذکر حق کا نقش کر لے تو وہ فطرت برقرار رہتی ہے۔ اور نماز تہجد نہایت حضور قلب سے ادا کرے۔ ممکن ہے کہ بعض کوتاہ نظر کے جن کی نگاہ بصیرت ان آداب کے کمال اور حسن کا مطالعہ نہیں کر سکتی وہ ان اوقات کی حفاظت نہ کر پائیں اور ارباب منازل اور صاحب مرتبہ لوگ ان چیزوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتے حالانکہ انہیں علم نہیں کہ جو شخص اللہ کی محبت میں سچا ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اپنے تمام اوقات کو اللہ کی اطاعت میں زیادہ سے زیادہ استعمال کرتا ہے اور کبھی بیزار نہیں ہوتا اور یہ حقیقت ہے کہ محبّ صادق جب ملاقات کی سعادت حاصل کرتا ہے یا محبوب سے مناجات کا موقع حاصل کرتا ہے یا اس کی خدمت بجالانے اور زمین بوسی کرنے کا موقع پاتا ہے تو وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ اس کی تمام خواہشات پوری ہوگئیں اور اس نے اپنے مقصود و مطلوب میں کامیابی حاصل کر لی اور اس بات کو صرف عاشق ہی سمجھ سکتا ہے۔

حضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی شب بیداری کا عالم

اے درویش......! تجھے معلوم نہیں کہ سرور عالم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اپنے اوقات کس طرح صرف فرماتے تھے؟ بالخصوص آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے پاؤں مبارک سوج جاتے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں تو آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے جواب دیا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن ہی سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ قیام شب فرماتے تو یہ کلمات کہتے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْحَـانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِی

وَاَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ لَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْهَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات تمام عیبوں سے پاک ہے۔ اے اللہ، تمام تعریف تیرے لئے ہے میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے مجھے ہدایت دی اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔“

رات کو اٹھنے کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ قیام شب کے لئے اٹھے اور ان کلمات سے نماز کی ابتداء کی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ فَاطِرِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَتُ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

”اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کے جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، حق بات میں جب میں اختلاف کروں تو مجھے ہدایت فرما۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔“

منقول ہے کہ شفیع المذنبین ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر ان

کلمات کو پڑھے اور بعد میں کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ تو وہ جو دعا مانگے گا قبول ہوگی:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

تہجد کے وقت اٹھنے کے بعد کے نبوی وظائف

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب سرور عالم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نماز شب کے لئے اٹھتے تو دس (۱۰) مرتبہ تکبیر کہتے دس (۱۰) بار الحمد، دس (۱۰) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، دس (۱۰) مرتبہ استغفار اور دس (۱۰) مرتبہ تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ) کہتے۔ اس کے بعد دس (۱۰) مرتبہ یہ کلمات کہتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَمِنْ ضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہتے۔ سرور عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ نماز شب کے لئے بیدار ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر ملتے اور سورۂ آل عمران کی آخری آیات تلاوت فرماتے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ان کلمات کو زبان پر جاری کرتے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ.

سورۃ کے آخر تک پڑھتے سرکار دو جہاں ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ تکبیر تحریمہ کے بعد ان کلمات کو پڑھتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ

غَیۡرُکَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ کَبِیۡرًا اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ مِنۡ ھَمۡزِہٖ وَنَفۡخِہٖ وَنَفۡسِہٖ۔

اور تین مرتبہ یہ دعا مانگتے

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ بَاعِدۡ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدۡتَّ بَیۡنَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیۡ مِنَ الۡخَطَایَا کَمَا تُنَقَّی الثَّوۡبُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغۡسِلۡ خَطَایَایَ بِالۡمَاءِ الثَّلۡجِ وَالۡبَرۡدِ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا مُسۡلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الۡمَلِکُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنۡتَ رَبِّیۡ وَاَنَا عَبۡدُکَ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ جَمِیۡعًا اِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ وَاھۡدِنِیۡ لَاحۡسَنِ الۡخَلَا وَلَا یَھۡدِیۡ لَاحۡسَنِھَا اِلَّا اَنۡتَ وَاصۡرِفۡ عَنِّیۡ سَیِّئَھَا لَا یَصۡرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنۡتَ لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ وَالۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِیۡ یَدَیۡکَ وَاِلَیۡکَ تَبَارَکۡتَ وَ تَعَالَیۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ وَالشَّرُّ لَیۡسَ اِلَیۡکَ وَالۡمَھۡدِیُّ مَنۡ ھَدَیۡتَہٗ اِلَیۡکَ وَاِلَیۡکَ لَا مَنۡجَامِنۡکَ وَلَا مَلۡجَاً اِلَّا اِلَیۡکَ تَبَارَکۡتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ تَصۡدَعَنِیۡ وَجۡھِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اَللّٰھُمَّ اَحۡیِنِیۡ مُسۡلِمًا۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے میرے اللہ! میری خطاؤں اور میرے درمیان اتنا فیصلہ کردے جتنا کہ مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کردے جس طرح کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کردیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو ٹھنڈے پانی سے دھودے۔ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں باطل سے منہ موڑ کر اسلام قبول کرنے والا ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی میرا جینا، میرا مرنا اس اللہ کے لئے ہے جو پروردگار دو جہاں ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا اسلام کی راہ پر چلنے والا ہوں۔ اے اللہ تو ہی بادشاہ کل ہے تیرے سوا میرا کوئی پروردگار نہیں۔ میں تیرا ہی بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا تو میرے سب گناہ معاف فرما دے بے شک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور تیری طرف سے ہے۔ تیری ذات بابرکت ہے، عظمت و بلندی والی ہے۔ میں تجھ سے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی توبہ کرتا ہوں اور شر تیری طرف سے نہیں۔ اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو نے اپنی طرف ہدایت دی۔ تیری ذات کے سوا نہ تو کہیں راہ نجات ہے اور نہ ہی کوئی پناہ گاہ ہے تیری ذات بابرکت ہے۔ اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ روز قیامت میرا چہرہ بگڑ جائے۔ اے اللہ مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ۔''

نماز تہجد میں حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی قرأت احوال و اوقات کے لحاظ سے مختلف ہوتی تھی بعض اوقات آپ سورۃ بقرۃ، آل عمران، النساء اور مائدۃ کی تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سورۃ انعام پڑھتے اور بعض اوقات اس ایک آیت سے صبح کرتے: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور اسی طرح قرأت قرآن اور قیام کے مطابق آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی نماز میں تمام ارکان، رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں تعدیل و تخفیف بھی مختلف ہوتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کا معمول یہ تھا کہ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پہلی دو

رکعت میں خفیف قرأت کرتے اور بعد والی رکعات میں لمبی قرأت کرتے اور جب کسی مرض یا عذر کی وجہ سے نماز تہجد فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت نماز تہجد عشاء کے ساتھ ہی پڑھ لیتے۔ سلسلہ قادریہ کے درویشوں کا معمول یہ ہے کہ نماز وتر کے بعد بارہ رکعت ادا کی جائیں اگر مذکورہ بالا طریقہ سے قرآن کی تلاوت نہ کر سکے تو ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ یا سات دفعہ یا پانچ بار یا تین بار سورۃ اخلاص کی قرأت کرے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رَحْمَۃً مِنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَ تَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ وَ تَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَ تُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ وَ تَرْفَعُ بِھَا مَشَاھِدِیْ وَ تُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَ تُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَ تَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَ یَقِیْنًا وَ لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَرَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ وَ نُزُلَ الشُّھَدَاءِ وَ عَیْنَ السُّعَدَاءِ وَالظَّفَرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتْرُکُ بِکَ حَاجَتِیْ وَ اِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَ ضَعُفَ عَمَلِیْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَ یَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا تُجِیْرُنَا مِنَ الْھُجُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنَا مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَأْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْأَلَتِیْ وَ عَدْتَّ بِہٖ اَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ اَوْجَزَاءُ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ وَ اَسْأَلُکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا ذَالْجَلَالِ الْحَبْلِ الشَّدِّ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْأَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ وَ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ اَللّٰھُمَّ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ الْمُھْدِیِّیْنَ غَیْرَ الضَّالِّیْنَ وَالْمُضِلِّیْنَ مُسْلِمًا لِاَوْلِیَائِکَ وَ عَدُوًّا لِاَعْدَائِکَ وَ نُحِبُّ بِحُبِّکَ وَ نُعَادِیْ

بِعَدَاوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ مِنَّا الدُّعَاءُ وَ عَلَيْکَ الْاِجَابَةُ وَ مِنَّا الْجُهْدُ وَعَلَيْکَ التُّکْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ نُوْرًا مِنْ بَيْنَ يَدَیَّ وَ نُوْرًا مِنْ خَلْفِیْ وَ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِیْ وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَ نُوْرًا مِنْ فَوْقِیْ وَ نُوْرًا مِنْ تَحْتِیْ وَ نُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَ نُوْرٌ فِیْ شَعْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ بُشْرِیْ وَ نُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَ نُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا فِیْ نُوْرٍ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا يَنْبَغِیْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَ النِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَ الْکَرَم سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

''اے اللہ میں تجھ سے تیری اس رحمت کا سوال کرتا ہوں جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے، میرے معاملے کو درست فرمادے۔ میرے کاموں کی پراگندگی کی اصلاح فرما دے، میرے غائب کی درستی فرمادے۔ میرے نظر آنے والے امور کو بلند فرمادے، میرے عمل کو پاکیزہ فرمادے، مجھے ہدایت عطا فرمادے اوراس رحمت کے ذریعے مجھے ہر سوال سے محفوظ رکھ، اے اللہ مجھے ایمان ویقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہواور مجھے ایسی رحمت عطا فرما جس کے ذریعے دنیا وآخرت میں تیری عظمت کے شرف کو حاصل کرلوں، اے اللہ میں تجھ سے قضاوقدر میں کامیابی، شہیدوں کی ضیافت ودعوت، سعادتمندوں کے چشموں اور دشمن پر کامیابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اپنی حاجت کو تیرے ساتھ چھوڑتا ہوں اگرچہ میری بصارت کم اور عمل کمزور ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے کاموں کے پورا کرنے والے، دلوں کو شفا دینے والے کہ تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے پناہ دے اور قبر کے فتنہ سے بچالے، اے اللہ وہ چیز جس کو میں دیکھ نہ سکا یا تجھ سے اس کا سوال نہ

کر سکا اور تو نے اپنی مخلوق سے کسی کو عطا کرنے کا وعدہ کیا یا کوئی عطا و جزاء جو تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے تو میں اس کی خواہش رکھتا ہوں اور اے عزت و عظمت کے مالک، ہدایت والے کاموں کو جاننے والے، میں تجھ سے ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں، اور قیامت کے روز تجھ سے امن کا سوال کرتا ہوں اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ مجھے مقربین بارگاہ اور رکوع و سجود کرنے والوں، وعدوں کو پورا کرنے والوں سے بنا۔ بے شک تو رحم فرمانے والا، نیک لوگوں کو دوست رکھنے والا ہے۔ اے اللہ جو تو چاہتا ہے، کرتا ہے، اے اللہ ہمیں راہ ہدایت پر چلنے والے لوگوں سے بنا، ہمیں گمراہ اور گمراہ کن لوگوں سے نہ بنا۔ ہمیں ان لوگوں سے بنا جو تیرے اولیاء کی اطاعت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور جن سے تو محبت کرتا ہے ہم بھی ان سے محبت کریں اور جن سے تو عداوت رکھتا ہے ہم بھی ان سے عداوت رکھیں، اے اللہ ہم تو صرف دعا کرتے ہیں، قبول کرنے والا تو ہی ہے، ہماری طرف سے صرف کوشش ہے اور توکل تجھ پر ہی ہے، اے اللہ میرے دل کو منور کر، میری قبر کو روشن کر۔ میرے آگے، پیچھے دائیں بائیں، اوپر، نیچے سب جگہ کو منور کر دے اور میری سماعت و بصارت میں نور عطا فرما۔ میرے بالوں اور میری جلد میں نورانیت پیدا فرما۔ میرے گوشت اور خون میں نور پیدا فرما اور میری ہڈیوں میں نورانیت پیدا فرما۔ اے اللہ میرے لئے نورانیت کو عظیم کر دے اور مجھے نور عطا فرما میرے لئے ہر طرف نور ہی نور کر دے۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی کی تسبیح بیان کرنا مناسب نہیں پاک ہے فضل اور نعمتیں عطا کرنے والی ہستی پاک ہے بزرگی و عظمت والا، پاک ہے ہیبت و عزت والا۔"

اس کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ استغفار پڑھے اور پھر یہ مناجات پڑھے:

يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيرَ الصَّامِتِينَ يَا مُعْطِىَ السَّائِلِينَ يَا مُجِيرَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا

اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تُخَيِّبْ رَجَائِيْ اِلٰهِيْ رَجَائُكَ يُحْيِيْنِيْ وَخَوْفُكَ يُمِيْتُنِيْ وَ اَنَا بَيْنَ مَوْتٍ وَحَيَاةٍ اَخَافُ عَذَابَكَ لِاَنِّيْ عَصَيْتُكَ وَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ لِاَنَّكَ كَرِيْمٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا يُحْصٰى مَكَارِمُكَ.

''اے وہ ذات مقدس جو ضامن کے ضمیر کو جانتا ہے اے سائلوں کو عطا کرنے والے، اے پناہ تلاش کرنے والے کو پناہ دینے والے۔ خوفزدہ لوگوں کو امان دینے والے، اے مومنین کی امید، میری امید کو ناکام نہ فرما۔ اے میرے مالک تیری امید مجھے زندہ رکھتی ہے اور تیرا خوف مجھے مار دیتا ہے، میں موت وحیات کی کشمکش میں ہوں میں تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں کیونکہ میں نے تیری نافرمانی کی، تیری رحمت کا امیدوار ہوں کیونکہ تو کریم ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں تیرے مکارم کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔''

ندارم ہیچ توشہ اندریں راہ
بجز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

''اسی راہ (سفر) میں میرے پاس فرمان خداوندی کہ (اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ) کے سوا کوئی زادِ راہ نہیں۔''

اِلٰهِيْ تُبْتُ وَرَجَعْتُ عَمَّا قُلْتُ وَ تُبْتُ عَنْ جَمِيْعِ الْمَعَاصِيْ اِلٰهِيْ مُلُوْكُ الدُّنْيَا يَعْتِقُوْنَ الْعَبِيْدَ فَاَنْتَ مَلِكُ الْمُلْكِ فَاَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ اِلٰى اَيِّ بَابٍ نَتَوَجَّهُ بِغَيْرِ بَابِكَ وَاَيِّ جَنَابٍ بِغَيْرِ جَنَابِكَ.

''اے میرے مالک جو کچھ میں نے کہا اس سے توبہ ورجوع کیا اور تمام گناہوں سے توبہ کی۔ اے اللہ دنیا کے بادشاہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں تو تمام بادشاہتوں کا مالک ہے مجھے آگ کے عذاب سے آزاد فرما اے پروردگار تیرے در کو چھوڑ کر ہم کس طرف رخ کریں اور

تیری جناب کے سوا کس کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔"

اے میرے مالک، اے بادشاہ، جب میرے پاؤں بستر مرگ پر دراز ہوں اور دنیاوی امور سرانجام دینے سے میرے ہاتھ عاجز ہو جائیں تو کلمہ طیبہ کو میری زبان اور تمام مسلمانوں کی زبان پر جاری فرمانا، اور اس وقت جبکہ لباسِ حسرت میرے بدن سے جدا کر لیا جائے اور بے آستین لباس مجھے پہنا دیا جائے تو مجھ پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرمانا اے اللہ جب میرے ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیئے جائیں اور عزیز و اقارب ناامید ہو جائیں تو اس وقت مجھ پر رحم فرمانا، اے اللہ جب لوگ مجھے لحد میں اتاریں تو اس وقت مجھ پر رحم فرمانا۔

کرم کن اے کریم طاقت عدل کراست
گرچہ سزا لائقیم از تو امید عطا است

"اے اللہ! عدل کی طاقت کون رکھتا ہے؟ بس تو اپنے کرم سے بخش دے۔ اگر چہ ہم تو لائق سزا ہیں لیکن تیری عطا کی امید ہے"۔

اے اللہ تو ہم سب کی حاجتوں کو جانتا ہے اور پورا بھی کر سکتا ہے، اپنے کرم خاص سے پورا فرما دے دونوں جہاں میں ہمیں عزت عطا فرما، اپنے غضب سے اپنی ہی پناہ میں رکھ، ہمیں ہمارے اپنے حال پر نہ چھوڑ، حکام کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اپنے حبیب پاک، نبی مختار ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل، وہ افعال و اعمال جن پر تو راضی نہیں، ان کو اور ان کی محبت کو ہمارے دلوں سے محو کر دے، ہمیں عفو و عافیت بخش۔ تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر فرما۔ ہمارے دوستوں کو شریعت مطہرہ پر قائم رکھ۔

يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِىْ يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنِّىْ. يَا حَسِيْبَ التَّائِبِيْنَ تُبْ عَلَىَّ بِحَقِّ جَاهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ﷺ اِلٰهِىْ كَمَا

حَفِظْتَ جَبْهَتِیْ عَنْ سُجُوْدِ غَیْرِکَ فَاحْفَظْ لِسَانِیْ عَنْ سُؤَالِ غَیْرِکَ یَا مَنْ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ الْاَخْفٰی یَا قَیُّوْمَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اِنَّا عَاجِزُوْنَ قَاصِرُوْنَ بُرَءٰٓؤُا اِلَیْکَ مِنْ زَیْغٍ وَ زَلَلٍ مُطِیْعُوْنَ لِمَا اَمَرْتَ بِہٖ مِنْ فِعْلٍ وَقَوْلٍ.

اے مومنوں کیلئے باعث امید، اے فریادیوں کیلئے فریادرس، میری فریادرسی کیجئے، اے مومنوں کے مددگار میری مدد کیجئے، اے توبہ کرنے والوں کی کفایت کرنے والے نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل میری توبہ قبول فرمایئے، اے اللہ! جس طرح غیر کے آگے سجدہ کرنے سے تو نے میرے چہرہ کی حفاظت کی ہے اسی طرح غیر کے آگے سوال کرنے سے میری زبان کی حفاظت فرما۔ اے رازوں اور پوشیدہ باتوں کے جاننے والے، اے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والے ہم عاجز و قاصر ہیں، کجی اور لغزش میں تیری طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اور جس قول و فعل کا تو نے حکم دیا ہے اسکی اطاعت کرنے والے ہیں"۔

اے عیب پوش و عیب دان، ہمیں نبی آخرالزمان ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل توفیق عطا فرما، ہم تمام امور شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق سرانجام دیں۔

اس کے بعد آنحضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

یَا مَنْ تَفَرَّدَ بِنُصْرَۃِ الضُّعَفَاءِ وَالْمَظْلُوْمِیْنَ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ عَجَزُوْا ذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ لِسَانَ اَعْدَائِیْ وَ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَ لَا حَاسِدِیْ وَ اَظْفِرْ عَنْ جَمِیْعِ اَعْدَائِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور ستتر (۷۷) مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

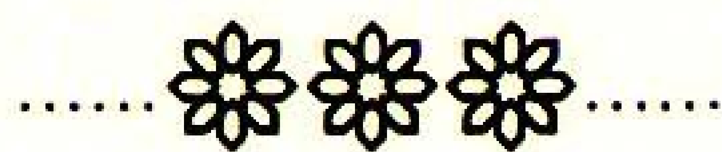
یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَ مِنْ عَذَابِکَ

اَسْتَجِیْرُ وَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِی

اے وہ ذات جو تنہا کمزوروں اور مظلوموں کی مدد کرتی ہے جبکہ تمام مخلوق اس بات سے عاجز ہے۔ اے اللہ! میرے دشمنوں کی زبان بند کر دے اور میرے دشمنوں اور حاسدوں کو میری مصیبت پر خوش نہ کر اور مجھے میرے دشمنوں پر کامیابی عطا فرما۔ اے ارحم الراحمین تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔

اور چار سو سترہ (۴۱۷) بار لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ کا وظیفہ کرے اور ہر انیسویں عدد پر کلمہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہِ بھی اس کے ساتھ متصل کرے۔ اور بلند آواز سے اس کا ورد کرے۔ اس کے بعد پانچ سو سینتیس (۵۳۷) بار یَـا اللہ کا ذکر کرے۔ اور مناسب یہ ہے کہ ان تمام اذکار کو سلسلہ عالیہ قادریہ کے طریقہ پر کرے جس کا ذکر، وظیفہ ذکر جہر کی فصل میں کیا جائے گا۔ اس کے بعد دو سو انیس (۲۱۹) بار حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر ان الفاظ میں درود شریف بھیجے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ [۱]



[۱] سلسلہ عالیہ قادریہ کی تمام کتب میں درود غوثیہ یہیں تک نقل ہے۔ جبکہ پیران سلسلہ عالیہ قادریہ شیخو شریف ایک متصل روایت کے مطابق تین مزید کلمات کے اضافہ کے ساتھ پڑھتے ہیں یعنی اس طرح...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

چھٹی فصل:

نماز تسبیح اور اس کی دعاوں کے بیان میں

نماز تسبیح کی فضیلت

معلوم ہونا چاہیے کہ نماز تسبیح کی اہمیت وفضیلت حدیث نبوی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ سے ثابت ہے۔ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا اے چچا اگر ہو سکے تو آپ ہر روز نماز تسبیح پڑھا کریں یا ہر جمعہ کے دن اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار، یا سال میں ایک مرتبہ، اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو پوری عمر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔ کیونکہ یہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں اور خطاؤں کو محو (ختم) کرنے والی ہے۔ حدیث نبوی ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ سے نماز کی چار رکعات ثابت ہیں۔

نماز تسبیح کا طریقہ

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی کوئی ایک صورت پڑھیں اس کے بعد پندرہ دفعہ کلمہ تمجید: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. پڑھے ۔اور ہر رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ استراحت اور جلسہ تشہد میں دس بار کلمہ تمجید پڑھے۔

نماز تسبیح کی قرأت

بعض ائمہ حدیث، سورۃ فاتحہ کے بعد لمبی سورۃ پڑھنے کو افضل خیال کرتے ہیں۔ اور

افضل واولی یہ ہے کہ چار مسبحات یعنی سورۃ الحدید، الصّف، جمعہ اور تغابن میں سے ایک کی تلاوت کرے۔ اور ایک روایت کے مطابق چھوٹی سورتوں مثلاً سورۃ زلزال، العادیات، القارعۃ، الھاکم التکاثر، اور اخلاص کی قرأت کرے۔ اور دوسری روایت کے مطابق سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الھاکم التکاثر، العصر، الکافرون، اور سورۃ اخلاص کی قرأت کرے۔ ان میں سے ہر سورت کو ہر رکعت میں قرأت کرے۔

نمازِ تسبیح ادا کرنے کے دو طریقے منقول ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب ثنا سبحانک اللھم اور سورۃ فاتحہ ساتھ کوئی سورۃ پڑھنے سے فارغ ہو تو کھڑے ہونے کی حالت میں ہی پندرہ بار کلمہ تمجید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا واللہ اکبر پڑھے اور ایک روایت کے مطابق اسکے ساتھ لا حول والا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی پڑھے، اسکے بعد رکوع میں چلا جائے اور دس مرتبہ تسبیح پڑھے اور اسی طرح قومہ، دونوں سجدوں، جلسہ استراحت اور جلسہ تشہد میں بھی دس دفعہ تسبیح پڑھے۔

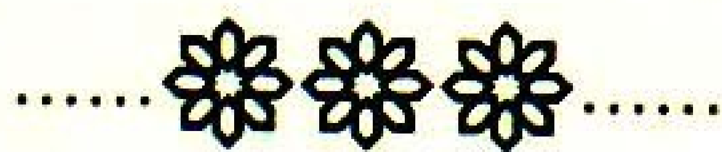
دوسری رایت اس طرح ہے کہ تکبیر تحریمہ اور ثنا کے بعد پندرہ مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔ اسکے بعد تعوذ وتسمیہ، فاتحہ اور کسی دوسری صورت کی قرأت کرے اور دس مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔ اسی طرح رکوع، قومہ، دونوں سجدوں، جلسہ استراحت اور جلسہ تشہد میں دس بار کلمہ تمجید پڑھے [۱]۔ اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ کلمہ تسبیح کی تعداد ہوگی اور چاروں رکعتوں میں اسکی تعداد تین سو (۳۰۰) دفعہ ہوگی اور تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے:

---

[۱] دوسری روایت کے مطابق کلمہ تمجید دو سجدوں کے بعد نہ ہے، ورنہ تعداد ۸۵ بار ہو جائے گی......

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ تَوفِیقَ اَھلِ الھُدیٰ وَاَعمَالَ اَھلِ الیَقِینِ وَمُنَاصِحَۃَ اَھلِ التَّوبَۃِ وَ عَزْمَ اَھْلِ الصَّبرِ وَ جِدَّ اَھلِ الخَشْیَۃِ وَطَلْبَ اَھلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلَ الْوَرْعِ وَ عِرفَانَ اَھْلِ العِلْمِ حتی اَخافَکَ اللھم اِنی اَسْأَلُکَ مَخافَۃً تَحجزُنی عَن مَعَاصِیْکَ حتی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمْلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَ حتی اُنَا صِحَکَ بِالتَّوبَۃِ خوفاً عَنکَ وَحتی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیحَۃَ حَیَاءً مِنْکَ حتی اَتَوَکَّلَ عَلَیکَ فِی الاُمُورِ حُسْنِ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے اہل ہدیٰ کی توفیق، اہل یقین کے اعمال، اہل توبہ کے خلوص، اہل صبر کے عزم، اہل خوف وخشیت کی سنجیدگی، اہل رغبت کی طلب، اہل تقویٰ کی عبادت اور علم کے عرفان کا سوال کرتا ہوں تاکہ میں تیرے عذاب سے ڈرتا رہوں، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانی سے روک دے، حتی کہ تیری اطاعت کر کے میں ایسا عمل کروں جو مجھے تیری رضا وخوشنودی کا مستحق بنا دے اور میں تیرے عذاب سے ڈر کر سچی توبہ کروں اور شرمندہ ہو کر سچے خلوص اور خواہی کو اپنا لوں۔ اور تیرے ساتھ حسن ظن کی وجہ سے تمام امور میں تجھ پر ہی توکل کروں، تیری ذات تمام عیبوں سے پاک ہے، اے نور کے پیدا کرنے والے"۔



[بقیہ صفحہ] یہاں کاتب کی غلطی سے درج ہو گیا، پہلا طریقہ امام ابوداؤد، ابن ماجہ اور صاحب مشکوۃ رحمہم اللہ نے درج کیا۔ جبکہ دوسرا طریقہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ مشائخ حنفیہ کا زیادہ تر معمول اسی پر ہے۔

باب سوم

تلاوت قرآن مجید کے آداب، ذکر بالجہر کے مختلف طریقے، باطنی اشغال، ذکرخفی، مراقبہ (جوسلسلہ عالیہ قادریہ کے طریقہ کے مطابق ہے) بارگاہ نبوی ﷺ کے آداب، آداب مریدین، قبلہ وکعبہ حضرت شیخ محی الدّین سیّدعبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے آداب، مختلف اذکاراور دعاؤں کے بیان میں ہے۔اور یہ باب چھ فصلوں، تین مطالب اورایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل:

تلاوت قرآن مجید کے آداب کے بیان میں

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری ؓ ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''جو قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہا اور مجھ سے سوال نہ کیا تو میں اسے سوال کرنے والوں سے بہتر عطا کرتا ہوں''، اور یہ بھی حدیث شریف سے ثابت ہے کہ تمام اذکار سے افضل واکمل ذکر تلاوت قرآن مجید ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کی تلاوت کرنا گویا اپنے رب سے اور اس کے اہل سے کلام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اہل اس کے خاص بندے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے تلاوت قرآن مجید سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں، اس کے ہر حرف کے بدلے نیکی ہے اور وہ نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔''

تلاوت قرآن مجید کے آداب

سب سے پہلی بات جو قاری قرآن کیلئے لازم ہے، وہ اخلاص نیت ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے کرے اور اللہ کی بارگاہ کے سوا کسی اور کیلئے اسے وسیلہ نہ بنائے۔

تلاوت قرآن مجید کرتے وقت اپنے ذہن کو مستحضر (حاضر) رکھنا چاہیے گویا کہ بندہ

اپنے پروردگار سے سرگوشی کر رہا ہے اور اسے دیکھ رہا ہے، تلاوت کے آداب درج ذیل ہیں:

وضو نئے سرے سے کرنا، مسواک استعمال کرنا، جگہ تلاوت قرآن کیلئے صاف ستھری ہونا، قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، خشوع و خضوع اور اطمینان و وقار اور حضور قلب ہونا، معانی پر غور کرنا، حزن قلب اور گریہ وزاری کا حاصل ہونا۔ قرآن مجید کے الفاظ کو ترتیل سے اور خوبصورت بلند آواز سے نہایت ہی خوف وخشیت سے پڑھنا۔ دوران تلاوت سستی، کاہلی اور ملال سے اجتناب کرنا۔

غوث اعظم محبوب حق شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِحتَرِمُوا کَلَامَ اللہِ عزوجل وَ تَادّبوا معهٗ لأنه هو الوصلة بينكم وبين الله عزوجل لا تجعلوهٗ مخلوقا.

"یعنی کلام اللہ کا احترام وادب کرو کیونکہ یہ تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ووسیلہ ہے۔ اسے مخلوق نہ بناؤ۔"

کلام الٰہی کی تلاوت یا سماع اس طرح کرنا چاہیے کہ جب بندہ کی اپنی زبان پر یا کسی اور کی زبان پر کوئی کلمہ یا آیت جاری ہو تو یوں محسوس کرے گویا کہ وہ متکلم حقیقی سے سن رہا ہے الفاظ کے معانی کی گہرائی میں چلا جائے اور سننے کی لذت میں اس قدر منہمک ہو جائے گویا کہ متکلم حقیقی ہی سے سن رہا ہے۔ اور اپنی زبان یا دوسرے کی زبان کو صرف ایک واسطہ ہی تصور کرے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنا کلام اس کے کانوں تک پہنچا رہا ہے، اور اپنے آپ کو **اِنی انا اللہ** بسمع موسیٰ صلی اللہ علیہ و علی نبینا و آلہ وعلیہ الصلوۃ والسلام کے قدیم طریقہ خطاب کے ذریعہ تک پہنچائے۔ چنانچہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کا بھی یہی مطلب و معنی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنے دلوں سے سنتے ہیں اور ان

کے اعمال خارجیہ کے ساتھ کان اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت کا آغاز تعوذ وتسمیہ سے کرے اور جب کسی آیت رحمت پر پہنچے تو مسرت کا اظہار اور اپنی حاجت طلب کرے اور جب کسی آیت عذاب پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور استغفار کرے۔ آیات تسبیح وتحمید پر تسبیح پڑھے اور دعا وتضرع والی آیات پر دعا کرے اور مطلوب ومقصود طلب کرے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات میں سے کسی اسم کی تلاوت کرے تو اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگے، جہاں اللہ تعالیٰ کے ماسویٰ کی نفی کی گئی ہو وہاں پر نفی کرے اور محل اثبات پر وجود حقیقی کا اثبات کرے۔ جب آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدہ تلاوت ادا کرے اور اٹھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے اور جب آیت ''رُسُلِ اللّٰہِ'' پر پہنچے تو سو بار ''رسل اللہ'' کا تکرار کرے اور اٹھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں جا کر اپنی دینی حاجت طلب کرے اور دل میں اس حاجت کا تصور کرکے اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا قرآن کی کسی آیت کا تکرار کرے۔ اور باطنی اعداء کو دور کرنے کیلئے کہ جن کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اَعْدَیٰ عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ (تیرا سب سے بڑا دشمن وہ نفس ہے جو تیرے پہلوؤں میں ہے۔) اور ظاہری دشمنوں کو دور کرنے کیلئے درج ذیل آیات میں کسی ایک آیت کا تکرار کرے:

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ○ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ ط اَلَا لَهُ

الْحُكْمُ قف وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ○ ؎ ۱

''اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر (فرشتوں کو بطور) نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے (تو) ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ خطا (یا کوتاہی) نہیں کرتے○ پھر وہ (سب) اللہ کے حضور لوٹائے جائیں گے جو ان کا مالک حقیقی ہے، جان لو! حکم (فرمانا) اسی کا (کام) ہے، اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے○''

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ج يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ يَّجْرِىْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ○ ؎ ۲

''وہی اللہ ہے، جو یکتا ہے سب پر غالب ہے○ اُس نے آسمانوں اور زمین کو صحیح تدبیر کے ساتھ پیدا فرمایا۔ وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (ایک نظام میں) مسخر کر رکھا ہے ہر ایک (ستارہ اور سیّارہ) مقرّرہ وقت کی حد تک (اپنے مدار میں) چلتا ہے، خبردار! وہی (پورے نظام پر) غالب، بڑا بخشنے والا ہے○''

اور یہ آیت بھی پڑھے:

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

اس کے بعد اَللّٰهُ اَعْلَمُ کہے اور تلاوت میں مشغول ہو جائے۔

؎ ۱ (الانعام، ۶: ۶۱۔۶۲) ؎ ۲ (الزمر، ۳۹: ۴۔۵)

اور جب اس آیت پر پہنچے۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ تو دعا وتضرع کرے اور سورت والضحیٰ کے بعد قرآن کے آخر تک جتنی سورتیں ہیں ان سب کے ختم کرنے کے آخر میں تکبیر کہنا سنت ہے۔ اور تکبیر اس طرح سے ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور ایک روایت کے مطابق صرف اَللّٰہُ اَکْبَرُ پر اکتفا کرلے۔

تلاوت قرآن کا وقت

تلاوت کرنے کا بہترین وقت رات کا آخری حصہ اور صبح کی نماز کے بعد ہے اور مغرب وعشاء کے درمیان کا وقت بھی محبوب ہے۔ موسم گرما میں قرآن مجید کا ختم فجر کی سنتوں میں کرے اور موسم سرما میں مغرب کی سنتوں میں ختم کرے تا کہ قاری قرآن کیلئے ملائکہ کی طرف سے دعائے مغفرت اور استغفار لمبے دن اور لمبی رات میں واقع ہو۔ اور اگر فجر کی سنتوں میں قرآن مجید ختم کرے تو سوموار کا دن ہو اور اگر مغرب کی سنتوں میں ختم کرے تو جمعرات محبوب ہے، اور روزہ کی حالت میں قرآن مجید کا ختم کرے اور ختم کرنے کے وقت رشتہ داروں اور دوستوں کو جمع کرے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے قرآن مجید کے ختم کا وقت رحمت کے نزول کا وقت ہے۔ ختم کے بعد دعا وتضرع کرے۔

ختم قرآن میں سنتِ نبوی

حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ قرآن مجید ختم کرتے تو سورۃ فاتحہ سے ابتدا کرتے۔ اس کے بعد سورۃ بقرہ مفلحون تک پڑھتے اور ایک روایت کے مطابق آیت الکرسی، خالدون تک اور آمن الرسول آخر سورت تک بھی پڑھتے۔

دعائے ختم قرآن

ختم قرآن کی دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ کَذَّبَ الْمُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمَجُوْسِ وَالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالصَّائِبِیْنَ مَنْ دَعَا لِلّٰہِ وَلَدًا اَوْ صَاحِبَۃً اَوْ شَبِیْھًا اَوْ مَثِیْلًا اَوْ سمناً اَوعَدْلًا ۔فَانْتَ رَبُّنَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ یَتَّخِذَ شَرِیْکًا فِیْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَہٗ عِوَجًا، قَیِّمًا لِیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِنْ لَدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا وَیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِاٰبَائِھِمْ کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اَنْ یَقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ○اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِکَۃِ رُسُلًا اُوْلِی اَجْنِحَۃٍ مَثْنٰی وَ ثُلَاثَ وَرُبَاعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنَ الرَّحْمَۃِ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی

عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اللّٰہُ خَیْرٌ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ بَلِ اللّٰہُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی○ وَ اَحْکَمُ وَ اَکْرَمُ وَ اَعْظَمُ مِمَّا یُشْرِکُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُہٗ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمَلَائِکَۃِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَارْحَمْ عِبَادَکَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَیْرٍ وَبَارِکْ لَنَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَ اَنْفَعْنَا بِالْآیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ آنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَ نُوْرًا وَھُدًی وَرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَاءَ صَدْرِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ وَ غَمِّیْ.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے زمین و آسمان تخلیق کیے، اور اندھیرے اور روشنی کو بنایا، اس کے بعد بھی کافرلوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔کوئی معبود نہیں مگر وہی اللہ ہے اور جھوٹ کہتے ہیں، مشرک اللہ تعالیٰ کے بارے میں عربی، مجوسی، یہودی، عیسائی، اور صائبین جنہوں نے اللہ کے لیے بیٹا، بیوی، تشبیہ یا تمثیل، یا متوازن اور غیر متوازن ہونے کی اصطلاحات منسوب کیں۔

پس تو اے ہمارے رب اس سے عظیم تر ہے کہ وہ تیرے پیدا کیے میں سے تیرا شریک ٹھہرائیں۔اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ ہی کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے، کمزوری میں اس کا کوئی حمایتی نہیں۔اس کی بڑائی بیان کر بہت

خوب بڑائی۔ اللہ بہت بڑا ہے!

اور تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے عبدِ مکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر کتاب نازل فرمائی۔ اور اس میں کوئی کجی (ٹیڑھا پن) نہیں رکھی، بہت مضبوط ہے تاکہ وہ اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائیں، اور خوش خبری دیں ان مومنین کو جو نیک عمل کرتے ہیں، ان کے لیے بہت خوب اجر ہے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ڈرائیں ان لوگوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنالیا حالانکہ ان کو اور ان کے آباء کو یہ علم نہیں ہے کہ وہ کتنا بڑا بول منہ سے بول رہے ہیں، اور محض جھوٹ کہتے ہیں۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے اسی کے لیے ہے۔ اور آخرت میں بھی تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں وہی حکیم اور خبیر ہے، اور جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو باہر نکلتا ہے۔ اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ آسمان میں اوپر چڑھتا ہے۔ وہ بہت مہربان اور بخشنے والا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، زمین و آسمان کے بنانے والا اور فرشتوں کو بھیجنے والا جو دو، دو، تین، تین اور چار، چار، پروں والے ہیں۔ اور اپنی خلق میں جو کچھ چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو رحمت وہ لوگوں کے لیے کھولے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ وہ روک دے اس کے بعد کوئی اس کو بھیجنے والا نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے۔

"تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور سلامتی ہے اس کے پسندیدہ بندوں پر، اللہ اس سے بہت بہتر ہے جن کے ساتھ وہ شریک ٹھہراتے ہیں، بلکہ اللہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے، سب سے بڑا حاکم ہے، سب سے بڑا عزت والا اور سب سے بڑا عظمت والا ہے، جن چیزوں سے یہ شریک ٹھہراتے ہیں، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں بلکہ اکثر

لوگ نہیں جانتے۔

سچ کہا اللہ نے اور سچ پہنچایا اس کے رسولوں نے اور میں اس چیز پر تم میں گواہوں میں سے گواہ ہوں۔اے اللہ درود بھیج تمام ملائکہ اور رسولوں پر، اور رحم فرما اپنے مومنین بندوں پر، تمام زمینوں اور آسمانوں میں سے اور خاتمہ ہمارا خیر کے ساتھ فرما، اور برکت دے ہمیں قرآن عظیم میں اور نفع دے ہمیں آیات اور اس ذکرِ حکیم (قرآن مجید) سے۔اے رب ہمارے قبول فرما ہم سے بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے۔انسیت عطا فرما میری وحشت کو میری قبر میں ،اے اللہ قرآن مجید کے ساتھ مجھ پر رحم فرما، اور اس کو بنا میرے لیے امام، نور، ہدایت اور رحمت، اے اللہ مجھ کو یاد دلا دے اس میں سے جہاں سے میں بھولوں، اور مجھے پڑھا دے اس میں سے جہاں سے میں نہ پڑھ سکوں۔دن اور رات کے اوقات میں مجھے اس کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما، اور اس کو بنا دے میرے لیے حجت (دلیل)، اے پروردگارِ عالم۔

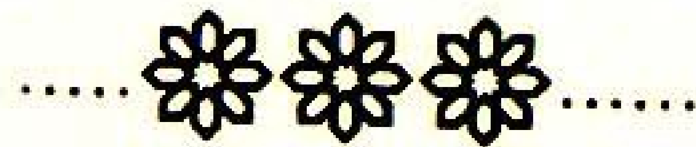
اور اے اللہ......!! قرآن پاک کو بنا میرے لیے دل کی بہار اور میرے سینے کی جلا (روشنی) اور میرے ہم و غم سے نجات۔

سجدہ تلاوت میں یہ کلمات کہے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی آمَنْتُ بِالْقُرْآنِ سَجَدْتُّ لِلرَّحْمٰنِ فَاغْفِرْلِیْ یَا رَحْمٰنُ سَجَدَ وَجْهِیَ الَّذِی شَقَّ سَمْعُهٗ وَبَصَرُهٗ وَبِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ اَجْرًا وَاَوْضِعْ عَنِّیْ وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاؤُدَ (علیہ السلام) سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا.

پاک ہے میرا رب اور اعلیٰ ہے، ایمان لایا میں قرآن اور سجدہ کیا رحمٰن کو، پس تو مجھے

معاف فرمادے اے رحم فرمانے والے۔
میری جبیں نے سجدہ کیا، جس نے کھول دی اس کی سماعت اور بصارت، اس کی قوت اور طاقت کے ساتھ، اے اللہ تو اپنی بارگاہ میں میرے لیے ثواب لکھ، اور مجھ سے بوجھ اُتار دے، اور اپنی بارگاہ میں اس کو میرے لیے ذخیرہ کرلے اور مجھ سے سجدہ قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کا سجدہ قبول کیا، پاک ہے ہمارا رب اور ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔



دوسری فصل:

ذکر جہر اور اشغال باطنی کے بیان میں

آداب ذکر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: (مدح اور حکم کے انداز میں)

وَالذَّاکِرِیْنَ اللہ کثیرا وَالذَّاکِرَاتِ...... وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا...... اَلَا بِذِکْرِ اللہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ...... فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُو اللہَ قِیَامًا وَ قُعُوْدًا وَ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ.

حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا کہ ابن آدم کی جو گھڑی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت میں گزری ہوگی قیامت کے روز وہ اس پر حزن وملال کا اظہار کرے گا۔

حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان حکایت کرتے ہوئے فرمایا: جس نے میرا ذکر کیا میں اس کا ساتھی ہوں۔ تم مجھے شوق ومحبت سے یاد کرو میں تمہیں وصل اور قربت کے ساتھ یاد کرونگا۔

آنحضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا:

لکل شئ صقالة وان صقالة القلب ذکر اللہ.

''ہر چیز کیلئے ایک صیقل ہے اور دل کا صیقل (پالش کرنے والا، جلا دینے والا) ذکر الٰہی ہے۔''

غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

موت القلوب الغفلة عن الله تعالى و عن ذكره فمن اراد منكم أن يحيى قلبه فليكثر فيه ذكر الحق ﷻ والانس به والنظر إلى سلطانه و عظمته و تصرفه فى خلقه وايضا قال ان ذكرتَ ربك باَلْسِن حسن صنعه فتح انفغال قلبك وان ذكر باَلسِن لطائف اسرار وفاتت ذاكر اعلے الحقيقة وان ذكرته بقلبك قربك من عبادة الرحمة وان ذكرته بسرک ادناک من مواطن القدس وان صدقتَ فى حُبّه حَمْلُک يَحْتاجُ لُطفهٗ اِلى مَقْعَدِ صِدْقٍ مَا عَرَفَ قَدرَجلالِه مَن فطرَ لَحْظَةً عَن ذِكر وَلَا لَاحَظَ ازلية وحدانية من الغت بعين سره بِغيرِه.

''یعنی اللہ اور اس کے ذکر سے غفلت کرنا دلوں کے لئے موت ہے لہٰذا اگر تم میں سے کوئی اپنے دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے دل میں یاد حق کی کثرت کرے اور اس سے انس حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت میں غور وفکر کرے اور مخلوق پر اس کے قبضہ وتصرف میں تدبر کرے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تو نے اپنے رب کا زبان سے ذکر کیا تو اچھا کیا اپنے دل کی غفلت کو دور کیا، اگر تو نے باطنی لطائف سے ذکر کیا تو انہیں ذکر کی حقیقت میں مشغول کر دیا، اور اگر تو نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے یاد کیا تو تیرا رب اپنی بندوں پر مہربان ہے، اگر تو نے اسے خفیہ ہو کر یاد کیا تو تو نے اپنے آپ کو بارگاہ اقدس کے قریب کر لیا، اگر تو نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں سچ بولا تو اسکے لطف سے سچائی کا شہسوار ہو جائے گا' اگر جو لمحہ بھر بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے جلال کی قدر نہ پہچان سکے گا، اور ذکر کے بغیر اسکی کوئی بھی ازلی صفت توحید کا بھید ملاحظہ نہ کر سکے گا۔''

☆☆☆

اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء

اے درویش! حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کا فرمان ہے:

ذکر اللہ تعالی شفاء القلوب

کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کے لئے شفا ہے۔

اور غوث اعظم کا ارشاد ہے:

اذا دام علی ذکر الحق جاء ت إلیه المعرفة والعلم والتوحید

کہ جب کوئی شخص ذکر حق پر مداومت کرے تو اسے معرفت، علم اور توحید نصیب ہو جاتے ہیں۔

اس لئے تجھ پر لازم ہے کہ تو ان تمام وظائف کو جو بیان کیے گئے ہیں اس ترتیب سے پڑھے کہ تیرا کوئی وقت اور کوئی حالت ان سے خالی نہ ہو، آنے جانے، کھانے پینے، پہننے، بیٹھنے، سونے، سننے، کہنے اور تمام حرکات وسکنات میں ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ تاکہ کوئی لمحہ بھی غفلت وسستی اور لہو ولعب میں نہ گزرے جس طرح کہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا:

اکثروا ذکر اللّٰہ حتی یقولوا انه مجنون و اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا المنافقون انکم مراؤن.

اللہ تعالیٰ کا اس قدر ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں اور ایسی حالت ہر قسم کے خیالات واوہام کی نفی اور جہد بلیغ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی جس قدر دل سے وسوسوں کو دور کیا جائے اسی قدر یہ نسبت قوی ومحکم ہو جاتی ہے، لہٰذا کوشش کر کہ تیرے دل کا صحن تمام متفرق خیالات سے خالی ہو جائے اور تجھے پوری طرح دل جمعی حاصل ہو جائے۔ طالب کو چاہیے کہ

تمام اوقات ذکر کا خاص خیال رکھے بالخصوص نصف شب، آخر شب، نماز عشاء، نماز فجر اور نماز عصر کے بعد کے وقت کا خیال رکھے اور جتنے وظائف تحریر کیے گئے ہیں انہیں اپنے اوقات میں ادا کرے۔

سب سے پہلے غسل کرے اور وضو نئے سرے سے کرے اس کے بعد دو (۲) رکعت تحیۃ الوضو ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص چالیس مرتبہ پڑھے۔
اس کے بعد آنحضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر دس بار یہ درود شریف بھیجے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَاذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وبِعَدَدِ کُلِّ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور دس بار یہ کلمات پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

اور تینتیس (۳۳) بار کلمہ تمجید، ستر (۷۰) باریَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ، ایک (۱) باراَسْتَغِیْثُ اور ایک بار یا تین بار یہ آیت پڑھے:

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ○ [۱]

اس کے بعد یہ آیات پڑھے:

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ○ [۲]

وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ○ [۳]

---

[۱] آل عمران: ۱۸ ...... [۲] البقرۃ: ۱۵۲...... [۳] البقرۃ: ۱۶۳

وَاِذا سَاَلَکَ عِبادِیْ عَنِّیْ فَاِنّی قَرِیب ط اُجِیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذا دَعَانِ فَلیَسْتَجِیبُوا لِی وَلْیُؤمِنُوا بِی لَعَلَّھُم یَرشُدُونَ○[۱]

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ○[۲]

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ ط وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا ط وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ○[۳]

الٓمّٓ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ○[۴]

ان آیات میں سے ہر ایک کو دو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمین تک پڑھے۔ اس کے ذکر میں مشغول ہو جائے جو آئندہ صفحات پر تحریر کیا جائے گا اور اس ذکر کے خاتمے پر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ بِجَلَالِ قُدْرَتِکَ وَبِجَمَالِ اُنسِکَ وَ بِنَظْرِکَ اِلٰی اَوْلِیَائِکَ وَ بِقُرْبِکَ اِلٰی اَصْفِیَاءِکَ وَ بِشَوْقِکَ اِلٰی مُشْتَاقِیْکَ وَمَحَبَّتِکَ اِلٰی طَالِبِیْکَ وَ بِشَوْقِکَ اَنْ تُنَوِّرَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَھْلِ حُضُوْرِکَ حتیٰ یسرلنا صباحته بحار الانوار وینتھی لنا در الاسرار اَللّٰھُمَّ شَرِّفْنَا بِمُشَاھَدَۃِ جَمَالِکَ وَوِصَالِکَ وَارْزُقْنَا

---

[۱] البقرہ:۱۸۶۔ [۲] البقرۃ:۲۵۵۔ [۳] آل عمران:۱۴۴۔ [۴] آل عمران:۱

نِعْمَةَ لِقَائِکَ وَاحْشُرْ نَافِیْ زُمْرَةِ اَوْلِیَائِکَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْ مُحَبَّةِ الدُّنْیَا قُلُوْبَنَا وَ اَبْصِرْ عُیُوْنَنَا فِیْ عُیُوْبِنَا(۱) اَللّٰهُمَّ زَیِّنْ ظَوَاهِرَنَا لِطَاعَتِکَ وَبَوَاطِنَنَا بِخَشْیَتِکَ وَاَبْصِرْ عُیُوْنَنَا فِیْ عُیُوْبِنَا بِمَعْرِفَتِکَ اَللّٰهُمَّ صَفِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَعَظِّمْ جَلَالَکَ فِیْ قُلُوْبِنَا اِلٰهِیْ اَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ اِلٰهِیْ اَنْتَ الْمَالِکُ وَاَنَا الْمَمْلُوْکُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ وَ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ وَ اَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنَا الْفَانِیْ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَاَنَا الْمُسِیْئُ وَاَنْتَ الْکَرِیْمُ وَ اَنَا اللَّئِیْمُ وَاَنْتَ الْکَرِیْمُ وَاَنَا الْجَانِیُّ وَاَنْتَ الرَّحِیْمُ وَ اَنَا الْخَاطِیُٔ وَانْتَ الْخَالِقُ وَانَاالْمَخْلُوْقُ وَانْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ وَانْتَ الْمُعْطِیْ وَ اَنَا السَّائِلُ وَاَنْتَ الرَّزَّاقُ وَانَا الْمَرْزُوْقُ وَ اَنْتَ حَقٌّ مِمَّنْ شَکَوْتُ اِلَیْهِ وَاسْتَغِیْثُ بِهٖ وَسَأَلْتُهٗ وَ دَعَوْتُهٗ وَرَجَوْتُهٗ لِاَنَّکَ کَرِیْمٌ اِلٰهِیْ کَمْ مِنْ مُذْنِبٍ قَدْ غَفَرْتَ لَهٗ وَکَمْ مِنْ مُسِیْئٍ قَدْ تَجَاوَزْتَ عَنْهُ فَاغْفِرْلِیْ رَبَّنَا وَ تَجَاوَزْعَنِّیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اللہ کے نام سے شروع جو مہربان اور رحیم ہے۔ اے اللہ اپنی قدرت کے جلال، اپنی محبت کے جمال، اولیاء کی طرف نظر کرنے، اصفیاء کو قریب کرنے، مشتاقین کے اشتیاق اور طالبین کی محبت اور شوق کے طفیل میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے منوّر کردے اور مجھے اہل حضور میں سے بنا، اے اللہ ہمیں اپنے جمال اور وصل کے مشاہدہ سے مشرف فرما، ہمیں اپنی ملاقات کی نعمت عطا فرما اور قیامت کے روز ہمیں اپنے اولیاء کے زمرے میں اٹھا۔ اے اللہ دنیا کی محبت سے ہمارے دلوں کو پاکیزہ کر اور ہماری آنکھوں کو ہمارے عیب دیکھنے کیلئے

---

(۱) ایک دوسری جگہ یہ جملہ اس طرح ہے جو زیادہ مناسب ہے۔ اَبْصِرْ عُیُوْبَنَا فِیْ عُیُوْنِنَا ...

بینا کردے، اے اللہ ہمارے ظاہر کو اپنی اطاعت کے لئے اور ہمارے باطن کو اپنی خشیت کے لئے سنوار دے اور اپنی معرفت کے ساتھ ہماری آنکھوں کو ہمارے عیب دیکھنے کی بصارت دے، اے اللہ ہماری نظروں میں دنیا کو حقیر بنادے اور ہمارے دلوں میں اپنے جلال کو عظیم بنادے، اے اللہ تو پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اے اللہ تو مالک کائنات ہے اور میں تیرا غلام ہوں، تو غالب ہے اور میں کمزور و ذلیل، تو غنی ہے اور میں محتاج، تو باقی ہے اور میں فانی، تو احسان فرمانے والا ہے اور میں غلط کار، تو کریم و سخی ہے اور میں کمینہ و گھٹیا، تو کرم کرنے والا ہے اور میں گناہگار، تو رحیم ہے اور میں خطا کار۔ تو خالق ہے اور میں مخلوق۔ تو قوی ہے اور میں ناتواں۔ تو عطا کرنے والا ہے اور میں سائل، تو رزّاق ہے اور میں روزی تلاش کرنے والا، تو حق ہے۔ میں تجھی سے شکایت کرتا ہوں اور تجھی سے استغاثہ کرتا ہوں۔ تجھی سے سوال کرتا ہوں اور تجھی سے امید رکھتا ہوں کیونکہ تو کریم ہے۔ اے اللہ کتنے ہی گناہگار ہیں جنہیں تو نے بخش دیا اور کتنے ہی غلط کار ہیں جنہیں تو نے معاف کردیا، پس اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور مجھے معاف فرما، میں تو تیری رحمت کا ہی طلبگار ہوں۔

اس کے بعد سرور کائنات، خلاصہ موجودات ﷺ، جملہ انبیاء کرام، اہل بیت اطہار، اصحاب نامدار، غوث اعظم محی الدین عبد القادر جیلانیؒ اور تمام اولیاء کرام کی ارواح مبارکہ کو، درود شریف، سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرے اس کے بعد اپنی خیر و عافیت، تمام اہل اسلام کی سلامتی، بادشاہ وقت کی عافیت اور ظاہری و باطنی دشمنوں کی مقهوری کے لئے دعا کرے۔

ذکر کی شرائط اور آداب

جب تنہا یا جماعت کے ساتھ ذکر جہر کرنا چاہے تو ذکر کی تمام شرائط و آداب کا لحاظ رکھے۔

پہلی شرط...... اخلاص نیت

سب سے پہلی شرط صدق نیت ہے کیونکہ تمام اعمال کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر موقوف ہے اگر نیت خالص ہوگی تو اعمال کا ثواب افضل و اکمل ہوگا۔ اگر کوئی شخص دونوں جہانوں میں حق سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی اور سے بھی امید مراد و حاجت رکھے تو وہ دین میں نئی راہ نکالنے والا اور طریقت سے ہٹنے والا ہے۔ بارگاہ ربوبیت میں قرب حاصل کرنے، مناجات و اذکار اور اللہ تعالیٰ سے کلام کا شرف حاصل کرنے کے لئے نیت کی طہارت واجب ولازم ہے۔ لہٰذا اگر نیت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی ہو تو یقیناً مقام عبودیت کی طرف منسوب ہوگا۔ مشکل عبادات، اذکار متنوعہ اور اشغال جن کا مقصد طلب جاہ، ریا کاری، ظہور کرامات اور کشف آیات ہو، تقرب خداوندی مقصود نہ ہو، اگر ایسے شخص سے لوگوں کے طلب کرنے پر کوئی کرامت ظاہر ہو تو وہ مکر اور استدراج ہوگا اور حماقت اور بارگاہ صمدیت سے دوری کا موجب ہوگا۔ کثرت شغل، کم خوری اور دوام ذکر باطن کی صفائی دلوں کو روشن کرنے اور نفوس میں تاثیر پیدا کرنے میں خاص دخل رکھتے ہیں۔ لہٰذا طالب کرامت کو جب اشغال و اذکار اور ریاضت کے سبب صفائے باطن اور نورانیت حاصل ہو جائے اور بعض علوم کا اکتساب کرلے اور بعض نفوس میں تصرف اور تاثیر کرنے لگے اور یہ خیال کرے کہ مقصد اعلیٰ

صرف یہی ہے تو وہ شیطان کے قریب ہے اور تکبر وغرور نے اسے دھوکا دے رکھا ہے۔ اسے چاہئے کہ دوسروں کو حقارت ونفرت کی نگاہ سے نہ دیکھے کیونکہ ممکن ہے کہ ایسے مقام پر شریعت کی حرمت ووقار اس کے دل سے اٹھ جائے (العیاذ باللہ) اور اللہ تعالیٰ کے حدود واحکام کو چھوڑنے لگ جائے اور حلال کو چھوڑنے اور حرام کا مرتکب ہونے کی پرواہ نہ کرے اور شیخ اسلام سے مردود ہو جائے اور اگر سلوک کے راستہ میں کسی سے اتفاقی طور پر کرامت ظاہر ہو جائے اور اس کی نیت بھی مخلص ہو اور عزیمت کے راستہ پر سچا ہو تو اسے عزیمت کی پختگی اور یقین کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ بہر حال ہم اپنے مقصد کی طرف لوٹتے ہیں۔

دوسری شرط...... گناہوں سے توبہ

اور ذکر کی شرائط میں سے دوسری شرط گناہوں اور شریعت کے خلاف کاموں سے استغفار اور توبہ ہے۔ توبہ (خلوص دل سے) تمام گناہوں سے کرے اور دل کو ماسوی اللہ کی جانب متوجہ نہ کرے اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے کیونکہ تمام مقامات کی بنیاد اور تمام خیرات کی چابی اور جسم ودل کے ظاہری اور باطنی معاملات ومنازلات اور تمام خیرات تک پہنچانے کا سب سے بہتر ذریعہ توبہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

العجب من یقنط و معه النجات

تعجب اس شخص پر جس نے قنوط اور مایوسی اختیار کی اور پھر اس کے ساتھ نجات بھی ہو۔ لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! نجات کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا، توبہ اور استغفار نجات ہے۔ لہٰذا توبہ سے کوتاہی اور لاپرواہی کرنا اپنے نفس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ اور جنہوں نے توبہ نہ کی پس وہ لوگ ظالم ہیں۔

تیسری شرط ...... طہارت جسمانی

ذکر کی ایک اور شرط طہارت ہے۔ طہارت اکبر یعنی غسل کرے اور اگر غسل نہیں کر سکتا تو نیا وضو کرے اور تحیۃ الوضو کے نفل پڑھے جس طرح کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور ذکر سے قبل اپنے کپڑوں کو اچھی طرح پاک صاف کر لے، نجاست خفیفہ ہو یا غلیظہ کپڑے پر گندگی لگی ہو یا کپڑا غصب کیا گیا ہو، ان تمام نجاستوں سے طہارت حاصل کرنا ضروری ہے جس حجرے میں ذکر کرنا ہو وہ چھوٹا سا، تاریک اور لطیف ہو اور خوشبو سے معطر ہو، قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔

چوتھی شرط ...... حضور قلب

شرط یہ ہے کہ دل کو حاضر اور مراقب رکھے اور اس طرح تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اس جگہ حاضر اور تشریف فرما ہیں، ہمیشہ وقار اور ادب و احترام کا لحاظ رکھے۔ اپنے ظاہر و باطن کو عبادت کی شکل میں رکھے، لباس کی موافقت اور احکام الٰہی کی موافقت میں اللہ تعالیٰ پر نظر رکھے تا کہ اس سبب سے اللہ تعالیٰ کے نفحات کے درپے ہوئے اور غیر متناہی فیض کے نازل ہونے کے لئے تیار ہو جائے۔

پانچویں شرط ...... دل کا رابطہ مرشد کے ساتھ رکھے

اور یہ بھی شرط ہے کہ ذکر کرتے وقت دل کا رابطہ مرشد کے ساتھ ہو۔ اس کی تفصیل شغل باطن کے بیان میں مذکور ہو گی۔

ذکر جہر (بلند آواز سے ذکر کرنا)

حضرت غوث اعظمؒ نے فرمایا: ذکر پہلے زبان کے ساتھ ہوتا ہے پھر دل کی طرف تجاوز کرتا ہے پھر محبت اور شوق زبان کی طرف تجاوز کرتے ہوئے آ جاتی ہے جس وقت بندہ خدائے غالب و بزرگ تر کے لئے جہالت کی نفی کر کے علم ثابت کرتا ہے اور بُعد کی

نفی کر کے قرب ثابت کرتا ہے اور صحت کی نفی کر کے ذکر ثابت کرتا ہے اور وحشت کی نفی کر کے انس ثابت کرتا ہے اور اندھیرے کی نفی کر کے نور ثابت کرتا ہے اور راستہ میں ''میں'' اور ہم نہیں رہتا مگر ''تو'' ہی ہو جاتا ہے۔ وہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے۔ عارف اپنے دل کی آنکھ کے ساتھ دیکھتا ہے۔ جوہر کی وجہ سے جاننے والا ہوتا ہے پھر حق اس کو تمام طور پر لقمہ بنالیتا ہے پھر ہم اس میں ہر چیز کو غائب کر دیتے ہیں۔ خدائے غالب و بزرگ تر اس کی نیکیوں کو بے پایاں بنا دیتا ہے وہ کہتا ہے وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے۔ عارف کے نزدیک ظاہر اور باطن، اول اور آخر، صورت اور معنی میں حق ہی ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی شئے نہیں ہوتی۔ اس وقت دنیا اور آخرت میں اس کی صحبت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت غوث اعظمؒ نے یہ بھی فرمایا:

اللسان غلام القلب وتبع له

زبان دل کی غلام اور تابع ہوتی ہے

سلسلہ قادریہ اور ذکر بالجہر کے طریقے

ذکر بالجہر کا طریقہ (نفی و اثبات کا ذکر)

جاننا چاہئے کہ سلسلہ قادریہ میں ذکر جہر کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے پہلا ذکر لا الـــہ الا اللّٰہ اختیار کیا ہے اور اس کی صورت نفی اور اثبات سے مرکب ہے تاکہ ذکر کرنے والا اس کلمہ کو زبان پر جاری کرتے وقت دل کو حاضر رکھے، دل اور زبان کے درمیان مطابقت کو نگاہ میں رکھے اور نفی کی صورت میں تمام محدثات یعنی ماسوی اللہ کا مطالعہ نظر فنا سے کرے اور اثبات کی صورت میں قدیم کے وجود کا بقا کی آنکھ کے ساتھ مشاہدہ کرے اس کلمہ

پر مواظبت و مداومت کرنے اور تکرار کرنے سے دل میں توحید پختہ ہو جاتی ہے اور اس مقام پر ذکر کی صفت لازم ہو جاتی ہے۔ ذاکر کو مسلسل ذکر کی امداد پہنچتی ہے اور پھر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ ذکر کی صفت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ اور دل کا جوہر اس حقیقت میں متحد ہو جاتا ہے اور اس مقام پر ذاکر ذکر میں اور ذکر مذکور میں محو اور فانی ہو جاتا ہے۔ یہ تو کلمہ توحید کا ظاہر ہے یعنی ظاہر کے لحاظ سے دل محو ہو جاتا ہے اور اس کی حقیقت اس کے باطن کے لحاظ سے فائدہ دینے والی اور بکھیرنے والی ہوتی ہے، اور اس حالت میں عبادت کے بارے میں جو کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ ذکر اور ذاکر اور مذکور تینوں چیزیں ایک ہو جاتی ہیں ہم تو یہی کچھ بیان کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرمانے والا ہے۔

ایک گروہ کے ذکر کی سند ایک اثبات کے ساتھ ہے: جلسہ کو مربع کی شکل بنائے یعنی مربع شکل بنا کر اس طرح بیٹھے کہ دائیں پاؤں کی انگلی کے سر کے ساتھ کیمیاس کے بند کو مضبوطی سے پکڑنے یعنی گھٹنے کے بند کو دائیں پاؤں کی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں زانوؤں پر سیدھا کر کے اس طرح رکھے کہ انگلیوں سے لفظ اللہ سمجھا جائے اور اپنے مرشد کو ذکر کے وقت حاضر تصور کرے اور اس کی ولایت سے مدد اور تقویت طلب کرے، سر کو دائیں زانوں کی طرف نیچے لے جائے اس حد تک جھکائے کہ ڈاڑھی کو چھنگلیا تک پہنچائے اس جگہ سے لا الــــہ کہتا ہوا سر دائیں زانوں سے اٹھائے اور دائیں کندھے تک پہنچائے تھوڑا سا سر اور دائیں کندھے کو پیٹھ کی طرف خم کرے اور اس جگہ سے لا الہ کو صعود یعنی چڑھا کر اِلَّا اللّٰہُ کو ھبوط یعنی نیچا کرے پھر اپنی اصلی حالت پر آ کر سر سے آغاز کرے اور نفی کی حالت میں آنکھ کو کھلا رکھے اور اثبات کی حالت میں آنکھ کو بند رکھے اور اِلَّا اللّٰہُ کہتے وقت ماسوا اللہ کے وجود کی نفی کا تصور کرے۔

دل میں گزرنے والے برے خطرات کی بھی نفی کرے اور اِلَّا اللہ کے ساتھ حق تعالیٰ کے وجودِ ہستی کا اثبات کرے اور حق تعالیٰ کی ذات کو اپنا محبوب اور مطلوب تصور کرے اور اس جگہ میں راز ہے جو اپنے مرشد سے معلوم کرے۔ اس طریقہ پر جب دل میں آہستہ آہستہ ذکر پختہ ہو جاتا ہے تو نفی و اثبات کے جوہر سے دل منور اور جوہر دار بن جاتا ہے۔ تو ذکر دل کی ولایت پر غالب ہوگا اور جو کچھ حق کے سوا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل سے نکال دے گا اور ذاکر ذکر کے نور سے معمور ہو جائے گا اور اس مقام و مرتبہ پر پہنچ کر ذاکر تمام علائق و عوائق سے منفرد ہو جاتا ہے اور اپنے آپ سے فانی ہو جاتا ہے اور حق کے ساتھ بقا حاصل کر لیتا ہے۔

ذکر یک ضربی بیک اثبات

سابقہ طریقہ کے مطابق لَا اِلٰہَ کے کلمہ کو دو زانوؤں کے درمیان سے نکالے کلمہ کو دائیں کندھے کی پیٹھ پر پہنچا کر اِلَّا اللہ کی بائیں طرف ضرب لگائے پھر سر سے شروع کرے۔

ذکر دو ضربی بیک اثبات

دو ضربی ذکر کی سند میں اس جلسہ اور اس دور کو جو اوپر مذکور ہو چکا ہے، ثابت رکھنے کے علاوہ اس بات کا خیال کرنے کہ ایک ضرب اِلَّا اللہ کی، قاعدہ مذکورہ کے ساتھ، بائیں زانو کے سر پر کرے اور دوسری ضرب نیم ٹھہرا ہو کر مذکورہ صورت کے مطابق لگائے اس طرح دو اثبات اور دو پیالے اِلَّا اللہ کے ہو جائیں گے۔ ذکر کو ایک خاص وضع کے ساتھ سختی سے کرے تاکہ ذکر کی حرارت تمام جسم میں پہنچ جائے۔

ذکر سہ ضربی بہ سہ اثبات

سہ ضربی ذکر کی سند میں تین اثبات کی رعایت اور دور کو نگاہ رکھ کر ایک ضرب کو بائیں زانو پر اور ایک ضرب کو دائیں زانو پر اور ایک ضرب کو دونوں زانوؤں کے درمیان دل پر کلمہ

اِلّا اللہ کہتا ہوا کرے پھر نئے سرے سے پکڑے گا۔ اور ذاکر ذکر کرتے وقت ایک حرارت اور لذت محسوس کرے گا۔

ذکر سہ ضربی بہ چہار اثبات

تین ضربی ذکر کی سند چار اثبات کے ساتھ مقررہ دور کی رعایت رکھ کر ایک ضرب بائیں زانو پر، ایک ضرب دائیں زانو پر اور ایک ضرب دونوں زانوؤں کے درمیان کر کے ذکر کرے اور ایک ضرب برابر ناف کے اِلّا اللہ کہتا ہوا کرے۔

ذکر چہار ضربی بیک اثبات

جلسہ کے ایک اثبات کے ساتھ چہار ضربی ذکر کی سند میں مقررہ دور کو نگاہ رکھ کر کلمہ لَاکو دو زانوؤں کے درمیان سے نکال کر اور ہمزہ اِلٰہ کو مد کے ساتھ کھینچے اور بائیں کندھے سے گزار کر اپنے میں ضرب لگائے اور اِلّا اللہ کی ھا سے اپنی پیٹھ کی جانب ضرب لگائے۔

اس صورت میں کلمہ لَا اِلٰہَ اِلّا اللہ کا چار جگہوں پر انصرام ہوگا اور ایک نفی اور ایک اثبات میں چار مرتبہ ثابت ہو جائے گا۔

اثبات کے ذکر کا طریقہ

اثبات کے ذکر کا طریقہ یعنی کلمہ اِلّا اللہ سہ ضربی کا جلسہ مقررہ کو نگاہ میں رکھ کر کرے۔ اِلّا اللہ کی ایک ضرب دائیں طرف ایک ضرب بائیں طرف اور ایک ضرب دل پر۔

چار ضربی ذکر کا طریقہ

چار زانوؤں پر بیٹھ کر مذکورہ طریقہ کی رعایت رکھ کر کرے۔ اِلّا اللہ کی ایک ضرب دائیں طرف، ایک ضرب بائیں طرف، ایک ضرب دل پر اور ایک ضرب سامنے کی طرف لگائے۔

پانچ ضربی و پانچ رکنی ذکر

پانچ ضربی و پانچ رکنی ذکر میں جلسہ مذکورہ کی رعایت رکھی جائے۔ اِلَّا اللّٰہ کی ایک ضرب بائیں طرف، ایک ضرب دائیں طرف، ایک ضرب دل پر، ایک ضرب آگے اور ایک ضرب آسمان کی طرف کرے۔

اِلَّا اللّٰہ کے ذکر کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ تشہد کے جلسہ کی طرح بیٹھے، بائیں پاؤں کو بچھائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے رکھے، ایک ضرب اِلَّا اللّٰہ کی بائیں زانو پر اور دوسری ضرب دل پر لگائے پھر اس کے بعد دو زانوؤں پر کھڑا ہو کر ایک ضرب سینہ پر کرے اور ایک ضرب دل پر کرے پھر نئے سرے سے شروع کر کے اس کی تکمیل کرے۔

اِلَّا اللّٰہ کے ذکر کا ایک اور طریقہ حالت مشی میں ہے، پہلے قدم کے اٹھاتے وقت لَا اِلٰـہَ کہے اور دوسرا قدم رکھتے وقت اِلَّا اللّٰہ کہے یا ہر قدم پر اِلَّا اللّٰہ کہے۔

ذکر اسم ذات

یَا اَللّٰہُ کے ذکر کی سند کے بارے ہمارے شیخ و آقا محی الدین ابی محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

اسم اللہ الاعظم ھو اللہ و انما یستجاب لک اذا قلت اللہ ولیس فی قلبک غیرہ.

اسم اعظم وہی اللہ کا نام ہے جب تو اللہ کہے اور تیرے دل میں اس کے سوا اور کوئی نہ ہو تو تجھے جواب دیا جاتا ہے۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اِلَّا اللّٰہ کے ذکر کے بعد اسم ذات یَـا اَللّٰہُ کے ذکر میں مشغول ہو جائے

ذکر اسم ذات کا طریقہ

جب یَا اَللّٰہُ زبان پر کہے تو یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ یا اللّٰہ یَا صَمَدُ تصور کر کے بائیں طرف یا اللّٰہ الصمد اور دائیں طرف یا اللّٰہ احد اور دل پر یا اَللّٰہُ کی ضرب کرے اور اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لئے اسمائے صفات میں سے ایک اسم اپنے مدعا و مقصد کے مطابق اسم ذات کے ساتھ ملا کر مشغول ہووے اور امید رکھے کہ میری حاجت پوری ہوگی، گناہگار اپنے گناہوں اور تقصیرات کی مغفرت کے لئے یَا اَللّٰہُ غَفُوْرٌ غَفَّارٌ میں مشغول ہو جائے اور مریض اپنے مرض کی شفا کے لئے یَا اَللّٰہُ شَافِیُ اَنْتَ الشَّافِیُ میں مشغول ہو، اور چاہئے کہ ندا کی ضرب دل سے نکال کر لفظ اللہ کو دل پر ضرب کرے۔

حقائق کے کشف کے لحاظ سے یَا ھُوَ کا ذکر مؤثر ہے ذات کی تجلی کے لئے اسم سے صرف الف اور لام کو گرا کر صرف ھاء کی تین حرکتوں کے ساتھ مشغول ہو جائے۔ دائیں طرف ھاء کو زبر کے ساتھ، بائیں طرف ھاء کو زیر کے ساتھ اور دل پر ھاء کو پیش کے ساتھ کہے اور اگر بائیں طرف پیش کے ساتھ کہے اور دل پر زیر کے ساتھ تو اس میں اسے اختیار ہے۔

شغل آیۃ الکرسی

باطن کے دروازوں کو کھولنے، مصیبتوں کو دور کرنے اور درازی عمر کے لئے لفظ اللہ کو دل پر ضرب کرے پھر کلمہ لَا اِلٰہَ کو مذکورہ طریقہ کے مطابق ذکر کرے اور تحریک دے کر کلمہ اِلَّا ھُوَ کو دل پر ضرب کرے، اس کے بعد اَلْحَیُّ کو دائیں جانب اور اَلْقَیُّوْمُ کو بائیں جانب ضرب کرے۔

کشف ارواح کے لئے شغل اسم یا احمد یا محمد ﷺ

شغل اسم یَا احمد یا محمد یا رسول اللّٰہ ﷺ ۔کشف ارواح کے لئے یا احمد یا محمد کے ذکر کے ساتھ دائیں طرف، یا محمد کے ذکر کے ساتھ بائیں جانب اور یارسول اللہ کے ذکر کے ساتھ دل پرضرب کرے۔اور کشف ارواح کے لئے یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمۃ، ان چھ اسموں کے ذکر میں شش ضرب طریقہ کے ساتھ مشغول ہووے۔

شغل شیخ

ہزار بار یَا شیخ یا شیخ کہے، حرف ندا کو دل سے نکال کر دائیں جانب لے جائے اور لفظ شیخ کو بائیں جانب لے جا کر دل پر ضرب کرے۔ مذکورہ بالا اسمائے ذات رسالتماب ﷺ کا اسم گرامی اور دوسرے تمام مشائخ کے اسماء کے ذکر کے وقت حرف ندا کو دل سے نکال کر مذکورہ طریقہ کے ساتھ ختم کرے۔

ذکر خفی

ذکر دل، ذکر خفی اور پاس انفاس کے طور طریقہ اور روش کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **ادعوا ربکم تضرعًا و خفیة انه لا یحب المعتدین۔**

اپنے رب کو عاجزی اور پوشیدگی کی حالت میں پکارو بلاشبہ وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

بعض اہل تحقیق نے کہا ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہے: **ادعوہ علانیا و خفیة** یعنی اس کو ظاہر اور پوشیدہ میں پکارو کیونکہ تضرع، ضراعات سے ہے جس کا لغت میں معنی ہے: سخت

حاجت اور ضرورت کا اظہار کرنا اور خفیہ کا لفظ جہر اور سر کے درمیان مشترک ہے اور یہ اضداد میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان معتدین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دعا کرتے وقت مقفی و مسجع اور پر تکلف الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انا عند ظن عبدی بی وأنا معه اذا ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و إن ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأخیر منه .(۱)

﴿اذا کان یوم القیامۃ وجمیع الخلائق بحسابهم وجاء الحفظه بما حفظوا وکتبوا قال الله سبحانه وتعالی لهم انظروا واجعل له من شئی فیقولون ربنا ما ترکنا من شئی فیقولون یا ربنا ما ترکنا شئیا علمناه وحفظناه الا وقد احصیناه وکتبنا فیقول الله تعالی ان لک عندی کنز الا یعلمه احد وانا اجزیک به قال وهو الذکر الخفی وقال النبی ﷺ اذکرالله ذکرا خاملا قیل وما الذکر الخامل ؟ قال الذکر الخفی وبفضل الذکر علی الذکر الذی یسمعه الحفظة تسعین درجة .﴾(۲)

یہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ میرے متعلق اس کے گمان کے مطابق ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بندہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے

(۱) بخاری کتاب التوحید، ترمذی باب حسن الظن باللہ، اور ابن ماجہ نے بیان کی معمولی اختلاف متن سے نقل کی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ذیل والا متن یہاں کسی کے ساتھ نہیں ملا۔

(۲) مندرجہ بالا قوسین میں دی گئی عبارت حدیث قدسی کا حصہ ظاہر کی گئی ہے۔ اپنے مضمون کے اعتبار سے تو ممکن ہے مگر ہمیں یہ متن حدیث پاک کی کتابوں میں نظر سے نہیں گزرا۔ واللہ اعلم بالصواب

تو میں بھی اس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور جب وہ کسی مجمع میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اسے یاد کرتا ہوں۔

روزِ قیامت جب تمام مخلوق کا حساب ہو رہا ہوگا اور محافظ فرشتے اپنے پاس محفوظ کیا ہوا اور لکھا ہوا حساب و کتاب لے کر آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ اس بندے کا حساب دوبارہ دیکھو کیونکہ میرے پاس اس کے لئے ایک چیز ہے۔ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ ہمیں اس کے بارے جو کچھ معلوم ہوا ہم نے اسے شمار کر کے لکھ لیا اور محفوظ کر دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلاشبہ میرے پاس تیرے لئے ایک ایسا خزانہ ہے جس کا علم میرے سوا کسی اور کو نہیں اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ فرمایا: اور وہ ذکر خفی ہے اور حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کا ذکرِ خامل کرو۔ عرض کی گئی: ذکر خامل کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ ذکر خفی ہے۔ ذکر کی فضیلت اس ذکر پر جس کو محافظ فرشتے سنتے ہیں نوے ۹۰ درجے زیادہ ہے۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الذکر الخفی لا یعرفه الملک لأن لا اطلاع له علیه فهو سر بین الرب و بین العبد.

ذکر خفی کو فرشتہ نہیں پہچان سکتا ہے کیونکہ فرشتے کو اس پر اطلاع نہیں ہوتی اور وہ رب اور بندے کے درمیان راز ہے۔

ذکر باطن

یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ظاہر احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذکر خفی، ذکر جہر سے بہتر ہے لیکن اہل تحقیق کا یہ خیال ہے کہ ذکر خفی اور پاس انفاس، زبان کے ذکر کے ماسوا ہے کیونکہ

یہ سر کا ذکر ہے اور علم مجازی اور علم ظاہری سے باہر ذکر خفی کی معرفت حاصل ہوتی ہے مگر اس کا انحصار مشاہدہ، ذوق اور وجدان پر ہے۔

اے درویش جاننے کی بات ہے کہ محبوب حق شیخ محی الدین سید عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"إذا قلت لَا اله إلا الله قُل اولا بقلبک ثم بلسانک و اتکل علیه دون غیره أما تستحیی أن تقول لَا اِلٰه اِلَّا الله و لک الف معبود وغیره ، تب الی الله عزوجل فی جمیع ما انت فیه ، من کان ذاکراً لِله عزوجل بقلبه فهو الذاکر . ومن لم یذکره بقلبه فلیس بذاکر اذکر الحق عزوجل اولاً بقلبک ثم بقالبک ثانیاً اذکره بقلبک الف مرة . وبلسانک مرة ثم ذکر اللسان بلا قلب لا کرامة لک ولا غرارة لک الذکر هو ذکر القلب والسر ثم ذکر اللسان حتی ذکرته بلسانک فانت تائب . فاذا ذکرته بقلبک فانت سالک حتی ذکرته بسرک فانت محب فاذا سمعت ذکره فانت محبوب فاذا ذکر الله بسرک فانت عارف ."

(جب تو کلمہ لا الہ الا اللہ کہے تو پہلے اپنے دل میں کہہ اور پھر اپنی زبان کے ساتھ کہہ اور اس کے غیر کو چھوڑ کر صرف اسی پر توکل کر کیا تجھے اس بات سے شرم وحیا نہیں آتی کہ تو لا الہ الا اللہ کہتا ہے حالانکہ اللہ کے سوا تیرے ہزاروں معبود ہیں۔ اللہ غالب و بزرگ کی طرف توبہ ورجوع کر، اور ان تمام چیزوں سے توبہ کر لے جن میں تو مبتلا ہے جو شخص دل کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے حقیقت میں وہی ذاکر ہے اور جو دل کے ساتھ اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہ ذاکر ہی نہیں پہلے تو حق تعالیٰ کا ذکر اپنے دل کے ساتھ کر اور پھر بدن کے ساتھ، اپنے دل کے

ساتھ اللہ کا ذکر ہزار دفعہ کر اور اپنی زبان کے ساتھ ایک دفعہ پھر بغیر دل کے تیری زبان کا ذکر کرنا نہ تو کرامت ہوگی اور نہ باعث غرور و تکبر، ذکر تو صرف ذکر قلب اور ذکرِ سر ہے، پھر جب تو نے اپنی زبان کے ساتھ ذکر حق کیا تو تو تائب ہوگا۔ اگر دل کے ساتھ ذکر کرے گا تو پھر تو سالک ہے، اگر سر کے ساتھ ذکر کرے گا تو پھر تو محبّ ہے، اگر تو اس کا ذکر سنے گا تو پھر تو محبوب ہے اور اگر تیرے سر کے ساتھ اللہ نے ذکر کیا تو پس تو عارف ہے۔)

ہر وقت تصور شیخ میں رہنا

جاننا چاہئے کہ اس راستے پر چلنے کی جملہ شرائط میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی صورت اپنی آنکھوں کے سامنے تصور کر کے اپنے دل کو اس سے مربوط کرے، بالخصوص وقت شغل جو مشکل بھی پیش آئے گی تو شیخ کی متمثلہ صورت اس کا سد باب کر دے گی، اپنے پیر و مرشد کا تصور کر کے حال عرض کرے تو شیخ کا دل اس مشکل کو کھولنے میں مدد کرے گا اور حقیقت کھل جائے گی، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے فیض کی امداد دل پر ہوتی رہے گی اور امید واثق ہے کہ جو بھی مشکل راستے میں ہوگی، پیر و مرشد کی ولایت اس کو دور کرنے میں مدد دے گی۔ اور اگر یہ واسطہ اور رابطہ مضبوط و مستحکم نہ ہو تو شیطان راستہ پا لیتا ہے اور ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل شیطان کی گمراہی اور اس کے لشکروں سے بچائے! آمین

تصورِ شیخ اور ذکر اسم ذات کا طریقہ

جب سالک اپنے پیر و مرشد سے مذکورہ اسمائے صفات کی اجازت حاصل کرے تو اسے چاہئے کہ طہارت اکبر یعنی غسل یا طہارت اصغر یعنی وضو کرنے کے بعد خالی، پاکیزہ اور اندھیری جگہ میں مربع بنا کر بیٹھ جائے اور ذکر میں مشغول ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اسم کو ناف

کے نیچے سے مد کے ساتھ اور طاقت کے ساتھ نکالے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی صفات کے معنی کو اپنے تصور میں ملاحظہ کرے سانس کے عروج وصعود کی رعایت کرے اور اس طریقہ میں مشغول ہو جائے۔

اَللّٰہُ سَمِیۡعٌ اَللّٰہُ بَصِیۡرٌ اَللّٰہُ عَلِیۡمٌ اَللّٰہُ قَدِیۡرٌ

پھر آخری اسم سے اول اسم کی طرف عروج کرے اَللّٰہُ قَدِیۡرٌ اَللّٰہُ عَلِیۡمٌ اَللّٰہُ بَصِیۡرٌ اَللّٰہُ سَمِیۡعٌ پھر پہلے اسم سے آخری اسم کی طرف عروج کرے۔ اسی طریقہ پر ذکر میں مشغول رہے جب ذکر، ذاکر کا ملکہ ہو جائے اور دل میں پختہ ہو جائے تو پھر دوسرے طریقہ پر مشغول ہو اور وہ اس طرح ہے:

اس طریقہ میں بھی رعایت عروج وصعود نفس اور پیر و مرشد کے ساتھ دل کا رابطہ اور دوسرے آداب شرط ہیں بلکہ پیر کے رابطے اور واسطے کا خیال اور چشم تصور کو اس صورت پر مقرر کر دینا ہی اس راستہ کے کام کی اصل ہے۔ پیر و مرشد کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کی مورث اور موصل ہے۔

اَللّٰہُ حَاضِرِیۡ اَللّٰہُ نَاصِرِیۡ اَللّٰہُ شَاهِدِیۡ اَللّٰہُ مَعِیۡ

پھر نئے سرے سے آخری اسم سے پہلے اسم کی طرف عروج کرے اور اس طریقہ پر مداومت کرے۔

دیگر طریقے

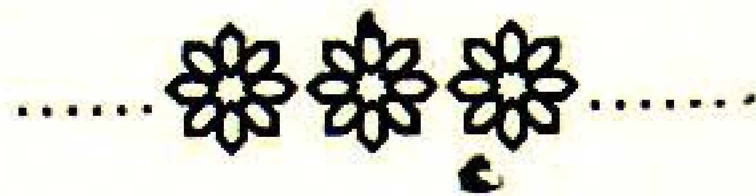
بڑی بڑی صفات کا ملاحظہ، رابطہ و واسطہ کا خیال اور سانس کے عروج وصعود کی رعایت رکھ کر لفظ اَللّٰہُ کو ناف سے مکمل قوت کے ساتھ نکال کر اس طریقہ میں مشغول ہو جائے:

سَمِیۡعٌ بَصِیۡرٌ عَلِیۡمٌ دَائِمٌ قَائِمٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ شَاهِدٌ

پھر آخری اسم سے پہلے اسم کی طرف لوٹ آئے۔

مذکورہ شغل پر مداومت کرنے اور تمام شرائط کی رعایت رکھنے کے بعد اس طریقہ میں مشغول ہو جائے:

اَللّٰہُ دَائِمٌ اللّٰہُ قَائِمٌ اَللّٰہُ مُحِیْطٌ پھر آخری اسم سے پہلے اسم کی طرف لوٹ آئے اور اوقات کی رعایت ہاتھ سے نہ چھوڑے بالخصوص سحری کے وقت کا خیال رکھے اور صبح کی نماز گزارنے کے بعد اور رات کے وقت ناغہ کئے بغیر مذکورہ بالا اذکار میں مشغول ہو جائے اور باقی پاس انفاس کے ذکر سے غفلت و سستی نہ کرے اور پاس انفاس کا ذکر نفی و اثبات سے مرکب ہے۔



تیسری فصل

مراقبہ کے بیان میں

اعمال کی اقسام

معلوم ہونا چاہئے کہ اعمال کی دو قسمیں ہیں۔ایک ظاہری جیسے نماز، روزہ، تلاوت اور ذکر جہر وغیرہ اور دوسری باطنی جیسے محاضرہ (تصور کی مدد سے کسی کو سامنے لانا)، مراقبہ اور محاسبہ وغیرہ۔ان اعمال کی ترتیب کچھ اس طرح ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اعمال ظاہری اور باطنی کے درمیان جمع کرے، نماز کو سب سے مقدم کرے اس کے بعد تلاوت اور اس کے بعد ذکر اور مراقبہ۔ جو اس سلسلہ کے اولیاء کبار اور اکابرین کاملین کا طریقہ رہا ہے۔اگر معذوری اور کمزوری ہو تو اعمال باطنی یعنی مراقبہ، محاضرہ اور محاسبہ وغیرہ کو چھوڑ کر اعمال ظاہری پر اکتفا کرے۔اسی طرح ظاہری گناہوں اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور شرم وحیاء اختیار کرے باطن میں مذمومہ خطرات سے پرہیز کرے اور اپنی تمام ظاہری حرکات وسکنات اور باطنی خطرات و نیات میں حق سبحانہ وتعالیٰ کو رقیب ونگہبان اور مطلع خیال کرے۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

فاعلم أنه لا اله الّا هو. هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو بكل شئ عليم. (سورۃ محمد:۱۹،سورۃ الحدید:۳)

جان لیجئے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی اول ہے وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی

باطن ہے اور اسے ہر شئے کا علم ہے۔

نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا:

أن تعبد الله كأنک تراه و ان لم تکن تراه فإنه یراک.(۱)

''اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کا مشاہدہ کر رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو یقیناً وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

مراقبہ اول: خلوت وجلوت میں ماسواء اللہ سے انقطاع

محبوب حق شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اپنے رب کا خلوت وجلوت میں مراقبہ کرو، اپنی آنکھوں کو اس طرح کھڑا رکھو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اے بندے! تو کہاں ہے اور وہ لوگ جو اللہ غالب و بزرگ تر کی بارگاہ میں باطنی مراقبہ کرتے ہیں جیسے کہ وہ اپنے ظاہر میں مراقبہ کرتے ہیں اگر تو فلاح و کامیابی چاہتا ہے تو اس کے سامنے تجھ پر سکون لازم ہے۔ ظاہری سکون ہو حرکات سے اور باطنی سکون ہو خطرات سے، یقیناً ظاہر، باطن کا عنوان ہے۔ اگر تو اس کی بارگاہ تک پہنچنا چاہتا ہے تو تجھ پر سکون لازم ہے۔ تحقیق تم پر محافظ فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے ظاہر کی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ غالب و بزرگ تر تمہارے باطن کی حفاظت کرتا ہے۔ تمام دائرہ اس کے حق پر ہے وہ تجھے دنیا وآخرت میں نہ چھوڑے گا اور دل کے اعمال کا لحظہ، ظاہر کے اعمال سے یقیناً ہزار دفعہ بہتر ہے۔ ہر وہ چیز جو تجھے ذکر الٰہی سے منحرف کرتی ہے تیرے لئے ننگی تلوار ہے۔ اور روزہ، فرض نماز اور سنت کے ادا کرنے کے بعد اللہ غالب و بزرگ تر کی بارگاہ میں

---

(۱) (بخاری و مسلم، کتاب الایمان)

مراقبہ کرنا تجھ پر لازم ہے اور تیرا نفس اس چیز کے مطابق ہونا چاہئے جس سے تو محبت کرتا ہے۔ اگر دین اور آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو جلوت اور خلوت میں اللہ کے علم کا مراقبہ کر۔ صرف جلوت میں مراقبہ منافقین کے لئے ہے اور خلوت و جلوت دونوں میں مراقبہ دوسروں کے لئے ہے۔ اے اللہ غالب و برتر کو پکارنے والے......! اور آنسو بہانے والے......!، اس کی قدرت پر غور وفکر کر اور اپنے دل کو پاک کر کیونکہ وہ اللہ کا مسکن ہے۔ تم اللہ بزرگ و برتر سے سنو اور ماسواء کو بھول کر اپنے دلوں کے ساتھ اسے دیکھو۔ اس کے دروازے پر توحید، اخلاص اور صدق وصفا کے ساتھ بیٹھ کر اسے پکارو تو وہ غیر کے سوا صرف تمہارے لئے کھولے گا، اپنے دل کو کسی غیر کے ساتھ مشغول نہ کر۔ اے غلام......! مخلوق کی طرف فنا کی آنکھ سے دیکھ بغیر اس کے کہ تو ان کی طرف انکساری و عاجزی سے بھرپور آنکھ سے دیکھے۔ تحقیق تمام چیزوں کا وجود اس کے حرکت دینے اور اس کے تسکین دینے سے ہے، دروازے سے قرب کو طلب کر، تجھ پر ہر چیز میں نگہبان موجود اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔ ہر ایک چیز سے ہر ایک چیز کی طرف زیادہ قریب ہے۔

مراقبہ دوم: مشاہدہ حق

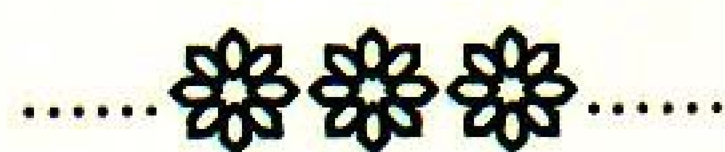
جان لیجئے کہ دوام مراقبہ سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات دیکھنے والا ہونا، نیستی، فنا اور نسیان کی حالت میں ہونا اور ماسوی الحق سے سر کو کھینچ لینا۔ مراقبہ مخالفت نفس، جزم ویقین اور دوام محاسبہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، محاسبہ سے مراد ہے کہ ہر وقت اپنے اعمال سے خالی و ناامید ہونا، اپنی کوتاہی و کمی کا ملاحظہ کرنا، اپنے حال سے واقف ہونا۔ (جو یا تو شکر کا سبب ہے یا عذر کا سبب ہے) اور اپنے آپ کو ریا اور عجب اور خود پسندی سے دور کرنا کیونکہ ریا اور عجب تکبر کی چھوٹی سی آستین ہے اور تو نہیں جانتا کہ دوزخ کا پہاڑ یہی ہے۔

خاطر دل جمع رکھ آج کا دوست کل تک نہ رہے گا تپ اور سوز میں کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ کسی لمحہ بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جب بھی ہو سکے اللہ کی یاد سے نور حاصل کر، کیونکہ ہر وقت تجھے حضوری نصیب نہیں ہوگی۔ حضوری جب بھی تیرا ساتھ دے تو تو لائق بارگاہ ہو جا جہاں سے تو نور و روشنی حاصل کرے گا۔

چاہئے کہ اس شغل کو اپنائے اور اپنے گناہوں کو ملاحظہ کرے اور حس نفس کی رعایت رکھ کر تمام شرائط کو جو اس سے قبل لکھی جا چکی ہیں تمام اوقات میں اور تمام حرکات وسکنات میں اپنے اوپر لازم رکھے۔ یَا عَالِمٌ بِیْ یَا قَرِیْبٌ مِنِّیْ یَا شَاھِدٌ عَلَیَّ

اے درویش حاضر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر ہے، ظاہر میں، باطن میں، تمام وقت میں اور ہر حال میں دیکھنے، والا ہے وہ اس خسارہ کی جگہ کا دیکھنے والا ہے جو دوسروں سے تعلقات جوڑنے کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی رضا کا طریقہ اختیار کر۔ تمام دوسروں سے دل کو اٹھالے اور خداتعالیٰ کے ساتھ دل کو باندھ۔ دوسرے تمام لوگوں سے تعلق توڑ دے۔ صرف حق تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑ، تمام چیزوں میں جو جمال اور کمال ظاہر ہے یہ سب اسی کے جمال اور کمال کے پرتو سے ہے لہٰذا جو دانا ہے وہ اسی کی دانائی کے اثر سے ہے اور جس جگہ بینائی ہے وہ اسی کی بینائی کا ثمرہ ہے۔

لہٰذا اے دوست......! تو کوشش کر۔ اپنے آپ کو آپ ہی ڈھانپ لے اور اس کام کی طرف متوجہ ہو جو تجھے حقیقت کی طرف مشغول کرے اور اپنے آپ سے تجھے چھڑا دے۔ اس شغل کو اس قدر دوام اور مواظبت کے ساتھ کر کہ یہ تیری جان کے ساتھ مل جائے۔ اور تیری ہستی سے ایک نور اٹھے اور یہ معنی عین ذکر ہے بلکہ اس کی حقیقت ہے۔



چوتھی فصل

محبت اور چند صوری و معنوی آداب کے بیان میں

حدیث شریف میں ہے کہ ایک اعرابی مدینہ شریف میں آیا عرض کی یا رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور میرا گھر مدینہ شریف سے دور ہے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ نے فرمایا:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

''آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔''

یعنی اگرچہ ذات اور شخص دور ہے لیکن محبت کے لحاظ سے ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ ہے۔ اے درویش! نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی محبت میں جلنے والے اس حدیث کی رو سے آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ آج بھی زندہ ہیں جس شخص نے بھی اس جگہ دوستی پالی اس نے انوار و تجلیات سے روشنی پالی اور جو بندہ بھی آپ کی محبت میں رہے وہ ابد تک زندہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔

لَا بُعْدَ مَعَ الْمَحَبَّةِ

''محبت کے ساتھ دوری نہیں ہے۔''

ادب کیا ہے؟

معلوم ہونا چاہئے کہ لفظ ادب چند منتخب اقوال سے عبارت ہے اور افعال تہذیب دو قسم

کے ہوتے ہیں۔ایک افعال قلوب ہیں ان کو نیاّت اور اخلاق بھی کہتے ہیں۔دوسرے افعال قوالب ہیں جن کو اعمال بھی کہتے ہیں۔اخلاق و نیاّت، باطن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور قوالب اور اقوال ظاہر نیت سے تعلق رکھتے ہیں۔لہٰذا درست اور صحیح مردوہ ہے جس کی نیت ظاہر و باطن اور قول و فعل میں حسن اخلاق سے آراستہ ہو۔اس کا اخلاق اس کے قول کے مطابق ہو اور اس کی نیت اس کے عمل کے موافق ہو، اپنی شخصیت کا اظہار اسی طرح کرے جس طرح حقیقت میں ہے اور اگر بیان حالی، مقالی یا خلقی میں اپنے آپ کو اس کے ساتھ متصف نہ پائے تو اسے سوء ادب خیال کر کے اس کے تدارک کی کوشش کرے کیونکہ تمام اعمال کی اصل تہذیب اخلاق ہی ہے۔

بے ادب قابل نفرت

محبوب حق، محی الدینؒ کہتے ہیں: خبردار اے درویش......! ہر وہ شخص جس کے پاس ادب نہیں وہ خالق اور مخلوق کے ہاں قابل نفرت ہے اور ہر وقت جس میں ادب کا لحاظ نہیں وہ ہمیشہ کے لئے حقیر اور قابل نفرت ہے اور اللہ تعالیٰ حسن ادب والے کے ساتھ ہے۔لہٰذا تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ حفظ آداب محبت کا ثمرہ ہے اور یہی محبت کا بیج بھی ہے۔جتنی محبت کمال پر ہوگی حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے آداب کی رعایت کا اہتمام اتنا ہی زیادہ ہوگا۔جس شخص کے دل میں محبت زیادہ پختہ اور راسخ ہوگی وہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے ادب کا اہتمام زیادہ کرے گا کیونکہ ایمان والوں کے نزدیک دار معرفت واضح ہے کہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور بارگاہ ربوبیت تک رسائی کا وسیلہ ہیں۔لہٰذا محبت الٰہی اور محبت رسالتمآب ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ لازم و ملزوم ہیں اور جس جگہ محبت الٰہی کمال پر ہوگی وہاں حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے آداب کی رعایت

لازم ہوگی لہٰذا اہل ایمان کے لئے عموماً اور اہل کشف وعرفان کے لئے خصوصاً رسالت پناہ کے آداب کی رعایت لازم اور واجب ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در

آنحضور ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اگرچہ بصورت جسمانی، ظاہر بین نظروں سے اوجھل اور پوشیدہ ہیں لیکن صفت روحانیت میں اہل بصیرت کے ہاں مکشوف اور ظاہر وعیاں ہیں کیونکہ آنحضرت ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی شریعت کی صورت، روحانیت کا قالب اور سانچہ ہے۔اور تمام روحوں اور نفوس کو آپ کی امداد متواتر و مسلسل پہنچ رہی ہے اور اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ج

(الانفال،۸:۲۴)

''اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (ﷺ) تمہیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمہیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (ﷺ) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہوجایا کرو۔''

اس وجہ سے حیات کو مسلسل فیض حاصل ہو رہا ہے، اس آیت سے واضح ہے کہ بارگاہ رسات، دراصل بارگاہ ربوبیت ہی ہے کیونکہ اہل ایمان کو کہا گیا کہ تم آؤ اللہ کی بارگاہ میں اور رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی بارگاہ میں جب تمہیں رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ بلائیں، یعنی جس نے رسول اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے بلانے پر بارگاہ رسالت میں حاضری دی تو گویا اس نے بارگاہ ربوبیت میں حاضری دی اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول کی بارگاہ کو اپنی بارگاہ قرار دے دیا۔محبت کے رابطہ کا پختہ ہونے اور تمام آداب وشرائط کا خیال رکھنے کے بعد اس

ذات اقدس کا مراقبہ کے ذریعے ملاحظہ کرے اور ظاہر و باطن میں آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو اپنے اوپر مطلع اور حاضر خیال کرے تا کہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی ذات اقدس کے تصور کا مطالعہ ہمیشہ کے لئے حفظ آداب کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا رہے۔ اس کے بارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلے گئے۔ آپ کتاب وسنت کو ہمارے لئے چھوڑ گئے تو آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر داخل ہو۔ تیرا ہاتھ رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے ہاتھ میں ہو۔ آپ کو اپنا وزیر اور اپنا استاد بنا، اپنا ہاتھ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے ہاتھ میں چھوڑ تجھے زینت ملے گی، سنگھار کیا جائے گا۔ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پاکیزہ مریدوں کی روحوں کے درمیان حاکم ہیں، صالحین کے امیر ہیں۔ ان کے درمیان احوال اور مقامات کی تقسیم کرنے والے ہیں کیونکہ یہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا ہے اور آپ کو کل کائنات کا امیر بنایا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: ''اے میری قوم توجہ کرو اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دو اور اگر تمہیں کوئی مرض لاحق ہو تو اسی دوا کو استعمال کرو جو تمہارے لئے بیان کی گئی ہے''۔

اگر ان تمام آداب اور صدق توجہ کا خیال رکھے تو اتنی استعداد اور قابلیت پیدا ہو جائے گی کہ بندہ پر معانی کا ایک دروازہ کھل جائے گا۔ اس محبّ ومحبوب ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے احکام کی مخالفت سے شرم کرنی چاہیئے اور آداب صحبت کے بجا لانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہو۔ اس بات کی تصدیق غوث اعظم کے اس قول سے ہوتی ہے کہ:

واسطہ نبوت کو چھوڑنے والا مردود ہے

شریعت محمدیہ، ملت اسلامیہ کے وجود کے درخت کا پھل ہے۔ یہ ایک ایسا سورج ہے

جس نے اپنے نور سے کائنات کی ظلمتوں کو روشن کر دیا ہے۔ اتباع شریعت، سعادت دارین عطا کرتی ہے، لہٰذا اس بات سے خوف رکھ کہ تو شریعت کے دائرے سے نکلے اور اجماع امت سے جدائی حاصل کرے، اور دل میں کبھی خیال تک نہ آئے کہ کسی سالک کو جو کمال منزلت اور علو مرتبت حاصل ہوا ہے وہ اس کا اپنا کمال تھا، بلکہ یہ سب کچھ تو حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کا فیض ہے، اور یہی عظیم ادب ہے، اگر کسی ولی کو ولایت کی تکمیل حاصل ہے تو بھی سرکار دو جہاں ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی ولایت کے نور سے ہے۔ کوئی صاحب وصال حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی امداد سے مستغنی ہو کر مقام وصل پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ کمالیت اور علویت کا جو بھی مرتبہ ہے وہ سب مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کی روح اور نفس مقدسہ ومطہرہ کے تقسیم کیے ہوئے فیض سے ہے۔ اور حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے واسطہ کے بغیر کوئی شخص بھی امداد الٰہی سے فیض یاب نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا شخص جس کے دل میں اس واسطہ سے استغنا اور استقلال پیدا ہو وہ مردود اور دھتکارا ہوا ہے۔

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور

ہم ہلاکت اور کمی ونقصان سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں۔

سنت نبوی ﷺ کی پیروی

کمال اعتقاد کے بعد دوسری چیز حضور نبی اکرم ﷺ کے طریقہ اور سنت کی متابعت ہے حضور نبی اکرم ﷺ کی متابعت میں انتہائی جدوجہد کر اور اہمال وغفلت کو کسی صورت جائز نہ رکھ۔ اس بات کا مصداق بھی حضرت غوث اعظم کا یہ فرمان ہے:

شریعت کی خدمت کا خائف طریق الی اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور طریق الی اللہ کا مطلب عبودیت کے قانون کو لازم جاننا، شریعت اسلامیہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور تقوی

کے راستہ میں استقامت اختیار کرنا ہے۔ اے غلام !! تجھ پر لازم ہے کہ شریعت کے متعلق جدو جہد کر اور نفس کی مخالفت کر، اگر تو مرید کامل ہے تو تمام قسموں کو شریعت کے ساتھ مضبوط پکڑ۔

تمام سلاسل کے مشائخ کا ادب

دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صوری و معنوی نسبت رکھتا ہے اسے تمام سادات، علماء اور مشائخ طریقت کو حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کی وجہ سے دوست رکھنا چاہیئے۔

توحید و سنت کا تلازم

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام حالات میں، خواہ اعتقادات ہوں یا اقوال اور افعال، حضور اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی تعظیم و توقیر کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے ساتھ مقارن رکھ، آنحضرت کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ خیال کر کیونکہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی واحد ذات پر ایمان لائے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لائے اور آپ کی رسالت کا اقرار نہ کرے تو ایسا ایمان درست اور مقبول نہیں ہے، جو کچھ صرف فرائض کو ادا کرتا ہے اور آنحضور ﷺ کی سنتوں کو ترک کر دیتا ہے تو وہ وصل کی راہ پر چلنے والا نہیں ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کی تعظیم اور اطاعت کو، عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تعظیم خیال کر اس طرح مشکوٰۃ نبوت اور قرب الٰہی کے انوار کی تجھ پر بارش ہوگی۔ ہر حال میں آنحضور ﷺ کے جلال اور جاہ و حشمت کو ملحوظ رکھ اور ظاہری شریعت کے دائرہ سے قدم باہر نہ رکھ۔ اس بحث کے متعلق بھی حضرت غوث اعظم کا یہ فرمان ہے۔

شریعت و طریقت کا باھمی تلازم

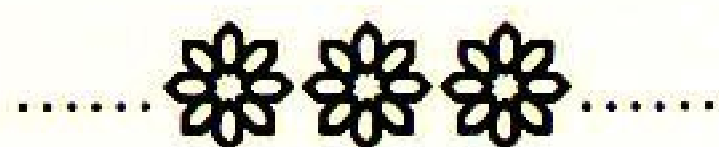
''بچا تو اپنے آپ کو اس بات سے کہ تو شریعت کے دائرے سے نکلے اور آپ ﷺ کے

اہل سے جدا ہو۔ حدود شرع کا لحاظ رکھنا تجھ پر لازم ہے''۔

شریعت اعظم والوں کے دلوں میں عجیب حکمتیں ہیں۔ ناموس اکبر کے اسرار میں خزانے اور غیب کے جواہر ہیں اس کے امر کی قبولیت کو اپنا طریقہ بنا۔ اے لوگو......! ظاہر شریعت پر عمل کرو۔ کتاب وسنت پر چلو۔ یہاں تک کہ ظاہری اعمال باطنی اعمال پر ابھاریں جب تو ظاہر پر عمل کرے گا تو باطن کی سمجھ پیدا ہوگی پہلے سمجھنے والا تیرا باطن ہوگا۔ پھر تیرا قلب نفس کو بتائے گا اور نفس زبان کو اور زبان مخلوق کو سنائے گی اور لوگوں تک ان مضامین کا پہنچانا ان کے نفع اور بھلے کے لئے ہوگا۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ مرتبہ محبت میں تمام آداب کا لحاظ رکھا جائے، بارگاہ میں حاضری ہو تو نہایت تمکنت کا مظاہرہ ہو۔ آداب سخن کا لحاظ ہو۔ ظاہری شریعت کے حقوق کے تمام آداب کی رعایت رکھی جائے، تمام آثار واخبار کو فراموش نہ کیا جائے ایسا نہ ہو کہ تیرا شمار نافرمانوں اور روگردانی کرنے والوں میں ہو جائے۔

اللهم صل علی محمد و علی آله وصحابه اجمعین.



پانچویں فصل

﴿ شیخ سے مرید کے آداب کے بارے میں ﴾

معلوم ہونا چاہئے کہ صحبت شیخ کے آداب مرید کیلئے لازم اور واجب ہونے چاہییے۔ کیونکہ آداب کی رعایت کرنا دلوں کے کھینچنے اور مائل کرنے کا ذریعہ اور سبب ہے اور روح کے مشاہدات کا جمال اور عقل کا کمال سوائے محاسن آداب کے کہ جو تہذیب اخلاق سے عبارت ہے، حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ جب مرید اپنے شیخ کی صحبت میں مؤدب ہوگا تو شیخ کے دل میں بھی اپنے مرید کے لئے محبت پیدا ہوگی اور منظور رحمت الٰہی ہوگا، شیخ کا دل برکات اور رحمت الٰہی کے نزول کا مقام ہے، جب اس دل میں مرید کے لئے محبت پیدا ہوگی تو علی سبیل التواتر اور علی سبیل التعاقب اس دل سے جاری ہونے والا لامتناہی فیض مرید کو بھی حاصل ہو گا۔ شیخ کا مرید کو قبول کر لینا، حق سبحانہ وتعالیٰ اور حضرت رسول مقبول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی قبولیت پر صریح دلیل ہے اور یہ قبولیت اس بات کی صحیح علامت ہے کہ شیخ جس سلسلہ طریقت سے نسبت رکھتا ہے' مرید کو اس سلسلہ کے تمام مشائخ اور بزرگوں نے بھی قبول کر لیا ہے۔ چونکہ شیخ کی تربیت کے حقوق کا بدلہ حسن ادب کی رعایت کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے شیخ (جو مرید کا روحانی باپ ہوتا ہے) کی تعظیم وتوقیر اور اس کے آداب کا خیال رکھنا گویا اس کے حقوق میں سے ایک حق کا ادا کرنا ہے اور اس کے حقوق سے غفلت اور سرکشی کرنا عین تقصیر اور نافرمانی ہے۔ حدیث شریعت میں ہے:

من لم يؤقر كبيرنا و لم يرحم صغيرنا فليس منا.

جس نے ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

علماء حضرات جانتے ہیں کہ شیخ کے حقوق کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے قرب کے اسباب میں سے ہے۔ جس نے شیخ کے حقوق ادا نہ کئے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے سے قاصر رہا اور من ضيع رب الأدنى لم يصل الرب الأعلى جس نے رب ادنی کے حقوق کو ضائع کیا وہ رب اعلیٰ تک نہ پہنچا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیرا باطن حق کے نزدیک ظاہر ہے اور جب تیرا ہاتھ اس کے خاص بندوں میں سے کسی کے ہاتھ میں آئے تو اپنے گناہوں سے توبہ کر لے اور عاجزی اختیار کر کیونکہ اذا تواضعتَ للصالحين تو اضعت لِله جب تو نے نیک بندوں کے لئے عاجزی وانکساری کی تو، تو نے اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی کی اور من تواضع لِله رفعه الله تعالیٰ جس نے اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ اس کو بلند کرتا ہے۔

اوّلین ادب : شیخ ومربی پر کامل اعتقاد

شیخ کے ساتھ مرید کے آداب میں سے پہلا ادب یہ ہے کہ صرف اور صرف اپنے شیخ کی تربیت وارشاد اور تہذیب اخلاق پر اعتقاد رکھے۔ اگر کسی اور کو اپنے شیخ سے بھی کامل خیال کرے گا تو اس کی محبت والفت سست پڑ جائے گی اور شیخ کے اقوال واحوال کما حقہ مرید پر اثر انگیز نہ ہوں گے کیونکہ مرید میں شیخ کے اقوال واحوال کے سرایت کرنے کا واسطہ مرید کی محبت ہی ہے۔ شیخ سے جتنی محبت کمال پر ہوگی شیخ کی تربیت کے لئے مرید میں اسی قدر زیادہ استعداد ہوگی، اس کا مصداق حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے:

یا غلام اجعلنی مراۃ قلبک و سرک و مراۃ اعمالک اجیبونی فانی داعی اللہ عزوجل ادعوکم إلی بابہ وطاعتہ و لا ادعوکم إلی نفسی.

میرے عزیز! مجھے اپنے دل اپنے راز اور اپنے اعمال کا آئینہ بنا۔ میرا کہنا مانو! بلاشبہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا ہوں۔ میں تو تمہیں اس کے دروازے اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتا ہوں اپنے نفس کی طرف ہرگز نہیں بلاتا۔

دوسرا ادب: بارگاہ شیخ کی حاضری

دوسری بات یہ ہے کہ شیخ کی ملازمت ہمیشہ برقرار رکھے، اپنے ذہن میں اس تصور کو جاگزیں کرلے کہ میرے دل کا دروازہ شیخ کی ملازمت اور خدمت سے ہی کھلے گا اور کمر ہمت باندھ کر دل میں یہی خیال رکھے کہ یا تو اپنے مطلوب کی خواہش کے ساتھ اپنی جان شیخ کے سپرد کردوں گا یا اپنے مقصود کو پہنچ جاؤں گا۔ اپنے شیخ کے قول اور قبول سے کسی وقت نہ پھرے کیونکہ مشائخ اپنے مریدوں کے احوال کے جانچنے کے لئے مختلف امتحانات لیتے ہیں۔ اس بارے میں حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں:

اثبتوا علی خشونۃ کلامی وقد افلحتم یا غلام اسمع ھذا الکلام وتفحص فی صومعتک مع نفسک و ھواک یا غلام سافر الف عام تسمع منی کلمۃ یا غلام الولایۃ ھٰھنا والدرجات ھٰھنا وفی مجلسی تخلع الخلع.

میری تلخ کلامی پر تم ثابت قدم رہو اور تحقیق تم فلاح پا جاؤ گے۔ اے میرے بیٹے تو اس کلام کو سن اور اپنی خانقاہ میں اپنے نفس اور اپنی خواہش کے ساتھ جستجو کر۔ اے میرے بیٹے تو ہزار سال سفر کر تو مجھ سے ایک کلمہ سنے گا۔ اے میرے بیٹے ولایت یہاں ہے۔ درجات و مراتب یہاں ہیں۔

تیسرا ادب: شیخ کو اپنے مال میں متصرف سمجھے

تیسری چیز مرید کا اپنے شیخ کے تصرف کو تسلیم کرنا ہے شیخ کو اپنے تمام مال اور نفس میں متصرف سمجھے، شیخ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرلے اور جو کچھ وہ فرمائے اس سے راضی ہو۔ جیسا کہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کن ابدا مع الدلیل إلی أن یوصلک إلی المنزل لا تخرج عن رأیته ولا تخالفه فإنک تصل إلی مقصودک.

ہمیشہ راہنما کے ساتھ رہ تا کہ وہ تمہیں منزل تک پہنچا دے۔ اس کے جھنڈے کے سایے سے مت نکل اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کر۔ بے شک تو اپنے مقصود و مطلوب تک پہنچ جائے گا۔

چوتھا ادب: شیخ پر اعتراض نہ کرے

چوتھا ادب ظاہری و باطنی اعتراض کو ترک کرنا ہے، شیخ کے تصرفات پر اعتراض کو جگہ نہ دے۔ جب کبھی شیخ کے اقوال اور احوال کے سمجھنے میں مشکل پیش آئے اور ان کے صحیح اور درست ہونے کے بارے کچھ معلوم نہ ہو تو اس وقت بھی اپنے فہم کے قصور اور اپنے علم کی قلت کا خیال کرے اور شیخ کے تصرف کو فاسد نہ سمجھے۔ اس بارے میں محبوب حق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر تو اپنے شیخ پر تہمت لگائے تو پھر اس کی صحبت اختیار نہ کر کیونکہ اب تیرے لئے اس کی صحبت بہتر نہیں اس طرح کہ ایسے مریض کو دوا کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جس کا اپنے طبیب کی بات پر یقین نہ ہو۔ حال یا مقال یا افعال میں شیخ پر تہمت لگانے کے بعد تیرا اس کی صحبت میں بیٹھنا ایسے ہے جیسا کہ سانپوں کی صحبت میں بیٹھنا۔ اپنے شیخ کے فقر، نقصان، نسیان، اختلاف حال، قصور عبادت اور خوشی و طرب کی طرف نہ دیکھ کیونکہ جو اس کے باطن میں ہے وہ

اس کے ظاہر میں نہیں تو اس کے فائدہ کا انتظار کر۔"

پانچواں ادب: خواہش نفس کو ترک کرنا

پانچویں بات شیخ کے اختیارات اور تصرفات میں مرید کے اختیار کا سبب ہے۔ خواہ امور دینی ہوں یا دنیوی۔ کھانے، پینے، سونے، بیدار ہونے اور لین دین کے اعمال ہوں یا عبادات کی اقسام نماز روزہ، افطار، نوافل، ذکر، تلاوت اور مراقبہ کے اعمال ہوں۔ یہ تمام امور و معاملات اور اعمال اپنے شیخ کی اجازت اور تعین کے بغیر نہ کرے اس بارے میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

"اس کی حد کو نہ پھلانگ اپنے رہنما کا غلام ہو جا۔ اس کی اتباع کر اپنے کجاوے کو اس کے سامنے چھوڑ دے۔ جلدی جلدی کبھی اپنے رہنما کے دائیں و بائیں جانب آ اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف اس کی رائے کا انکار نہ کر، اس کے حکم کی مخالفت نہ کر، تو منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اے بیٹے! نفس اور اس کی خواہشات کو چھوڑ دے اور ان لوگوں کے قدموں کی خاک ہو جا۔"

چھٹا ادب: شیخ کے حسن خلق پر اعتقاد

چھٹا ادب شیخ کے خطرات و خیالات کی رعایت کرنا ہے، اپنے شیخ کے حسن خلق، حلم و بردباری اور عفو و درگزر پر اعتقاد کے باعث ایسے امور اور باتوں کو معمولی اور حقیر شمار نہ کر، جو شیخ کے لئے ناپسندیدگی اور کراہت کا باعث ہوں، کیونکہ دل میں گزرنے والے خیالات خواہ وہ ناپسندیدگی کے ہوں یا خوشی و رضا کے، مریدین کے نفوس میں مکمل اثر رکھتے ہیں۔ جیسا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "تمہاری تکذیب تمہاری ولایت کے لئے زہر قاتل ہے اور تمہاری دنیا و آخرت کو تباہ کرنے کا سبب ہے۔"

ساتواں ادب: شیخ کی رائے سے اختلاف نہ کرے

ساتواں ادب کشف اور دقائق میں شیخ کے علم کی طرف رجوع کرنا ہے۔ واقعات کا کشف خواہ خواب میں ہو یا بیداری میں ہو اس بارے میں مستقل طور پر نصیحت پر یقین نہ کر، بلکہ اس کو شیخ کے علم کے سپرد کر دے۔ ہو سکتا ہے کہ اس واقعہ کا منشاء کوئی ایسا ارادہ ہو جو مرید کے دل میں پوشیدہ ہو اور اسے اس بارے میں کچھ علم نہ ہو اور اسے سچا جان لے اور اس طرح ایک خلا پیدا ہو جائے لہٰذا اپنے شیخ کی خدمت میں عرض کر، اور شیخ اپنے علم و یقین کی وسعت کے مطابق جو حکم فرمائے اس پر عمل کرنے کی کوشش کر۔ اس بارے میں محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اپنے شیخ کی رائے سے نہ نکل اور اس کے قول کی مخالفت نہ کر، جو کچھ اللہ تعالیٰ اس کی زبان اور ہاتھ پر کھولے اسے قبول کر''۔

آٹھواں ادب: شیخ کی بات کو انتہائی توجہ سے سنے

آٹھواں ادب صفائے سماعت ہے۔ مرید کے کان ہمیشہ شیخ کے کلام کی طرف متوجہ رہیں اور وہ اس انتظار میں ہو کہ شیخ کی زبان سے کیا کلمات جاری ہوتے ہیں اور اس کی زبان کو کلام حق کا واسطہ جان کر یقین کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرنے والا ہے۔ کبھی بھی اپنی ذاتی خواہش کے ساتھ منتظر اور حاضر نہ ہوتا کہ شیخ کے فوائد سے محروم اور بے نصیب نہ رہے۔ اس بارے میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: بے شک میں یقین سے بات کہتا ہوں اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔ مجھے حکم کیا جاتا ہے پھر میں حکم کرتا ہوں۔ میں نے کلام کیا اور میرے حق کی وجہ سے مجھے کہا گیا۔ اے عبدالقادر تو کلام کر، میں تیرے کلام کو رد نہ کروں گا۔

اور چاہیے کہ شیخ کی کلام اور اپنے حال کے درمیان وجہ مناسبت اور مطابقت تلاش کرے

اور اس طرح خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر استعداد کی زبان کے ساتھ اپنی بہتری تلاش کرتا ہوں۔ شیخ کے ساتھ کلام کرتے وقت اپنے نفس کی خواہش کو نکال دے، اپنی دانش اور اپنے علم و معرفت کا اظہار نہ کر اور نہایت اچھے طریقہ سے اپنی حاجت عرض کر۔ جب امراء کی زبان اس کی بارگاہ میں مقام ارادت و عقیدت سے دور جا پڑتی ہے تو اس بارے میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

احسن ادبک بین یدی معلمک ولیکن صمتک اکثر من نطقک فان ذاک سبب لتعلمک و قربک إلی قلبه.

اپنے (شیخ) استاد کے سامنے حسن ادب سے بیٹھ اور تیری خاموشی تیرے نطق سے زیادہ ہونی چاہیے کیونکہ یہ تیری تعلیم اور استاد کے دل میں قرب حاصل کرنے کا سبب ہے۔

نواں ادب: شیخ کی بارگاہ میں گفتگو کے آداب

نواں ادب، نرم اور دھیمی آواز ہے، شیخ کی بارگاہ میں اپنی آواز بلند نہ کرے کیونکہ اکابر کے نزدیک بلند آواز ترک ادب کی ایک قسم ہے۔ روایت میں ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بارگاہ نبوی میں حاضر تھے۔ کسی معاملے پر جھگڑا ہوا اور شیخین کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اسی وقت آیت کریمہ نازل ہوئی:

یَاَیُّھَا الَّذِینَ آمَنوا لا تَرفَعُوا اَصْوَاتَکُم فَوقَ صَوتِ النَّبِی

''اے ایمان والو، بارگاہ رسالت میں اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔''(۱)

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد یہ دونوں نور چشم، بارگاہ رسالت مآب ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ میں اتنی نرم اور آہستہ آواز میں عرض کرتے کہ اہل مجلس کو ان کے کلام سننے میں سخت دشواری پیش آتی پھر ان دونوں بزرگ اصحاب رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی تسلی کے لئے وحی

ربانی یوں نازل ہوئی:

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ و اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی.(۲)

''بلاشبہ وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی بارگاہ میں پست کرتے ہیں۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کیلئے چن لیا ہے۔''

دسواں ادب: شیخ کے ساتھ بے تکلف نہ ہو

دسواں ادب یہ ہے کہ قول و فعل میں شیخ کے ساتھ بے تکلفی سے باز رہے کیونکہ بے تکلفی اور خندہ روئی سے احتشام اور وقار اٹھ جاتا ہے اور فیض کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ شیخ سے بات کرتے وقت یا بات سنتے وقت یا مولائی اور یا سیدی کے القاب استعمال کرے اور تعظیم و احترام کے تمام طریقوں کا خیال رکھے روایت میں آیا ہے کہ ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو یا محمد اور یا احمد کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعلیم کے لئے اپنا یہ فرمان نازل کیا کہ

ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون.(۱) حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی بارگاہ میں بلند آواز سے بات نہ کرو جیسے کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔ چنانچہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد صحابہ کرام یا رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اور یا نبی اللہ کے القاب کے ساتھ عرض کرتے تھے۔

---

(۱)......(۲)سورۃ الحجرات:۲.

اسی طرح آداب تکلم اور آداب فعلی کی رعایت رکھنا بھی لازم ہے۔ سماع کی محفل اور دیگر مجلسوں میں اپنی تمام حرکات وسکنات پر نگاہ رکھے اور شیخ سجادہ کو کبھی نظر انداز نہ کرے جتنا ممکن ہو سکے شیخ کے دربار میں حرکت نہ کرے اور ہنسی و بے تکلفی کو ترک کرے۔

گیارھواں ادب: کثرت سوال سے اجتناب کرنا

گیارہویں بات یہ ہے کہ کلام کے اوقات کی معرفت حاصل کرے۔ دینی اور دنیوی مہمات میں سے جو کچھ شیخ سے عرض کرنا چاہے تو سب سے پہلے شیخ کے حال کو جاننے والا ہو کہ آیا اس وقت میں بات کرنے کی گنجائش بھی ہے یا نہیں۔ بات کرنے سے پہلے حضرت تقدس تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر کے شیخ کے ساتھ مکالمت کے آداب میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔ تاکہ تقرب حاصل کرنے میں اس کی مثال اس صدقہ جیسی ہو جائے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو دیا ہے کہ

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً (۲) ''اے ایمان والو! جب تم رسول (ﷺ) سے کوئی راز کی بات تنہائی میں عرض کرنا چاہو تو اپنی رازدارانہ بات کہنے سے پہلے کچھ صدقہ وخیرات کر لیا کرو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بکثرت سوال کرتے تھے اور اپنی بات پر بہت زور دیتے تھے اور یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ کی طبیعت پر گراں گزرتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور نبی اکرم ﷺ سے مکالمت کا درس دیا۔ اس آیت کے نزول

---

(۱) سورۃ حجرات: ۲،،،،،،،،،،،،، (سورۃ المجادلہ: ۱۲)

کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا معمول تھا کہ آپ جب سرکار دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیتے تو پہلے کچھ ہدیہ و نیاز پیش کرتے اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ سے مکالمت کرتے۔

بارھواں ادب: شیخ کے اسرار کو پوشیدہ رکھنا

بارھواں ادب یہ ہے کہ شیخ کے اسرار کو پوشیدہ رکھے۔ شیخ کی کرامات اور واقعات کو ظاہر کرنے اور لوگوں کو اطلاع دینے میں جلدی نہ کرے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے چھپانے میں شیخ کے لئے کوئی دینی یا دنیوی مصلحت ہو اور مریدوں کے علم کی اس تک رسائی نہ ہو اور اس کے ظاہر کر دینے سے فتنہ و فساد برپا ہو جائے۔

تیرھواں ادب: اپنے اسرار شیخ کی خدمت میں پیش کرے

تیرھواں ادب یہ ہے کہ اپنے اسرار کو ظاہر کرے اور شیخ سے پوشید نہ رکھے، راہِ سلوک میں جو کچھ منکشف ہو تصریحاً یا کنایۃً شیخ کی خدمت میں عرض کرتا رہے کیونکہ شیخ کو اپنے احوال سے اگر مطلع نہ کرے تو ہوسکتا ہے کہ اس کے راستے میں کوئی دیوار کھڑی ہو جائے اور باطن میں گرہ پڑ جائے اور شیخ کی امداد بند ہو جائے، جب شیخ کی خدمت میں عرض کرتا رہے گا تو وہ اپنی توجہ کے ساتھ راہ سلوک میں حائل ہونے والی تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔

چودھواں باب: مرید فنا فی الشیخ ہو

شیخ کی بارگاہ میں مرید کے لئے سب سے معظم اور اہم ادب وہ ہے جو حضور غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے نیازمندوں کو سکھایا:

"تو میری ذات میں فنا ہو جا میں تمہیں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دوں گا۔ ہماری سچی عقیدت کی آگ میں جل جا یہ آگ تمام حجابوں اور دروازوں کو جلا دے گی اور پھر ہمارے

اور تیرے درمیان کوئی پردہ نہ رہے گا تو اس کو دیکھ لے گا جیسے تو ہمیں دیکھتا ہے۔ اے میرے بیٹے! مجھے اپنے دل اپنے راز اور اپنے اعمال کا آئینہ بنا لے۔ اے میرے بیٹے! جب تجھے موت آئے گی تو تو مجھے دیکھے گا اور پہچانے گا تو مجھے اپنے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے ہر طرف دیکھے گا۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

ذِكْرِیْ جِلَاءُ الْاَبْصَارِ بَعْدَ عِمَائِهَا

وَاُحْيِ فُؤَادَ الصَّبِّ بَعْدَ الْقَطِيْعَةِ

''میرا ذکر آنکھوں کے اندھے ہونے کے بعد ان کی جلا اور روشنی کا باعث ہے اور میں عاشقوں کے دلوں کے مردہ ہو جانے کے بعد ان کو زندہ کر دیتا ہوں۔''

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا:

اگر میرا مرید اچھا نہیں ہے تو پس میں اچھا ہوں۔ جس نے کسی تکلیف میں مجھ سے مدد طلب کی تو میں اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہوں، جس نے سختی کی حالت میں میرا نام لیکر مجھے پکارا تو میں اس کی مشکل کو آسان کر دیتا ہوں اور جس نے اپنی حاجت میں اللہ کی طرف میرا وسیلہ طلب کیا تو اس کی حاجت کو پورا کر دیا جائے گا اور جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے وسیلہ سے سوال کرو۔

سرکار بغداد محبوب سبحانی کا تصور

اے درویش اگر محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے جمال اور کمال کا مشاہدہ کرنے کی تجھے سعادت نصیب ہو تو پھر اسی صورت کو اپنا نصب العین بنا لے اور اس صورت سے ملاقات کے خیال میں فنا ہو جا اگر یہ نسبت درست ہو گئی تو پھر تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اس جمال کے انوار تیرے

جسم میں کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر اب تک تجھے یہ نسبت حاصل نہیں ہے تو پھر آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کو اپنے تصورات میں بٹھالے پھر تو دونوں جہانوں کی سعادت سے محروم نہ ہوگا اور اس نسبت کے حاصل کرنے میں بھی تجھے مقصود و مطلوب حاصل ہو جائے گا۔

حلیہ مبارک

نحیف بدن، قد میانہ، عریض سینہ، عریض وطویل داڑھی، پیوستہ ابرو حلیہ مبارک کو نصب العین بنا کر عرض کرے: اے غوث اعظم ہمیں اپنے جمال کے مشاہدہ سے مرحوم نہ کر۔ اپنی ملاقات سے گم نہ کر اور ہمارے ساتھ اپنی محبت کم نہ کر۔ اپنی عنایت کے مواہب ہم تک بھی پہنچا۔ اپنی محبت اور لقا سے ہمیں سعادت مند بنا۔ اگر میں گناہگار ہوں بد کردار ہوں گناہوں اور تقصیرات کے سبب اس نعمت کے قابل نہیں ہوں، آپ ہمیں اس کے قابل بنا دیں آپ ہی کا فرمان ہے ان لم یکن مریدی جید فأنا جید اگر چہ میرا مرید عمدہ نہیں پس میں تو عمدہ ہوں اور آپ نے فرمایا تھا: مجھے اپنے رب کی عزت اور جلال کی قسم میرا ہاتھ تیرے ہاتھ پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر ہے۔ اے غوث اعظم آپ نے فرمایا تھا:

"ان السعداء والاشقیاء تعرض علی"

"بے شک نیک بخت اور بد بخت سبھی میرے پاس لائے جاتے ہیں"۔ میری شقاوت و بد بختی کو دور فرما دو اور مجھے اس قابل بناؤ کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوسکوں۔ اے غوث اعظم آپ نے فرمایا تھا:

مَن نَادَانِی بِاسْمِی فی شِدَّتِہٖ کَشَفتُ عَنہ وَ مَن تَوَسَّلَ بِی إلی اللہ تعالیٰ فی حَاجَتِہٖ قَضَیتُ حَاجَتَہٗ

جس نے اپنی تکلیف میں مجھے میرے نام کے ساتھ پکارا تو میں اس کی تکلیف دور کر

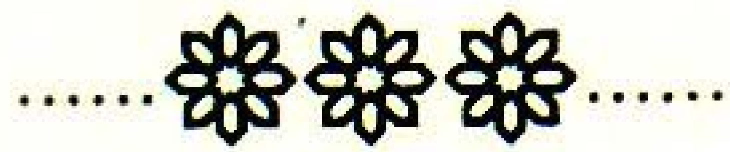
دوں گا اور جس شخص نے اپنی حاجت میں میرے ساتھ اللہ کی طرف وسیلہ پکڑا تو اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی لہٰذا میں گنا ہگار، بدکار تیری ذات کے ساتھ وسیلہ لایا ہوں اور دنیا و آخرت میں میرا وسیلہ اور میری امید تیری عنایت اور مہربانی پر منحصر ہے۔ مجھے اپنی رحمت اور مہربانی سے مایوس نہ کر کیونکہ تیری مہربانی کے سوا میرے پاس کوئی پناہ اور ملجا نہیں۔ میں کس کے سامنے جاؤں اور کس کی طرف منہ کروں جبکہ ہمارا ملجا اور ہماری پناہ تیری ذات اقدس ہی ہے اور بس!

حَاشَاهُ اَنْ یُحْرِمَ الرَّاجِی مَکَارِمَهٗ

اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَم

''حضور کی شان کرم اس سے منزہ ہے کہ امیدواران کے در سے بخشش وعطا سے محروم ہو جائے یا پناہ گزین عزت واحترام حاصل کئے بغیر لوٹ آئے''۔

اَللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ طَبِیْبِ قُلُوْبِنَا وَ حَبِیْبِنَا وَ شَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا.



چھٹی فصل

متفرق اذکار اور دعاؤں کے بیان میں

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ زِیْنَةَ عَرْشِہٖ وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَ مُنْتَھٰی عِلْمِہٖ وَ جَمِیْعَ مَاشَاءَ خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہُ الَّذِیْ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اَصْلِحِ الْاِمَامَ وَ الْاُمَّةَ وَالرَّاعِیَ وَ الرَّعِیَّةَ وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ فِی الْخَیْرَاتِ وَادْفَعْ شَرَّ بَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحِ الرَّعِیَّةَ وَالْعَامَّةَ وَ النَّقَبَةَ صَلَاحًا یُقَرِّبُھُمْ اِلٰی مَعْرِفَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَ اَعْصِمْھُمْ مِنْ مَعْصِیَّتِکَ وَکُفْرَانِکَ وَ اَعْمِمْ بِذٰلِکَ جُمْھُوْرُ عِبَادِکَ فِیْ جَمِیْعِ بِلَادِکَ اِنَّکَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِیْمٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ بِالسَّرَائِرِ فَاَصْلِحْھَا وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْھَا وَاَنْتَ الْعَالِمُ بِعُیُوْبِنَا فَاسْتُرْھَا وَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِھَا

وَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِمُهِمَّاتِنا فَاكْفِنا يا قَاضِيَ الْحَاجاتِ وَ يَا كَافِي الْمُهِمَّاتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا حَيْثُ نَهَيْتَنا وَلَا تَفْقِدْنَا مِنْ حَيْثُ اَمَرْتَنا اَعِزَّنا بِطَاعَةٍ وَلَا تُذِلَّنا بِالْمَعْصِيَةِ اَشْغِلْنَا بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اِقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنا عَنْكَ اَلْهِمْنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَاشَاءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. لَا تُخَيِّبْنا فِي غَفْلَةٍ وَلَا تَأْخُذْنا عَلٰى عِثْرَةٍ(۱) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا أَوْ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ.

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کی مخلوق کی تعداد اس کے عرش کی زینت، اس کی ذات کی رضا، اس کے کلمات کی سیاہی اور اس کے علم کی انتہا کے برابر تعریف ہے۔ اس نے جو کچھ چاہا پیدا فرمایا، خلق کو زیادہ کیا اور نیست سے ہست کیا۔ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے رحمٰن و رحیم ہے۔ بادشاہ ہے بہت زیادہ پاکیزگی والا غالب اور حکمت والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب بادشاہی اسی کے لئے ہے تمام تعریف اس کے لئے ہے۔ وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے۔ سب بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اس کے بندے اور ایسے رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر

(۱) وفی مکان آخر...... لا تأخذنا علیٰ غِرَّةٍ.

دے اگرچہ مشرکین ناپسند کریں اے اللہ! امام امت، محافظ اور رعایا سب کی اصلاح فرما دے بھلائی کے کاموں کے لئے ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان میں سے بعض کے شر کو بعض سے دور فرما دے اے اللہ، رعایا، عوام اور نگہبانوں کو ایسی بھلائی اور صلاح عطا فرما جو انہیں تیری معرفت اور خوشنودی کے قریب کر دے اور انہیں اپنی نافرمانی اور کفر و انکار سے محفوظ فرما اور اپنا یہ فضل و کرم تمام بندوں پر تمام ملکوں میں عام فرما دے۔ بے شک تو سخی کریم نیکی کو پسند فرمانے والا اور رؤف و رحیم ہے اے اللہ تو رازوں کو جاننے والا ہے ان کی اصلاح فرما تو ہمارے گناہوں کو جاننے والا ہے انہیں بخش دے تو ہمارے عیبوں کو جاننے والا ہے انہیں چھپا دے تو ہماری حاجات کو جاننے والا ہے انہیں پورا فرما۔ تجھے ہماری مہمات کا علم ہے ان میں ہماری کفایت فرما۔ اے حاجتوں کے پورا فرمانے والے اور اے مہمات کی کفایت کرنے والے۔

اے اللہ جن چیزوں سے تو نے منع کیا ہے ان سے ہماری حفاظت فرما اور جن چیزوں کے کرنے کا ہمیں حکم دیا ہے وہاں گمراہ نہ کر۔ ہمیں اطاعت کے ساتھ عزت دے اور گناہوں کے ساتھ ذلیل نہ کر۔ غیروں سے پھیر کر اپنی طرف متوجہ فرما، ہر کاٹنے والا جو ہمیں تجھ سے جدا کرے تو اسے ہم سے دور کر دے ہمیں اپنا ذکر، شکر اور حسن عبادت سکھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو کچھ اس نے ارادہ فرمایا وہ موجود ہو گیا اور جس چیز کا ارادہ نہ کیا وہ وجود میں نہ آئی نہ تو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت مگر بلندی عظمت کے مالک اللہ کی توفیق سے۔ ہمیں غفلت کی وجہ سے محروم نہ کر اور نہ ہی عشرت کے سبب ہمارا مؤاخذہ فرما۔ اے اللہ اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کا اقدام کریں تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے اللہ ہم پر بوجھ نہ ڈال جس طرح تو نے ہم سے پہلے والی امتوں پر ڈالا۔ اے اللہ ہم سے اتنا بوجھ نہ اٹھوا جس

کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہمیں معاف فرما دے ہماری مغفرت فرما۔ ہم پر رحم فرما تو ہمارا آقا ہے کافروں کے گروہ پر ہماری نصرت فرما۔

یہ حزب بھی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَوْضِعِکَ فِیْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ وَبِکَمَالِ جَمَالِ سِرِّکَ فِیْ سَرَائِرِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ بِدَقَائِقِ حَقَائِقِ السَّادَاتِ الْفَائِزِیْنَ وَ بِخُشُوْعِ وَخُضُوْعِ دُمُوْعِ اَعْیُنِ الْبَاکِیْنَ وَتَرْجِیْفِ قُلُوْبِ الْخَائِفِیْنَ وَ بِتَرَنُّمِ خَوَاطِرِ الْوَاصِلِیْنَ وَبِرَنِیْنِ حَنِیْنِ اَنِیْنِ الْمُرِیْدِیْنَ وَ بِتَوْحِیْدِ تَمْجِیْدِ تَحْمِیْدِ سُنَنِ الذَّاکِرِیْنَ وَبِرَسَائِلِ وَسَائِلِ مَسَائِلِ الطَّالِبِیْنَ وَبِمُکَاشِفَاتِ الْمُھِمَّاتِ نَظَرَاتِ اَعْیُنِ عَیْنِ الْیَقِیْنِ وبِوُجُوْدِ وُجْدِہٖ وجودِھِم بِکَ فی غَوامِضِ سِرِّ المُحِبِّیْنَ اَسْأَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَةِ الرَّسَائِلِ وَالْوَسَائِلِ وَالْمَسَائِلِ اَنْ تَغْرِسَ فِیْ حَدَائِقِ بُسَاتِیْنِ قُلُوْبِنَا اَشْجَارَ تَوْحِیْدِکَ وَ تَمْجِیْدِکَ لِنَقْطِفَ مِنْھَا ثِمَارَ تَسْبِیْحِکَ وَ تَقْدِیْسِکَ بِاَنَامِلِ کَفِّ اِجْتِنَاءِ لُطْفِکَ وَ اِحْسَانِکَ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنْ بَصَائِرِ اَبْصَارِنَا حُجُبَ الْاِحْتِجَابِ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ رَمٰی سَھْمَ الْاِبْتِھَالِ فَاَصَابَ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ دَعَوْتَ جَوَارِحَ اَرْکَانِہٖ لِخِدْمَتِکَ فَاَجَابَ وَاجْعَلْنَا اَللّٰھُمَّ مِنْ خَوَاصِ اَھْلِ الْعِنَایَةِ وَالْاَحْبَابِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اَرْضَ قُلُوْبِنَا مُجْدِبَةٌ بَالِسَةٌ عَایِسَةٌ فَاسْقِھَا ۞ اَللّٰھُمَّ مِنْ سَحَائِبِ الطَّالِ الوِلَایَةِ یَصِحُّ مَخْضَرَةٍ بِجَمِیْعِ رِیَاحِیْنِ الرِیَاضِ القُبُولِ وَالِایمانِ متفق ریاحین من کمائم ازھار طلعتھا شاھد الرویة والعیان من ثم لب بلبال ترجمتھا کتبلیل البلیل فی افنان الاغصان شاکرة

ذاکرۃ علی ماولیتھا من فوائد النعم والاحسان ﴾ (۱)اللھم مِنَّا الدُّعاءُ وَمِنکَ الإِجَابَۃُ وَمِنا الرَّمیُ بِسَھْمِ الرَّجاءِ وَمِنکَ الإِجابَۃُ فَاجْعَلْنا اَللّٰھُمَّ مِنکَ یا مَوْلانا مِمَّنْ دَعا مَحْبُوْبَہٗ فَاَجابَہٗ وَاَعْطاہُ مَا تَمَنّٰی عَلَیْہِ وَمَا اَخابَہٗ اَللّٰھُمَّ وَ نَحْنُ عَبِیْدُکَ الْفُقَرَاءُ الْمَساکِیْنُ وَاقِفِیْنَ عَلٰی عَتَبَۃِ بَابِ جَنابِکَ وَسَاحَۃِ أَلْطَافِکَ مُنْتَظِرِیْنَ لِشُرْبَۃٍ مِنْ حُمَیّاَ خَنْدَرِیْس رَحِیْقِ غَایَۃِ شَرَابِکَ. ﴿لِنُصبحَ بِھا نَشاءً وَالِھاً انیناً مَن سُکرہٖ بحظہ خِمارکَ اللھم اجعلنا ممن جَدَّتْ بِہٖ إلیک خُطاہُ اللھم من الفتہ متعلقۃ باذیال المعروف والکرم وقد حطت الاجمال اجمالھا علی جناب قدرک معطرۃ بنسائم نسیمات قربک و انسک ﴾(۲) مستجیرۃ بک ایھا الملک الدیان من جور

متن میں موجود عبارات درست نہیں، درج ذیل عبارات کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ عبارات "الفیوضات الربانیة فی مآثر والاوراد القادریة" *مطبوعہ الجامع الازہر الشریف سے لی گئی ہیں۔*

(۱) من سحائب امطار الولایۃ بالازھار لتصبح مخضرۃ بجمیع ریاحین القبول والایمان. متفتقۃ کمائم ازھار طلعتھا بشقائق الرؤیۃ والعیان.مترنماً لب بلبل فرحتھا کترنم البلبل فی افنان الاغصان. شاکرۃ ذاکرۃ لک علی ما أولیتھا من فوائد النعم والاحسان.

(۲) لنصبح بھا نشاوی مؤلھین من سکرۃ لحظۃ خمارک . واجعلنا ممن جدّت بہ الیک مطایا الھمم متملقۃ متعلقۃ بأذیال المعروف والکرم وقد حططنا احمال أثقالنا علی ساحات قدسک متعطرۃ من نفحات نسمات قربک وانسک .

سلطان القطیعة والھجران .اَللّٰھُمَّ فَاسمَع تبتُّلنا اِلَیکَ فقَد توکَّلنا فِیْ جمِیعِ اُمُورِنا عَلَیکَ لا ملجأً وَ لا منجأً عنکَ (١) اِلَّا اِلَیکَ یا ارحَمَ الرَّاحِمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسلِیمًا کَثِیْرًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ اِیمانًا یُصلِحُ لِلعَرضِ عَلَیکَ وَ اِیقَانًا نعُفُّ بِہٖ فِی الْقِیَامَۃِ بَیْنَ یَدَیکَ وَ رَحمَةً تطَھِّرنَا بِھَا مِنْ دَنسِ الْعُیُوْبِ وَعِلْمًا نَفْقَہُ بِہٖ اَوَامِرَکَ وَ نَوَاھِیکَ وَ فَھمًا نَعلَمُ بِہٖ کَیفَ نُناجِیکَ وَ اجْعَلْنَا فِی الدُّنیَا وَ الْآخِرَۃِ مِنْ اَھْلِ وَلَایَتِکَ وَامْلَأْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعرِفَتِکَ وَ کَحِّلْ عُیُوْنَ عُقُوْلِنَا بِاِثْمِدِ ھِدَایَتِکَ وَ احْرِسْ اَقْدَامَ اَفْکَارِنَا مِنْ مَوَاطِئِ الشُّبُھَاتِ وَامْنَعْ طُیُوْرَ نُفُوْسِنَا مِنَ الْوُقُوْعِ فِیْ شَبَابِکِ مُوْبِقَاتِ الشَّھْوَاتِ وَ اَعِنَّا فِیْ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ عَلٰی تَرْکِ الشَّھْوَاتِ وَامْحُ سُطُوْرَ سَیِّآتِنَا عَنْ جَرَائِدِ اَعْمَالِنَا بِاَیْدِی الْحَسَنَاتِ کُنْ لَنَا حَیْثُ یَنْقَطِعُ الرَّجَاءُ منا اِذْ اَعْرَضَ اَھْلُ الْوُجُوْدِ بِوُجُوْھِھِمْ عَنَّا حِیْنَ تَحْصِیْلٍ فِیْ ظُلَمِ اللُّحُوْدِ وبرھا فی افعالنا إلی یوم الشھود وَ اَجْرِ عَلٰی لِسَانِ عَبْدِکَ الضَّعِیفِ علی ما اُلِفَ من العصمة من الذلل ووَفِّقْہُ حاضرین الصالح القول والعمل واجر علی لسانه مَا یَنْتَفِعُ بِہٖ السَّامِعُ وَ تَذْرِفُ لَہُ الْمَدَامِعُ وَ تَأْلَفُ لَہُ الْقَلْبُ الْخَاشِعُ وَاغْفِرْ لَہُ وَلِلْحَاضِرِیْنَ وَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِفَضْلِکَ مِنْ صَدِّکَ وَ بِقُرْبِکَ مِنْ طَرْدِکَ وَ بِقُبُوْلِکَ مِنْ رَدِّکَ فَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِ طَاعَتِکَ وَ وُدِّکَ وَ اَھِّلْنَا لِشُکْرِکَ.

---

(١) ایک دوسرے نسخہ میں عنک کی بجائے منک ہے جو زیادہ مناسب ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں عارفوں کے دلوں میں تیرے مقام کے طفیل، مقربین کے سروں میں تیرے سر کے جمال اور کمال کے طفیل، مقام ولایت پر فائزین سرداروں کے حقائق اور دقائق اور زاری و بکا کرنے والی آنکھوں کے آنسوؤں اور خضوع و خشوع کے وسیلہ سے اور تیرے عذاب سے ڈرنے والوں کے دلوں کے کانپنے اور واصلین کے دلوں کی آواز اور مریدوں کے اشتیاق اور آہیں بھرنے کے طفیل اور ذکر کرنے والوں کے توحید، بزرگی اور حمد بیان کرنے کے طریقوں کے وسیلہ سے اور طالبوں کے رسائل، مسائل، اور وسائل کے طفیل اور عین الیقین والوں کی آنکھوں کے دیکھنے اور مہمات کو کھولنے کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے رسائل، وسائل اور مسائل کی حرمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے دلوں کے باغوں میں اپنی توحید اور بزرگی کے درخت لگا دے تاکہ ہم ان سے تیری تسبیح و تقدیس کے پھل چن سکیں اور ہاتھوں کی انگلیوں سے تیرے لطف اور احسان کے خوشے توڑیں۔

اے اللہ ہماری آنکھوں کے آگے حائل ہونے والے پردوں کو کھول دے اور ہمیں ان لوگوں سے بنا جنہوں نے عجز و انکساری کا تیر پھینکا اور وہ درست جا لگا۔ اور ہمیں اس شخص کی طرح بنا جس کے اعضا کو تو نے اپنی خدمت کے لئے بلایا تو وہ حاضر خدمت ہو گیا اے اللہ ہمیں ان خواص سے بنا جن پر تیری عنایت ہے اور جنہیں تو دوست رکھتا ہے اے اللہ ہمارے دلوں کی زمین بنجر ہے شکستہ اور مایوس ہے اس کی کھیتی مرجھا چکی ہے اسے سیراب کر دے۔ پس تو قلوب کو خوشبودار ولایت کے موسلا دھار بادل سے سیراب فرما تاکہ قبول و ایمان کے تمام پھول سرسبز ہو جائیں دیکھنے اور معائنہ والے کی بساط کے مطابق، اپنے خوشے کی کلی کی تھیلی سے کھل جائیں، اپنی خوشی کے بلبل کی آواز میں مترنم ہو جائیں، جیسے ٹہنیوں کے درمیان بلبل

کا ترنم، شکر کرنے والے ذکر کرنے والے ہو جائیں، اس کے مطابق جو فائدہ مند نعمتیں اور احسان انکے سپرد ہیں۔اے اللہ ہم تو صرف دعا کرتے ہیں قبولیت کرنے والا تو ہی ہے ہم تو صرف امید کا تیر پھینک سکتے ہیں قبول کرنے والا تو ہی ہے،اے اللہ ہمیں اپنی اطاعت کرنے والوں سے بنا اے ہمارے آقا ہمیں اس شخص کی طرح بنا جس نے اپنے محبوب سے دعا کی تو اس نے قبول کر لی۔اور اسے وہ کچھ عطا کر دیا جس کی اس نے امید کی تھی اور اسے ناکام نہ کیا۔اے اللہ ہم تیرے محتاج و مسکین بندے تیری بارگاہ کے دروازے کی دہلیز پر کھڑے اس انتظار میں ہیں کہ تیری شراب کے شہد سے ایک گھونٹ پئیں۔تاکہ ہو جائیں اس کے نشہ سے سوز و گداز وارخود رفتہ اپنے حصے کی شراب معرفت سے۔اے اللہ ان سے بنا جن کے قدم صرف تیری طرف اٹھتے ہیں، اور جن کا دامن بخشش اور نیکی کو سمیٹے ہوئے ہے۔اے اللہ ہم نے دنیا سے رشتہ توڑ کر تیری طرف رخ کیا ہے تمام امور میں تجھ پر توکل کیا ہے، اور جنکا جمال تیری بارگاہ قدرت سے اتارا گیا ہے، اور تیرے قرب اور انس کی خوشبودار ہواؤں سے معطر ہے، اے انتقام لینے والے بادشاہ! قطع تعلق اور چھوڑ دینے والے زور آور سے تیری پناہ چاہتے ہوئے، تیری بارگاہ کے سوا ہماری کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ ہی کوئی جائے نجات ہے۔ اے سب سے زیادہ رحیم ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔اے اللہ ہمارے آقا محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر آپ کی آل پر اور اصحاب پر کثیر صلوۃ و سلام ہو۔اے اللہ ہم تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں تیری بارگاہ میں حاضری کے قابل بنا دے اور ایسے یقین کا جس کے ساتھ روز قیامت ہم تیرے سامنے بیٹھ سکیں اور ایسی رحمت جو ہمیں عیوب کی میل کچیل سے پاک کر دے اور ایسا علم جس کے ذریعے ہم تیرے اوامر اور منہیات کو سمجھ سکیں اور ایسا فہم جس کے ذریعے ہم تجھ سے مناجات کا طریقہ معلوم کر سکیں اور دنیا و آخرت میں ہمیں اپنی ولایت

والوں سے بنا اپنی معرفت سے ہمارے دلوں کو بھر دے ہماری عقلوں کی آنکھوں کو اپنی ہدایت کے پتھر سے سرمہ لگا دے۔ ہماری فکروں کے قدموں کی نگرانی فرما کہ وہ شک وشبہ کی جگہ پر نہ پڑیں اور ہمارے نفسوں کے پرندوں کو ہلاکت خیز شہوتوں کے جالوں میں پڑنے سے روک لے اور نماز قائم کرنے اور خواہشات کو ترک کرنے میں ہماری مدد فرما اور نیکی کے ہاتھوں کے ساتھ ہمارے اعمال نامے سے ہماری برائیوں کی سطروں کو مٹا دے۔ جہاں پر ہماری امیدیں ختم ہو جائیں وہاں ہماری مدد فرما جب دنیا والے ہم سے منہ پھیر لیں اور ہمیں قبروں کے اندھیروں کے حوالے کر دیں تو تو ہمارے اعمال کو نیکی بنا یوم شہود تک۔ اپنے ضعیف بندے پر، ذلت اور پستی سے بچا کر اپنی الفت جاری فرما۔ موافق کر اسکو قول وعمل میں نیک رفقاء کے اور اسکی زبان پر ایسے کلمات جاری فرما جو سامع کے لئے نفع بخش ہوں ان کو سن کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور ڈرنے والے کا دل مانوس ہو جائے۔ اپنے بندے کی بخشش فرما حاضرین مجلس اور تمام مسلمانوں کو بخش دے۔ اے اللہ ہم تیرے اعراض کرنے سے تیرے فضل وکرم کی پناہ چاہتے ہیں اور تیرے دور کر دینے سے تیرے قرب کی اور تیرے رد کر دینے سے تیری قبولیت کی پناہ چاہتے ہیں ہمیں اپنا اطاعت اطاعت کرنے والا محبت کرنے والا بنا اور شکر کرنے والا بھی بنا۔

رات کا دوگانہ

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لوگوں کی آوازیں ختم ہو جائیں اور مخلوق خدائے متعال آغوش خواب میں چلی جائے تو نیم شب اٹھ کر نیا وضو کرے دو رکعت نماز پڑھے اور کہے:

دَلَّنِیْ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ عِبَادِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ حَتّٰی یَدُلَّنِیْ عَلَیْکَ وَ یُعَرِّفُنِیْ

طَرِیْقِکَ.

''مجھے اپنے محبوب و مقرب بندوں میں سے کسی ایسے بندے کی طرف رہنمائی فرما جو مجھے تیری طرف رہنمائی کرے اور تجھ تک پہنچنے کا راستہ مجھے بتادے۔''

خصوصی وظیفہ

کسی دوست سے یہ بھی منقول ہے کہ مشکلات کے کھولنے اور مہمات کی کفایت کے لئے یہ دو شعر بہت اہم ہیں، ان دو شعروں کا گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ وظیفہ کرے اور تمام آداب و شرائط کا خیال رکھے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وظیفہ کے اوّل و آخر میں درود شریف پڑھے۔ دوسری یہ کہ غسل کر کے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور خلوت و تنہائی میں وظیفہ کرے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ خوشبو کا استعمال کرے اور صدق نیت بھی ہو اور قبولیت کا یقین بھی اور حضرت غوث اعظم کی روح پر فتوح کو اپنے پاس حاضر خیال کرے اور آپ سے مدد و استعانت کرے اور خشوع و خضوع کے ساتھ وظیفہ میں مشغول ہو جائے۔ (شعر یہ ہیں)

أَیُدْرِکُنِی ھَمٌّ وَ اَنْتَ ظَھِیْرِیْ
أَ اُظْلَمُ فِیْ الدُّنْیَا وَ اَنْتَ نَصِیْرِیْ
فَعَارٌ عَلَی حَامِی الحِمٰی وَھُوَ قَادِرٌ
إِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

''کیا مجھے غم لاحق ہو سکتا ہے؟ جبکہ تو میرا مددگار ہے اور کیا دنیا میں مجھ پر ظلم کیا جائے گا؟ جبکہ تو میرا نصیر ہے۔ یہ بات چراگاہ کے محافظ کے لئے باعث عار ہے۔ جبکہ وہ قادر بھی ہے کہ جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔''

☆☆☆

استجابت دعا کا وظیفہ

دینی و دنیوی مرادوں کے پانے، استجابت دعا اور درازی عمر کے لئے درج ذیل اذکار کو پابندی سے بجالائے۔

۱۔ فجر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

۲۔ ظہر کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

۳۔ نماز عصر کے بعد ہزار مرتبہ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

۴۔ نماز مغرب کے بعد ہزار بار هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ

۵۔ نماز عشا کے بعد ہزار مرتبہ هُوَ اللَّطِیْفُ

ہر روز درج ذیل وظائف کو مواظبت سے پڑھے

سورۃ جمعہ سورۃ اخلاص، سورۃ فاتحہ اور کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ان سب کو ایک ایک مرتبہ پڑھے اور ہر سورت کے ساتھ اور کلمہ تمجید کے ساتھ درود شریف سو (۱۰۰) بار پڑھے۔

غالب دشمن سے پناہ کی دعا

روایت ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ وقت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور کہنے لگا حضور میں عمر رسیدہ ہوں اور بچے بھی چھوٹے ہیں دشمن بہت غالب ہے آپ کی پناہ چاہئے آپ نے اپنا سر جھکایا اور مراقبہ میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا اور فرمانے لگے، آؤ ! اے سائل اور یہ دعا لکھ لو اور اسے پڑھا کرو۔ یہ دعا پروردگار نے مجھے الہام کی ہے کہ دشمن تجھ پر اور تیرے فرزندوں پر کبھی کامیابی حاصل نہ کر سکے گا اور جو شخص بھی صبح شام اس دعا کا وظیفہ کرے تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے، اس واقعہ کے بعد شیخ علی ہیتی کو

بھی جو اپنے وقت کے اجلا مشائخ میں سے تھے۔ اسی دعا کا مکاشفہ ہوا اور فوراً حضور غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض حال ظاہر کیا۔

خلیفہ وقت نے دعا کا وظیفہ کیا اور اپنی مراد حاصل کر لی، اس کا دشمن بغیر کسی لڑائی اور مزاحمت کے نابود ہو گیا اور اس بادشاہ کے بعد اس کے فرزند خلیفہ ہوئے، دعا یہ ہے:

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا عَلِیُّ یَا وَلِیُّ یَا وَفِیُّ یَا عَلِیُّ یَا رَحمٰنَ الدُّنیَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِیمَهُمَا اَسأَلُکَ اَنْ تُعطِیَ مِنهُمَا مَا تَشَاءُ وَ تَرزُقَ مَا تَشَاءُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ جَلَّ رَبِّی فَقَدِرَ عَزَّزَنِی فَقَدْ هُوَ مُعِینٌ لِمَا صَبَرَ وَ اذْکُرُوا اللهَ ذِکرَ الْاَکبَرِ وَ صَلَّی اللهُ عَلٰی خَیرِ خَلقِهٖ مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ اَجمَعِینَ

"اے قائم بالذات، دوسروں کو قائم رکھنے والے، بلند، دوست رکھنے والے، وفا کرنے والے، بلند مرتبہ اے دنیا اور آخرت میں رحمٰن اور رحیم۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ دنیا و آخرت سے جو کچھ چاہے عطا کرے اور جو کچھ چاہے عنایت فرمائے۔ اے وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میرا پروردگار بلند عظمتوں والا ہے وہ قادر ہے، اس نے مجھے عزت دی، تحقیق وہ صبر کرنے والے کا مددگار ہے، اللہ کا ذکر کرو، ذکر اکبر اور درود و سلام ہو مخلوق میں سب سے بہتر محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر اور آپ کی ساری آل پر۔"

دشمن پر غلبہ پانے کی دعا

کفایت مہمات، رزق کی فراخی اور دشمنوں کو مغلوب کرنے کے لئے صبح کے وقت اس دعا کا وظیفہ کرے اور جمعرات کے دن سے پڑھنا شروع کرے: (دعا یہ ہے)

سُبحَانَ اللهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِیِّ الْکَافِیِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ وَلَا حَولَ وَ لَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ اَجْمَعِیْنِ

دشمنوں کو دفع کرنے اور ان پر کامیابی پانے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد اس دعا کو چالیس مرتبہ پڑھے اور اول وآخر درود شریف پڑھے۔

یَا مَنْ یَفْرِدُ بِنُصْرَۃِ الضُّعَفَاءِ وَ الْمَظْلُوْمِیْنَ وَ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ عَجِزُوْا عَنْ ذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ اسْدُدْ لِسَانَ اَعْدَائِی وَلَا تُشْمِتْ بِی عَدُوِّیْ وَلَا حَاسِدِیْ وَ اَظْفِرْنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ اَعْدَائِی بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

”اے وہ ذات جو تنہا کمزوروں اور مظلوموں کی نصرت فرماتی ہے اور تمام مخلوق اس بات سے عاجز اور قاصر ہے اے اللہ میرے دشمنوں کی زبان بند کردے۔ میرے دشمنوں اور حاسدوں کو میری مصیبت پر خوش نہ کر اور مجھے اپنے تمام دشمنوں پر کامیابی عطا فرما اے سب سے زیادہ رحیم وکریم میں تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔“

سونے سے قبل...... مناجات

عشا کی نماز کے بعد جب سونے کا ارادہ کرے تو ان مناجات کا ورد کرے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم :اے مالک کائنات، بادشاہ کل، اگر مجھ سے کوئی گناہ، خطاء، کفر، شرک، ریا، گناہ کبیرہ یا صغیرہ، چغل خوری، زنا، غیبت، فحش کلامی، بہتان، جھوٹ لہو ولعب، سہو، حسرت، تکبر، غرور، نفاق، حق تلف کرنے، حرام کاری کرنے، نفرت کرنے، امانت ترک کرنے، خیانت کرنے، ظلم وتعدی کرنے، کسی جانور یا آدمی کا حق تلف کرنے اور استاد، پیر، ماں اور باپ کے حقوق پورے نہ کرنے کا ارتکاب ہوا ہے اور اگر میں نے فسق وفجور یا بدعت کوتاہی اور غلطی کی ہے اور جس بارے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے وہ کام کیا اور جس کا شریعت نے حکم نہیں دیا وہ کام انجام دیا یہ سب کچھ میں نے دانستہ طور پر کیا یا بھول کر کیا یا

میرے دل میں خیال آیا یا زبان پر جاری ہوا قولی۔ فعلی طور پر حاضر و غیب ہونے کی حالت میں ظاہر اور باطن میں اور سری و جہری طور جو کچھ میں نے دانستہ ارتکاب کیا یا نادانستہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو میں ان تمام گناہوں سے باز آتا ہوں اور پشیمان و شرمندہ ہو کر تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ مجھے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما کہ دوبارہ ان برائیوں کا ارتکاب نہ کروں۔ میں تہہ دل سے مسلمان ہوتا ہوں اور تیری وحدانیت کے ساتھ ایمان لاتا ہوں، جس چیز سے تو نے منع فرمایا ہے اس سے بیزار ہوں اور ایمان لاتا ہوں اس چیز کے ساتھ جس پر محمد رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ ایمان لائے۔ میں یقین اور صدق دل سے کہتا ہوں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ.

اے اللہ! تمام عمر مجھے اسی اقرار و تصدیق پر ثابت رکھ اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل اے خداوند میں نے اپنے تمام دینی و دنیوی امور تیرے سپرد کر دیئے اور تجھ پر چھوڑ دیئے ہیں اور میں تجھی سے سوال کرتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَ آلِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

"اے اللہ ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں خیریت و عافیت اور صحت کاملہ کا سوال کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اور آپ کی آل کے طفیل ہمارا خاتمہ بالخیر فرما، اے

سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔"

اس کے بعد درج ذیل مناجات پڑھے جو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا وَ لَا تُعَذِّبْنَا مِنْ ذُنُوبِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْفُؤَادِ وَالْيَدَيْنِ وَ الْقَدَمَيْنِ عَمَدًا وَنِسْيَانًا لَيْلًا وَ نَهَارًا سِرًّا وَ عَلَانِيَةً وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الذُّنُوبِ كُلِّهَا وَ اَقُولُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مَحْجُوْبِيْنَ عَنْ لِقَائِكَ فَقِنَا مِنْ شُرُوْرِ الدَّارَيْنِ بِبَرَكَةِ الْقُرْآنِ وَ نَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَ سَلَامًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مَحْجُوْبِيْنَ عَنْ لِقَائِكَ فَقِنَا مِنْ شُرُوْرِ الدَّارَيْنِ بِبَرَكَةِ الْقُرْآنِ وَنَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ وَ بَلِّغْ رُوْحَهٗ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَ سَلَامًا اَلْفِ اَلْفِ اَلْفِ

"اے ہمارے رب ہمارا مؤاخذہ نہ کر اور ہمیں کانوں اور آنکھوں کے دل، ہاتھوں اور پاؤں کے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ کر اور وہ گناہ جو ہم نے دانستہ یا بھول کر، دن میں یا رات کے وقت اور چھپ کر یا ظاہری طور پر کئے ہیں ان تمام گناہوں سے تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ اپنی ملاقات سے ہمیں اپنے پردے میں نہ رکھ۔ ہمیں دنیا وآخرت کے شر سے بچا قرآن مجید کی برکت اور نبی آخر الزمان ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی

برکت کے طفیل اور میری طرف سے آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی بارگاہ میں تحیات وسلام پہنچا اے اللہ محمد مصطفیٰ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر سلام وصلوٰۃ بھیج اتنی تعداد میں جتنی کوئی بھی نہ بھیجے اور آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر صلوٰۃ وسلام بھیجے اتنی تعداد میں جتنا کہ کسی نے نہ بھیجا اور آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو پسند کرتا ہے اور جتنی تیری رضا ہے کہ تو آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیجے اور آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر صلوٰۃ بھیج جتنا کہ تو نے ہمیں آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیج جتنا کہ درود بھیجنا مناسب ہے۔ اے سب سے زیادہ رحیم تیری رحمت کا امیدوار ہوں اے اللہ ہمیں اپنی ملاقات سے پردے میں نہ رکھ۔ دونوں جہاں کے شر سے ہمیں بچا قرآن مجید کی برکت اور نبی آخر الزمان ﴿صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم﴾ کے طفیل اور آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو میری طرف سے ہزار ہزار درود وسلام پہنچا۔

مصیبتوں اور تکلیفوں کے دور کرنے اور برکات کے حصول کے لئے منقول ہے کہ ہر نئے مہینہ درج ذیل ذکر واذکار کیے جائیں۔

تیس (۳۰) بار سورہ فاتحہ

چالیس (۴۰) بار آیت رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَ آيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ...... (المائدۃ:۱۱۴)

اکیس (۲۱) بار آیت وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اَنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْئٍ قَدْرًا...... (الطلاق:۳)

دس (۱۰) بار يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُ يَامُعْطِيُ يَا بَاسِطُ وَهَّابُ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ

دس (۱۰) مرتبہ یَا حَافِظُ یَا حَفِیظُ یَا رَقِیبُ یَا وَکِیلُ یَا اللّٰہُ

دس (۱۰) مرتبہ فَا اللّٰہُ خَیرٌ حَافِظًا وَھُوَ اَرحَمُ الرَّاحِمِینَ (☆)

وظیفہ برائے حصولِ مراد

حصول مراد کے لئے مندرجہ ذیل وظیفہ کرے۔

نئے مہینے کی پہلی تاریخوں میں اتوار کی رات دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دس ۱۰ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پچاس ۵۰ بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اکیاسی (۸۱) بار اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَ اَتُوبُ اِلَیہِ کا ورد کرے، یہ نماز اتوار کی سات راتوں تک پڑھے اور مذکورہ بالا طریقہ کا لحاظ رکھے۔

(☆) اس سے اگلے تمام اوراد وظائف آخر تک ''تیسیر الشاغلین میں نہیں ہیں، بلکہ اُس میں یہاں تک چودھواں باب ختم ہوجانے کے بعد پندرھواں باب ''آداب مراقبہ'' سولھواں باب ''آداب رسالت مآب ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾''، سترھواں باب'' آداب مرید باشیخ'' اور اٹھارھواں باب'' آداب شیخ جیلانی'' ہے۔ اوراس کے بعد کتاب اختتام پذیر ہوجاتی ہے۔ جبکہ اس کتاب ''ہدایۃ المریدین'' میں یہ ابواب سابقہ صفحات میں بڑی تفصیل سے گزر چکے ہیں۔ یعنی اب ہم اس متن کا مطالعہ کریں گے جو تیسیر کے نسخہ میں مندرج نہیں یہ فقط اسی کتاب کا خاصہ ہے۔ البتہ اُس میں اختتامی کلمات میں حضور غوث اعظم کے شعر درج ہیں جو کتاب ہذا میں نظر سے نہیں گزرے۔ شعر یہ ہیں:

انا المشهور بين الناس اسماً — وسرى شاع فى قاس ردانى
ببغداد نشأت و راق وقتى — انا الجيلى محبوبى عطانى
وعبدالقادر المشهور اسمى — ومن يرعى الزمان وقد رعانى
ومن ينكر على فقد جفانى — وجدى صاحب السبع المثانى

دوگانہ صلوۃ غوثیہ پڑھنے کا طریقہ

اب ہم نماز دوگانہ ادا کرنے کا طریقہ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے وہ اسماء والقاب ضبط تحریر میں لاتے ہیں۔ جن کا ذکر اسلاف نے کیا اور سلسلہ قادریہ کے نیازمندوں نے ان کو اپنا وظیفہ بنایا ان اسماء والقاب کا ذکر علامہ نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی نے اپنی تصوف کی مشہور ومعروف کتاب بہجۃ الاسرار میں اور امام عبداللہ ابن السعد الیافعی نے اپنی کتاب ''رأس المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر'' میں کیا ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت میرا وسیلہ دے کر بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو۔ جو کوئی شخص مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور کردی جاتی ہے۔ جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے اور جو شخص مندرجہ ذیل طریقہ پر دو نفل پڑھے اور اس کے بعد شہنشاہ دو جہاں ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود وسلام پڑھے اور پھر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے، مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہے کہ وہ سائل کی حاجت پوری کرے گا۔ (۱)

(۱) بہجۃ الاسرار و رأس المفاخر)

نماز غوثیہ کا طریقہ

ایک اور طریقہ استعانت جو راقم الحروف (حافظ جمال الدین سید موسیٰ پاکؒ) کو اپنے آباء واجداد سے دست بدست اور سینہ بہ سینہ تلقین ہوا اور اجازت ملی وہ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے تمام شرائط وآداب کا لحاظ رکھے۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ اتوار کی رات جب سب لوگ محوخواب ہو جائیں تو غسل کرے اور غسل کرنے میں کسی سے مدد نہ لے دوسری شرط

مسواک کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو استعمال کرنا اور تنہائی ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ سرکار دو جہاں ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی روح مبارکہ کو اپنے اوپر حاضر و ناظر خیال کرے اور تصور میں رکھے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے حلیہ مبارک کو اپنی نظروں کے سامنے رکھے اور اپنے پیرو مرشد کو کہ جنہوں نے تلقین و اجازت کی ہے۔ اپنے پر حاضر جانے اور استمداد و التجا کا انداز اختیار کرے۔ اس کے بعد دوگانہ نماز مندرجہ ذیل طریقہ سے ادا کرے۔

نماز کی نیت ان الفاظ سے کرے: نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْاَسْرَارِ ھَدِیَّۃَ حَضْرَۃِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ سَیِّدْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھ کر گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ

اس کے بعد گیارہ مرتبہ حضور نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کا نام نامی اسم گرامی ان الفاظ کے ساتھ لے:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ

اس کے بعد گیارہ مرتبہ کہے: اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ شَیْخِ الثَّقَلَیْنِ مُحْیِ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ شَیْخ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہُ الْعَزِیْزَ اِقْضِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ اَغِثْنِیْ ۔ اس کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ

لَکَ الْکُلُّ وَمِنْکَ الْکُلُّ وَ بِکَ الْکُلُّ وَ اِلَیْکَ الْکُلُّ وَلَکَ الْکُلُّ وَاَنْتَ الْکُلُّ وَلَکَ الْکُلُّ .

اے اللہ سب کچھ تیرے لئے ہے اور سب کچھ تیری طرف سے ہے اور سب کچھ تیرے ساتھ ہی ہے اور سب کچھ تیری طرف ہی ہے اور سب کچھ تیرے لئے ہے اور تو ہی سب کچھ ہے اور تیرے لئے ہی سب کچھ ہے۔

اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائے اور بغداد شریف کی جانب گیارہ قدم چلے پھر کھڑا ہو کر دو قدم پیچھے ہٹے اور کہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قُطْبَ الزَمَانِیْ

الصلٰوۃ و السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الرَّحْمَانِیْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعَرِّف حَضرَۃِ رَبَّانِیْ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَائبَ رَسُوْلِ اللہِ

الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ رَسولِ اللہِ

الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا سیفَ اللہِ

الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْک یا قَوسَ اللہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْک یَا شَیْخ الْجِنّ وَالْاَنْسِ وَالْمَلَائِکَۃِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْک یَا شَیْخِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللہ عَنْکَ خَیَّرَ اللہُ عَنَّا الْخَیْرَ

”درود وسلام ہو آپ پر اے قطب الزمانی ۔ درود وسلام ہو آپ پر اے محبوب رحمانی

۔درود وسلام ہو آپ پر اے غوث صمدانی ۔درود وسلام ہو آپ پر اے بارگاہ ربوبیت کی معرفت دینے والے۔ درود وسلام ہو آپ پر اے رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے نائب۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے وارث۔ صلوٰۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ تعالیٰ کی تلوار۔ درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ تعالیٰ کی کمان۔ درود وسلام ہو آپ پر اے جن وانس اور ملائکہ کے شیخ ۔درود وسلام ہو آپ پر اے آسمانوں اور زمینوں کے شیخ۔ درود وسلام ہو آپ پر اے شیخ محی الدین عبد القادر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور ہمیں بھلائی عطا فرمائے۔

اس کے بعد گیارہ مرتبہ ''اَلْغِیَاث'' اور بارہ مرتبہ ''اَغِثْنِی '' کہے اور اسی جگہ کھڑا ہو جائے اور آپ کے قدم مبارک کے پاس اپنے آپ کو حاضر تصور کر کے یوں کہے: حضور میں اس کام میں عاجز ہوں اور حیران و پریشان ہوں (اور اپنے اس کام کا نام بھی لے)۔

اس کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے بعد پھر کہے: میں اس کام میں عاجز ہوں اور پریشان ہوں اور اپنے اس کام کا نام بھی لے۔ اور اَلْغِیَاث اور اَغِثْنِی کا تکرار کرتا رہے اس کے بعد جس طرح کہ گیارہ قدم بغداد کی طرف گیا تھا اسی طرح نہایت ادب و احترام کے ساتھ پیچھے ہٹے اور ایک سو دس ۱۱۰ مرتبہ کہے: یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَغِث بِاِذْنِ اللّٰہِ یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرُ جِیْلَانِی.

جب حاجت پوری ہو جائے تو نیک لوگوں کو مذکورہ مقدار کے مطابق کھانا کھلائے۔

دوگانہ نماز کا ایک اور طریقہ

نیا وضو کر کے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو نہایت خضوع وخشوع سے ادا کرے اس کے بعد کلمہ طیب، کلمہ استغفار اور یَا اَللّٰہُ اور یَا مُحَمَّدُ اور یَا سَیِّد مُحیِ

الدِّین ہرایک کو گیارہ مرتبہ کہے اور اَلْغِیاثُ اَغِثْنِی گیارہ بار کہے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اس طرح نیت کرے:

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃَ التَّطَوُّعِ ھَدِیَۃِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ مُحْیِ الدِّیْنِ سَیِّد عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ ...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے، نماز سے فارغ ہو کر نہایت خضوع و خشوع اور حضور قلب سے درود شریف کلمہ طیب، کلمہ استغفار، کلمہ تمجید، یَا اللّٰہُ اور یَا مُحَمَّدُ اور یَا شَیْخ مُحْیِ الدِّیْن اور اَلْغِیَاثُ اَغِثْنِی ہرایک گیارہ مرتبہ پڑھے۔ بعد ازاں تکبیر کہتا ہوا بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم جائے اور حضور دل کے ساتھ کھڑا ہو کر گیارہ مرتبہ کہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَوْثَ الصَّمَدَانِیْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قُطْبَ الزَّمَانِیْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الرَّحْمَانِیْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَحْبُوْبَ السُّبْحَانِیْ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا لَبِیْبَ الزَّمَانِیْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الرَّحْمَانِیْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُعَرِّفَ حَضْرَۃِ الرَّبَّانِیْ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَوْسَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ بِبَرْکَۃِ الْقُرْآنِ وَالنَّبِیِّ آخِرِ الزَّمَانِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

درود وسلام ہو آپ پر اے غوث صمدانی درود وسلام ہو آپ پر اے قطب الزمانی درود و سلام ہو آپ پر اے حبیب رحمانی، درود وسلام ہو آپ پر اے محبوب سبحانی، درود وسلام ہو آپ پر اے دلیل رحمانی، درود وسلام ہو آپ پر اے بارگاہ ربوبیت کی معرفت عطا کرنے والے، درود وسلام ہو آپ پر اے نائب رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ درود وسلام ہو آپ پر اے وارثِ رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾، درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ تعالیٰ کی کمان، قرآن مجید اور نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کی برکت کے طفیل۔

نماز غوثیہ پڑھنے کا تیسرا طریقہ

یہ بھی منقول ہے:

دو رکعت نماز نفل مذکورہ بالا نیت کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، نماز سے فراغت کے بعد گیارہ (۱۱) قدم بغداد شریف کی طرف چلے اور وہاں کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل گیارہ نام پڑھے:

شیخ محی الدین، سید محی الدین، ولی محی الدین، بادشاہ محی الدین، سلطان محی الدین، مخدوم محی الدین، مولانا محی الدین، خواجہ محی الدین، درویش محی الدین، فقیر محی الدین، غریب محی الدین یا عَبْدَ القادِر جیلانی صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اس کے بعد کہے:

یَا شَیْخَ الْمَشَائِخِ وَالْاَوْلِیَاءِ قُطْبَ الْعَالَمِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِی رضی اللہ عنہ حضور اس معاملہ میں بندہ عاجز اور حیران و پریشان ہے آپ کے سپرد

کرتا ہوں اور اپنے آپ کو آپؓ کے دامن سے وابستہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اپنے مصلی پر واپس آ جائے اور سجدے میں سر رکھ کر چند بار درود شریف پڑھے، اپنی حاجت پیش کرے اور پھر حضرت غوث الاعظم کے مندرجہ ذیل اسماء مبارکہ پڑھے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ .خَوَاجَہ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ رضی اللہ عنہ۔ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ. قُطْبِ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ سَیِّد عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ رضی اللہ عنہ۔ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ. اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْکَوَاکِبِ سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ. اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْحَجَرِ وَالشَّجْرِ سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ. اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ بَازِ اَشْهَبْ مُجِیْبِ کَلَامِ الْمَلَائِکَةِ سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ .اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحْیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ. یَا ابْنَ اَبِیْ صَالِحِ مُوْسٰی جَنْکِیْ دَوْست. یَا غَوْثَ الصَّمَدَانِیِ. یَا مَحْبُوْبَ السُّبْحَانِیّ. یَا سُلْطَانَ مُحْیِ الدِّیْنِ .یَا اَبَا مُحَمَّدٍ. یَا اَبَا عَبْدِ اللہِ. یَا عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِ. یَا حَسَنِیُّ یَا حُسَیْنِیُّ .یَا جِیْلِیُّ .اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیّ شَیْئًا لِلّٰہ.

''اے میرے اللہ شیخ محی الدین خواجہ عبد القادر جیلانی کے طفیل، اے میرے اللہ شیخ محی الدین، مشرق و مغرب کے قطب سید عبد القادر جیلانی کے طفیل، اے اللہ عرش و کرسی کے قطب شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی کے طفیل، اے اللہ ستاروں کے قطب شیخ محی الدین

سید عبد القادر جیلانی کا واسطہ، اے اللہ حجر و شجر کے قطب شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی کا واسطہ، اے اللہ باز اشہب اور ملائکہ کا کلام سننے والے شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی کا واسطہ، اے اللہ جنوب و شمال کے قطب شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی کے طفیل، اے ابو صالح جنگی دوست کے فرزند ارجمند، اے غوث صمدانی، اے محبوب سبحانی اے سلطان با اقتدار محی الدین، اے ابو محمد، اے ابو عبد اللہ، اے عبد القادر جیلانی، اے حسنی، اے حسینی، اے جیلی، میری فریاد رسی کیجئے اور میری حاجت کے پورا کرنے میں مدد کیجئے، اے شیخ عبد القادر جیلانی اللہ کے واسطہ کچھ عطا کیجئے۔"

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے یہ القاب و اوصاف صاحب کتاب بہجۃ الاسرار نے نقل کئے ہیں اسی طرح آپ کے ہمعصر، متقدمین اور بعد میں آنے والے اولیاء اللہ نے بھی آپ کے القاب ذکر کئے ہیں۔ آپ سے جو پہلے اولیاء اللہ گزرے ہیں ان میں حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام، شیخ ابو بکر ہرا، شیخ ابو محمد شنبکیؒ، شیخ تاج العارفین ابو الوفاء، شیخ عزاز بطایحی، شیخ عقیل منجی اور شیخ ابو عمران موسیٰ بن ماہین و غیرھم ہیں اور آپ کے ہمعصر اولیاء میں شیخ مطر بادرانی، شیخ عبد الرحمٰن طفسونجی، شیخ ابو الحسن جوسقی شیخ ابو البرکات ہمامی، شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی، شیخ یوسف بن ایوب ہمدانی (سلسلۂ نقشبندیہ کے مرجع) شیخ ابو الحسن الرفاعی، شیخ ابو نجیب سہروردی، شیخ بقا بن بطو، شیخ ابو بفرائی مغربی، شیخ ابو مدین، شیخ ابو سعید محمد قیلوی، شیخ شہاب الدین السہر وردی اور شیخ قضیب البان موصلی وغیرھم ہیں۔ ان تمام بزرگان دین کے احوال و مراتب اور کمالات و کرامات کا ذکر امام عبد اللہ یافعی نے اپنی کتاب "خلاصۃ المفاخر" میں تفصیل سے کیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

يَـا شَيْـخ عَبْـدُ الْـقَـادِرُ يَا مُحْيِ الدِّيْنِ يَا شَيْخَ الْإِسْلَامِ، يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا قُطْبَ الْـوَقْـتِ يَا غَوْثَ الزَّمَانِ يَا فَرْدَ وَقْتِهٖ يَا مَنْ قَدَمُهٗ عَلٰى رَقَابِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ يَا مَنْ شَـرُفَ اَزْمَـانَـهٗ يَـا اَعْـلٰـى الْمَنْزِلَةِ يَا فَتًى يَا عَجَمِيٌّ يَا مُتَصَرِّفُ يَا شَرِيْفُ يَا مَنِ افْتَقَـرَ اِلَيْـهِ الْـخَـاصُّ وَالْـعَـامُّ يَـا مَنِ انْتَفَعَ بِهٖ سَائِرُ النَّاسِ يَا شَفِيْعُ يَا مَنْ يُبْرِئُ الْاَكْـمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ يُحْيِي الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ يَا مَنْ تَوَاضَعَ لَهٗ جَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ يَا صَادِقُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مَنْ لَهُ التَّصْرِيْفُ الْعَامُّ يَا مَنْ لَهُ الْعَرَبِيُّ النَّسَبُ يَامَنْ شَرُفَ مِـنْ بِـحَـارِ الْقُدْسِ يَامَنْ جَلَسَ عَلٰى بِسَاطِ الْمَعْرِفَةِ يَا مَنْ شَاهَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَـارِداً مُتَلَاشِيًـا فِـيْ مَشْـهُـوْدِ الْكِبْرِيَاءِ يَا فَانِيًا فِيْ مُعَايَنَةِ الْهَيْبَةِ يَا مَنْ نشر عليه رِدَآءَ الْاُنْـسِ يَـامَـنْ سَـمَـانِـىَ عِـرَاقِى العناية يا من بَلَغَ مَقَامَ الْقَرَارِ يَا مَنْ نطق بِـالْـحِـكَـمِ مِـنْ مَـعَادِنِ الْاَنْوَارِ يَا مَنْ امْتَزَجَ بِوَيْدَاءَ سِرٍّ مَكْنُوْنِ الْاَسْرَارِ يَا فِيْ الْـحُـضُـوْرِ صَـاحِبًـا يَـا فِي الصَّحْوِ مَاحِيًا يَا وَاقِفًا بِالْحَيَاءِ يَا مُنْتَسِبًا بِالْاَدَبِ يَا مُتَكَلِّمًا بِالتَّوَاضُعِ يَا مَلِكًا بِالْاِفْتِقَارِ يَا مُقَرَّبًا بِالتَّخْصِيْصِ يَا مُخَاطِبًا بِالْاِكْرَامِ يَا سَيِّـدَ الْاَوْلِيَـاءِ يَـا قُـطْبَ الْعَالِيْ يَا فَرْدًا السَّامِي يَا رَئِيْس عُلُوْمِ الْمَعَارِفِ يَا مَنْ سُلِّمَتْ لَهٗ اَزِمَّةُ الْحَقَائِقِ يَا سَيِّدَ الْبَازَاتِ الشُّهُبِ يَا قَائِدَ رَكْبِ الْمُحِبِّيْنَ يَا مَنْ نُـطْـقُهٗ يُحَصِّلُ مَا فِي الصُّدُوْرِ وَ اَنْفَاسُهٗ تُبَعْثِرُ مَا فِيْ الْقُبُوْرِ يَا مَنْ رَحِمَ مُتَّبِعِيْهِ وَ مُـحِبِّيْهِ يَا مَلِكَ الزَّمَانِ يَا اِمَامَ الْمَكَانِ يَا قَائِمًا بِاَمْرِ اللّٰهِ يَا وَارِثَ كِتَابِ اللّٰهِ يَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا مَنْ السَّمَاءُ وَ الْاَرْضُ بِاَيْدِيْهِ وَ اَهْلُ وَقْتِهٖ كُلُّهُمْ عَائِلَتُهٗ يَا مَنْ يَـدُوْرُ الْـقَـطْـرُ بِدَعْوَتِهٖ وَ يَدِرُّ الضَّرْعُ بِبَرَكَتِهٖ يَا مَنْ نَكَسَ رُؤُسَ الْاَوْلِيَاءِ كُلِّهَا

لِهَیبَتِہٖ یَا مَامُوْنُ یَا مَنْ اَحدٌ مِنَ اللهِ موثقان لا یُمکِنُ بِہٖ یَامن لَمْ یَبْقَ فِی الْاَرْضِ وَالِیْ وَقْتِہٖ اِلَّا اَطَاعَہٗ وَاصِفًا لَہٗ وَاعْتِرَافًا مَکَانَہٗ وَلَمْ تَبْقَ نَادِیَۃٌ مِنْ اَنْدِیَۃِ صَالِحِی الْحَیِّ اِلَّا قَصَدَتْہُ وَسَمَتْ عَلَیْہِ وَ نَابَتْ عَلٰی یَدَیْہِ وَازْدَحَمَتْ فِیْ بَابِہٖ یَا مَنْ شَرِبَ الْاَوْلِیَاءَ کُؤُسًا هَیِّئَةً مِنْ مَنَاهِلِ عِرْفَانِہٖ یَا مَنْ کَانَ النَّفْسُ الصَّادِقُ یَصْدُرُ عَنْہُ فَیَطِیْرُ شعاع نُوْرُہٗ فِی الْآفَاقِ اِسْتِطَارَۃَ النُّوْرِ فِی الْاَشْرَاقِ یَا صَدْرَ الْاَوْلِیَاءِ یَا صَدْرَ الْاَقْطَابِ یَا اَعْلَی الْمُقَرَّبِیْنَ یَا اَجَلَّ الْمُکَاشِفِیْنَ یَا مَنْ یُقْتَدٰی بِاَفْعَالِہٖ وَاَقْوَالِہٖ یَا مَنْ یُبَاهِی اللهُ بِہِ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا مَنْ یَبْرُزُ فِیْ هَیْبَۃِ الْمَقَامَاتِ وَ یَظْهَرُ فِیْ جَلَالَۃِ الْکَرَامَاتِ یَا مَنْ یَسْطُوْ بِعِزَّۃِ الْحَالِ وَالْعُلُوِّ فِی رِفْعَۃِ الْمَحَبَّۃِ یَا مَنْ سَلَّمَ ثم إلیه الکون یامن لَہٗ قَدَمٌ رَاسِخٌ فِی التَّکْمِیْنِ تَقَدَّمَ بِهَا فِی الْمُقَدَّمِ یَا مَنْ لَہٗ یَدٌ بَیْضَاءُ فِی الْحَقَائِقِ اِمْتَازَ بِهَا فِی الْاَزَلِ یَا مَنْ لَہٗ لِسَانٌ بَیْنَ یَدَی اللهِ فِیْ حَضْرَۃِ الْقُدْسِ یَا مَنْ اُفْتَقَرَ اِلَیْہِ فِی وَقْتِہٖ سَائِرُ الطَّالِبِیْنَ عَلٰی منزلة بین رفیع العارفین یَا مَنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللهِ وَ رَسُوْلِہٖ فِیْ وَقْتِہٖ یَا مَنْ لَہٗ نَصِیْبٌ مِنَ الْبَهَمُوْتِ الْاَسْفَلِ اِلَی الْمَلَکُوْتِ الْاَعْلٰی یَا جَبَلٌ رَاسِخٌ یَا طَوْدٌ مُنِیْفٌ یَا سَیِّدَ الْعَارِفِیْنَ یَا مَنْ دُعِیَ فِی الْمَلَکُوْتِ بِالْبَازِ الْاَشْهَبِ یَا مُنْفَرِدُ فِیْ وَقْتِہٖ یَا مَنْ یَرِدُ عَلَیْہِ الْاَمْرُ وَ یَصْدُرُ مِنْہُ یَا مَنْ لَمْ یُخْلَقْ فِی الْعَجَمِ مِثْلُہٗ وَلَا یُرٰی فِی الْآفَاقِ بَطَرٌ یَا مَنْ یَفْضُلُ بِہِ الْمَشْرِقُ عَلَی الْمَغْرِبِ یَا مَنْ عِلْمُہٗ وَ نَسَبُہٗ تُمَیِّزُ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ تَمْیِیْزًا وَاضِحًا یَا بَحْرَ الْمُحِیْطِ یَا مَالِکَ اَزِمَّۃِ الْاَوْلِیَاءِ یَا مَنْ یَفْضُلُ بِہِ الْمَشْرِقُ عَلَی الْمَغْرِبِ یَا سَیِّدَ اَهْلِ زَمَانِہٖ یَا اَعْلَی الْاَوْلِیَاءِ وَاَکْمَلَهُمْ یَا اَوْرَعَ الْعُلَمَاءِ وَاَزْهَدَهُمْ یَا اَعْلَمَ الْعُرَفَاءِ وَاَتَمَّهُمْ یَا

اَمْـكَـنَ الْـمَـشَـائِـخِ وَاَقْدَرَهُمْ يَا مَنْ اِلَيْهِ اِنْتَهٰى الرِّئَاسَةُ يَا مَنْ عنده يُحِيطُ رَجُل جـلالتـهُ الشان يامن اِلَيْهِ يُلْقٰى اَمْرُ الْكَوْنِ وَاَهْلِهِ يَا مَنْ قَلَّدَ الْاَمْرَ فِى الْاَوْلِيَاءِ وَ الْاَبْدَالِ وَمَنْ دُوْنَهُمْ تَقْلِيْدًا وَ عَمَّ اَحْوَالَهُمْ وَ اَسْرَارَهُمْ يَا مَنْ لَمْ يَنْظُرْ اِلٰى جِهَةٍ مِـنْ جِهَـاتِ الْاَرْضِ اِلَّا خَـافَ سُـكَّانُ ذٰلِكَ الْقُطْرِ يَا اَقْصٰى الْاَرْضِ مِنْ هَيْبَةِ نَظْرِهٖ يَا مَنْ يَرْجُوا النَّاسُ الزِّيَادَةَ مِنْ بَرْكَتِهٖ نظره الخائفون سبب احوالهم من سـطـوـة هيبتـهٖ. يَـا مَـنْ أَخَـذَ الْعَهْدَ عَلٰى كُلِّ وَلِيٍّ فِىْ زَمَانِهٖ أَنْ لَا يَتَصَرَّفَ فِىْ ظَـاهِـرٍ أَوْ بَـاطِنٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَا مَنْ لَهُ الْكَلَامُ فِىْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ بِاِذْنِهٖ يَامَنْ اُعْطِىَ فِـى الْاَكْـوَانِ الـتَّـصْـرِيْفُ بَـعْدَ مَوْتِهٖ يَا فَرْدَ الْاَحْبَابِ يَا قُطْبَ الْاَوْلِيَاءِ يَا مَنْ لم يُـوصـلَ الـلـه تعالى دنيا الى مَكام اِلَّا و،كان لَهُ اَهنَاهُ ولا ذهب الله القرب الا وهـو اَجلِه بِقُربِ حالاً الا وانت اَجِلّه يامن تَأَدَّبَ مَعَهُ كُلُّ وَلِيٍّ كَانَ أَوْ يَكُوْنُ فِـى سِـرِّهٖ مَـعَ اللهِ تَـعَـالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا اِمَامَ الصِّدِّيْقِيْنَ يَا حُجَّةَ الْعَارِفِيْنَ يَا رُوْحَـانِـىَّ الْـمَـعْـرِفَةِ يَا مَنْ شانه الغربة بين الاولياء يامن يتق بينه وبين الخلق الانفس واحد و مراتب الاولياء كلام من ورآ ء ذلك النفس يامن لَمْ يَظْهَرِ اللهُ وَلَا يَـظْـهَـرُ اِلَـى الْـوُجُـوْدِ مِـنْـهُ الْاَوْلِيَـاءُ مِثْلَـهُ يَـا مَنْ كَـانـت كَـرامَـتـهُ كَـالْـقَـعْـدالْمُنْضَدَةِيامن لَمْ يَكُنْ فِى الْحَوَارِيِّيْنَ مِثْلُهُ يَا سَيِّدَ الْاَوْلِيَاءَ يَا اَقْرَبَ الْاَوْلِيَـاءَ اِلَـى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَا اَفْضَلَ الْمَشَائِخِ يَا مَنْ يَدُهُ فَوْقَ اَيْدِىْ رِجَالِ الْغَيْبِ وَقَدَمُهُ عَلٰى رِقَابِهِمْ وَاَمْرُهُ نَافِذٌ عَلَيْهِمْ يَا مَنْ بِبَرْكَتِهٖ يَحْرُسُ اللهُ الْاَرْضَ بَرَّهَا وَ بَـحْرَهَا وَسَهْلَهَا وَجَبَلَهَا يَا مَنْ بِدَعْوَتِهٖ وَ بَرْكَتِهٖ يُرْحَمُ الْخَلِيْقَةُ بِرُّهَا وَ فَاجِرُهَا يَـا مَـنْ كَـانَ سَائِرُ الْاَوْلِيَاءِ فِىْ خَفَاوَةِ اَنْفَاسِهٖ وَظِلِّ قَدَمِهٖ وَ دَائِرَةِ اَمْرِهٖ يَا مَنْ لَهُ

الْوُجُوْدُ يَا مَنْ صَرَّفَ فِي الْوُجُوْدِ يَا مَنْ يُوْحٰى بِهٖ فِي الْمَلَكُوْتِ يَا مَنْ صَرَّفَهُ
اللهُ فِي قُلُوْبِ الْاَوْلِيَاءِ وَ اَحْوَالِهِمْ اِنْ شَاءَ اَرْسَلَهَا وَ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا يَا خَيْرَ
النَّاسِ فِيْ زَمَانِهٖ يَا سُلْطَانَ الْاَوْلِيَاءَ يَا سَيِّدَ الْعَارِفِيْنَ يا من يتآدب بعد ملائكة
يامن يُخبرُ قلبه عن الله تعالى يَا سُلْطَانَ الطَّرِيْقِ وَ الْمُتصرِّفِ فِي الْوُجُوْدِ
عَلَى التَّحْقِيْقِ يَا بَخْتَ الْوُجُوْدِ يَا هَدِيَّةَ اللهِ اِلَى الْكَوْنِ يَا مَنْ لَهُ الْيَدُ الْمَبْسُوْطَةُ
مِنَ اللهِ فِي التَّصْرِيْفِ وَالْفِعْلِ الْخَارِقِ الدَّائِمِ يَامن رَفَعَ الاولياءَ اَلْفاً سَنَةٍ بين
يديه يا صَدْرَ الْحَضْرَةِ يَا اَمِيْرَ الْوُجُوْدِ يَا مَنْ نَطَقَ بِالْحِكْمَةِ يَا مَنْ سُلِّمَتْ اِلَيْهِ
اَحْكَامُ التَّصْرِيْفِ فِي كُلِّ قَرِيْبٍ وَ بَعِيْدٍ يَا خَلِيْفَةَ الْاَوْلِيَاءِ يَا سُلْطَانَ الْوُجُوْدِ يَا
شَيْخَ الْاَوْلِيَاء وَ اِمَامَهُمْ يَا مَنْ اُعْطِيَ مَوَاهِبُ الْاَوْلِيَاء كُلُّهُمْ عَلٰى يَدَيْهِ وَمَوَاهِبُهُ
كُلُّهَا عَلٰى يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَا مَنْ لَيْسَ لِاَحِدٍ مِنَّةٌ عَلَيْهِ سِوَى اللهِ تَعَالٰى وَ
رَسُوْلِهٖ يَا اِمَامَ اَهْلِ الطَّرِيْقِ يَا شَيْخَ الشُّيُوْخِ يَا مَنْ بِنُوْرِهٖ لَيُضِئُ اَهْلُ الْقُلُوْبِ
فِيْ اَحْوَالِهِمْ يَا مَنْ نُوْرُهُ مَضٰى مِنَ النُّوْرِ النَّبَوِيِّ وَ بِهٖ قُوَّتُهُ وَ بَهْجَتُهُ وَ مُسْتَمِدٌّ
مِنَ الْاَصْلِ النَّبَوِيِّ بِهٖ قِوَامُهُ وَعَلَيْهِ عِمَادُهُ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى قَدَمِ جَدِّهِ الْمُصْطَفٰى
يا من دَعاهُ النبى ﷺ يرفعُ الْمُصطفى قَدَمًا اِلَّا وَضَعَ قَدَمَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَضْعِ
عَلٰى قَدَمِ النُّبُوَّةِ يَا مَنْ لَهُ صِيْتٌ وَصَوْتٌ وَ صَمْتٌ وَ سَمْتٌ يَا مَنْ لَهُ سَمْتٌ
بَهِيٌّ وَقَدْرٌ عَلِيٌّ وَعِلْمٌ وَفِيٌّ يَا فَائِقُ فِي الْكُلِّ عَلَى الْكُلِّ يَا مَنْ اَوْقَعَ اللهُ لَهُ
بِالْقُبُوْلِ التَّامِ عِنْدَ الْخَاصِّ وَ الْعَامِّ يَا مَنْ اَظْهَرَ اللهُ الْحِكْمَةَ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ
يَامَنْ ظَهَرَتْ عَلَامَاتُ قُدْرَتِهٖ وَ بَهَرَتْ اَمَارَاتُ وَلَايَتِهٖ وَ ثَبَتَتْ شَوَاهِدُ
تَخْصِيْصِهٖ يَا رَاسِخًا فِي الْمُجَاهَدَةِ وَ يَا خَالِصًا مِنْ دَوَاعِي الْهَوٰى وَمُقَاطِعًا

لِـجَـمِـيْـعِ الْـحَـقَـائِقِ يَا مَنْ لَهٗ صَبْرٌ جَمِيْلٌ فِیْ طَلَبِ مَوْلَاهُ يَا مَنْ قَصَدَ اِلَيْهِ طَلَبَةُ الْعِلْمِ لِـجَـمِـيْـعِ الْـخَلَائِـقِ يَـا مَـنْ لَهٗ صَبْرٌ جَمِيْلٌ فِیْ طَلَبِ مَوْلَاهُ مِنَ الْاٰفَاقِ وَانْتَهَتْ اِلَيْهِ تَوْلِيَةُ الْمُرِيْدِيْنَ بِالْعِرَاقِ يَا مَنْ اُوْتِیَ اِلَيْهِ مَقَالِيْدُ الْحَقَائِقِ وَسُلِّمَتْ اِلَيْـهِ اَزِمَّةُ الْـمَـعَـارِفِ يَـا مَـنْ انْتَهَتْ اِلَيْهِ الرِّئَاسَةُ عِلْمًا وَ عَمَلًا وَحَالًا يَا قُطْبَ الْـوَقْـتِ حُكْمًا وَ عِلْمًا يَا مُبَرْهِنًا عَلَى الْعِلْمِ فَرْعًا وَ اَصْلًا يَا مُبِيْنَ الْعُلُوْمِ نَقْلًا وَ عَـقْلًا يَا مَنِ انْتَصَرَ لِلْحَقِّ قَوْلًا وَفِعْلًا يَا مَنْ انْتَشَرَتْ صِيْتُهٗ فِی الْاٰفَاقِ وَ الْتَوَتْ نَـحْـوَهٗ الْاَعْـنَـاقُ يَـا مَـنْ تَـزَهَّتْ فِیْ حَدَائِقِ مَجْلِسِهٖ الْاَعْيُنُ وَاخْتَلَفَتْ بِبَدَائِعِ اَوْصَافِهِ الْاَلْسُنُ يَا ذَالْبَيَانَيْنِ وَاللِّسَانَيْنِ يَا كَرِيْمَ الْحَدَّيْنِ وَ الطَّرْفَيْنِ يَا صَاحِبَ الْبُـرْهَـانَـيْـنِ وَ الـسُّـلْـطَـانَـيْـنِ يَا اِمَامَ الْفَرِيْقَيْنِ وَ الطَّرِيْقَيْنِ يَا قُطْبَ الْخَافِقَيْنِ يَا غَـوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا مَنْ اُفْتُقِرَ اِلَيْهِ فِی عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ وَ الطَّرِيْقَةِ وَ عِلْمٍ عَلَى الْحَالِ وَفِـعْـلِ الْـحَـالِ يَـا مَـنْ كَانَ قَدَمُهٗ التَّفْوِيْضُ وَالْمُوَافِقَاةُ مَعَ التَّبَرِّی مِنَ الْحَوْلِ وَالْـقُـوَّـةِ يـامـن طَـرِيـقَـةَ تَـجْـرِيْـدِ التَوحِيدِ التَفْرِيْدِ مع الْحُضُورِ فی الْمَوْقَفِ الْـعَـبُـودِيَّةُ يـامـن كانَتْ عُبُودِيَّةٌ مُستَمِدَّةٌ مِن الحَظِّ كَمالِ الرُبُوبِيَّةِ يا سَمَاعَنْ مُـصَـاحَبَةِ الـتَفْرِقَةِ إلى مُطالعةِ الجميع مع آدم اَحكامَ الشَرِيعَةَ يا ذَائِلاً تَـحْتَ مَـجَارِیَ الِاقْـرَارَ يـامـن وَاقَفَ قَلْبُهٗ وَ رُوْحُهٗ وَ نَفْسُهٗ وَاتَّحَدَ بَاطِنُهٗ وَ ظَاهِرُهٗ يَا غَـائِبًـا عَنْ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ والنفع والضرِّو الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ يَا مَنِ اتَّحَدَ قَوْلُهٗ وَ فِعْلُهٗ يَـا مَـنْ كَانَ طَرِيْقُهٗ مُعَانَقَةَ الْاِخْلَاصِ وَالتَّسْلِيْمِ وَ تَحْكِيْمِ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ فِی كُلِّ حَـضْـرَةٍ وَ لَحْظَةٍ يَا فَارِغَ الْقَلْبِ وَ يَا خَالِیَ السِّرِّ يَا مَنْ لَا يُطِيْقُ مِثْلَ قُوَّتِهٖ اَحَدٌ يَا مَنْ فَاقَتْ قُوَّتُهٗ قُوَی اَهْلِ الطَّرِيْقِ لِشِدَّةٍ وَ لُزُوْمًا يَا مَنْ لَهٗ سِرٌّ لَا يَتَنَازَعُهٗ

اَلْاَغْیَارُ وَ قَلْبٌ لَا یُفَرِّقُهُ الْاَبْطَالُ یَا مَنْ جَعَلَ الْکَنْزَ الْاَکْبَرَ مِنْ وَرَائِهٖ وَ الْمُلْکَ الْاَعْظَمَ تَحْتَ قَدَمِهٖ یَا مَنْ کَانَ حَالُهٗ مَعَ اللّٰهِ تَرْکَ الْاِخْتِیَارِ وَ سَلْبَ الْاٰرَاءِ یَا مَنْ کَانَ نُوْرُهٗ یَخْطِفُ الْاَبْصَارَ یَا مَنْ حَمَاهُ اللّٰهُ مِنَ التَّفَاوُتِ اِلَی الدُّنْیَا وَزَخَارِفِهَا یَا مَنْ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّفْسِ وَ شَهْوَاتِهَا وَ اَیَّدَهٗ وَ ثَبَّتَهٗ بِنُصْرَةٍ عَلٰی مُحَارَبَةِ السُّلْطَانِ وَجُنُوْدِ یَامَنْ اَیِسَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ یَامَنْ اَطَاعَهٗ هَوَاهُ وَأَسْلَمَ شَیْطَانُهٗ یَا مُتَوَکِّلُ یَا شَاکِرُ یَافَانِیْ یَا مُقَرَّبُ یَا مَشَاهِدُ یَا فَقِیْرُ یَامَنْ اُعْطِیَ الْعِزُّ الْاَعْظَمُ وَالْحُرِیَّةُ الْخَالِصَةُ یَا مَنْ لَمْ یَقُمْ لِاَحَدٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَا اَلَمَّ بِبَابِ ذِیْ سُلْطَانٍ یَا مَنْ لَمْ یَجْلِسْ عَلٰی بِسَاطِ السَّلَاطِیْنِ وَلَمْ یَأْکُلْ مِنْ طَعَامِهِمْ یَا صَادِقَ الْاَقْوَالِ. یَامَنْ ثَبَتَ عَلَی الصِّدْقِ وَلَمْ یَکْذِبْ قَطُّ یَاثَابِتَ الْاَحْوَالِ فِی الشَّدَائِدِ یَاصَابِرًا عِنْدَا لْمَصَائِبِ یَامَنْ اَنْصَتَ لَهٗ کُلُّ وَلِیٍّ فِی الْاَرْضِ یَامَنِ ازْدَحَمَ الْاَوْلِیَاءُ وَ الْمَلَائِکَةُ فِیْ مَجْلِسِهٖ یامن یُفَرِّقُ الْخَلْعَ عَلٰی اَهْلِ مَجْلِسِهٖ یا من یَتَعَلَّمُ مِنه بِطَائِفِ الْمُلْکِ وَخَوَاصِّهٖ وَیَتَکَلَّمُ فِیْ مَجْلِسِهٖ عَلٰی رِجَالٍ مِنْ وَرَآءِ جَبَلِ قَافٍ .یَا خَیْرَ اَهْلِ الْاَرْضِ فِیْ وَقْتِهٖ یَامَنْ سَیْفُهٗ مَشْهُوْرٌ یَامَنْ قَوْسُهٗ مَشْهُوْرٌ یَامَنْ قَوْسُهٗ مَوْتُوْرٌ یَا مَنْ سَهْمُهٗ صَائِبٌ یَا مَنْ رُمْحُهٗ مُصَوَّبٌ یَا مَنْ قَوْسُهٗ مَسْرُوْجٌ یَانَارَ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةَ یَا سَلَّابَ الْاَحْوَالِ یَابَحْرًا لَا سَاحِلَ لَهٗ یَا دَلِیْلَ الْوَقْتِ یَا مُتَکَلِّمًا فِی الْغَیْرِ یَا مَحْفُوْظُ یَآ مَلْحُوْظُ یا اَمْرَ اللّٰهِ یَامَنْ یُّعْرَضُ عَلَیْهِ السُّعَدَاءُ وَالْاَشْقِیَاءُ یَا نَاظِراً فِی اللوحِ الْمَحْفُوظِ . یَا غَائِصًا فِیْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَا حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالَی الْخَلْقِ یَا شَیْخَ الْکُلِّ یَا شَیْخَ الْجِنِّ یَا شَیْخَ الْاِنْسِ یَا شَیْخَ الْمَلَائِکَةِ یَامَنْ لَا یُقَاسُ عَلٰی اَحَدٍ وَلَایُقَاسُ اَحَدٌ

عَلَيْهِ يَامَنْ هُوَ مِنْ وَرَاءِ عُقُوْلِ الْخَلْقِ امورهم يَا مَنْ يُقَالُ لَهُ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً: وَاَنَا اخْتَرْتُكَ يَامَنْ يُقَالُ لَهُ، تَكَلَّمْ تُسْمَعْ مِنْكَ يَامَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا حَتّٰى اُمِرَ بِهِ يَامَنْ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الرَّدِّ يَا مُتَكَلِّمًا عَنْ يَقِيْنٍ لَا شَكَّ فِيْهِ يَامَنْ نُطِقَ فَنَطَقَ يَامَنْ اُمِرَ فَفَعَلَ يَا مَنْ تَكْذِيْبُهُ سَمٌّ قَاتِلٌ وَسَبَبٌ لِذَهَابِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا عَالِمًا بِمَا فِي ظَاهِرِ النَّاسِ وَبَاطِنِهِمْ وَالنَّاسُ كَالْقَوَارِيْرِ فِي نَظْرِهٖ يَآ مُنَازِعًا فِيْ اَقْدَارِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ لِلْحَقِّ يَا مَنْ ظَهَرَتْ وِلَايَتُهُ فِيْ صِبَاهُ يَامُبَارَكًا فِي اُوْلَاهُ وَاُخْرَاهُ يَامَنْ يُعْطِيْ فَلَا يَمْنَعُ يَامَنْ يَقْرُبُ فَلَا يَمْكُرُ بِهٖ يَا مُخْبِرًا عَلَى الْغُيُوْبِ يَامَنْ لَا تَطْلَعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْهِ يَامَنْ يَمْشِيْ فِي الْهَوَاءِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ يَا مَنْ اَمَدَّ النَّاسَ مِنْ عَطَاءِ رَبِّهٖ كُلَّمَا شَاءَ يَا مَاحِيْ يَا مُحْيِيْ يَا مُمِيْتُ يَا مَنْ كَانَ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيَشْفِي السَّقِيْمَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَامَنْ كَانَ يَنْقَطِعُ الْخَرِيْفُ مِنْ شِدَّةِ غَضْبِهٖ وَيَنْطَفِئُ بِذِكْرِ اِسْمِهٖ يَا مَنْ بِيَدِهٖ قُلُوْبُ النَّاسِ اِنْ شَاءَ صَرَّفَهَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ اَقْبَلَهَا عَلَيْهِ. يَاوَلِيَّ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا مَنْ لَا يُنَازِعُهُ اَحَدٌ فِيْ حَالِهِ الَّاضُرِبَ عُنُقُهُ فِيْ حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اَحْسَنَ خُلُقًا يَا اَوْسَعَ صَدْرًا يَا اَكْرَامَ نَفْسًا يَااَعْطَفَ قَلْبًا يَا اَحْفَظَ عَهْدًا يَامَنْ يَرْحَمُ الصَّغِيْرَ يَامَنْ يُوَقِّرُ الْكَبِيْرَ يَا مَنْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ يَا مَنْ يُجَالِسُ الضُّعَفَاءَ يَا مَنْ يَتَوَاضَعُ الْفُقَرَاءَ يَارَضِيَّ الْاَخْلَاقِ يَا زَكِيَّ الْاَوْصَافِ يَا اَوْلَى النَّفْسِ يَا سَخِيَّ الْكَفِّ يَا حَامِيَ الْحَقِيْقَةِ يَا مَنْ لَا يَرْفَعُ الطَّرْفَ اِلَّا عِنْدَ مَكْرُمَةٍ يَادَائِمَ الْبِشْرِ يَا كَثِيْرَا الْبَهَاءَ يَا شَدِيْدَ الْحَيَاءِ يَا رَحْبَ الْجَنَابِ يَاسَهْلَ الْقِيَادِ يَا كَرِيْمَ الْاَخْلَاقِ يَآ طَيِّبَ الْاَعْرَاقِ يَا عَطُوْفُ يَا رَؤُفُ يَاشَفُوْقُ يَا مَنْ يُكْرِمُ الْجَلِيْسَ

وَيُبسِطُ الْمَهْمُوْمَ يَا اَبيَنَ لِسَانًا يَا اَظْهَرَ لَفظًا يَا سَرِيْعَ الْمَدْمَعَةِ يَا شَدِيْدَ الْخَشْيَةِ يَا كَثِيْرَ الْهَيْبَةِ يَا مُستَجَابَ الدَّعْوَةِ يَا اَبعَدَ النَّاسِ فُحْشًا وَيَا اَقْرَبَهُمْ اِلَى الْحَقِّ يَاشَدِيْدَالناس اِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُ اللهِ تَعَالَى يَامَنْ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ والا يَتَغَيَّرُ لِغَيْرَةِ رَبِّهٖ يَامَنْ لَا يَرُدُّ السَّائِلَ يَامَنْ التَّوْفِيْقُ زَائِدُهٗ وَالتَّائِيْدُ مُعَاضِدُهٗ وَالْعِلْمُ مُهَذِّبُهٗ وَالْقُرْبُ مُؤَدِّبُ وَالْخِطَابُ مُبَشِّرُهٗ وَاللَّحْظُ سَفِيْرُهٗ وَالْاُنْسُ نَدِيْمُهٗ وَالْبَسِيْطُ نَسِيْمُهٗ وَالصِّدْقُ رَاتِبُهٗ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتُهٗ وَالْحِلْمُ صِنَاعَتُهٗ وَالذِّكْرُ وَزِيْرُهٗ وَالْفِكْرُ سَمِيْرُهٗ وَالْمُكَاشَفَةُ عِنْدَهٗ وَالْمُشَاهَدَةُ شِفَاءُهٗ يَا مَنْ آدَابُ الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرُهٗ يَامَنْ اَوْصَافُ الْحَقِيْقَتِ سَرَائِرُهٗ يَامَنْ اَخَذَ عَهْدًا مِنَ اللهِ تَعَالَى لِمَرِيْدِهٖ بِالتَّوْلِيَةِ يَامَنْ وَعَدَهُ اللهُ تَعَالَى اَنْ يَدْخُلَ مُجِيْبُهُ الْجَنَّةَ . يَاسَاتِرَ عَوْرَاتِ الْمُرِيْدِيْنَ يَامَنْ وُهِبَ لَهٗ مَرِيْدُوْهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا مَنْ يَدُهٗ عَلَى مُرِيْدِهٖ كَالسَّمَاءِ عَلَى الْاَرْضِ يَامَنْ عَاهَدَ اللهُ تَعَالَى اَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِذَيْلِهٖ نَجَا يَامَنْ يُخَفِّفُ مِنْهُ الْعَذَابَ عَمَّنْ مَرَّ عَلَى مَدْرَسَتِهٖ يَا قَائِدَ الرَّاكِبِ اِلَى الْمَنْزِلِ يَامَنْ لَهٗ مَنْهَلٌ عَذْبُ الْمَشَارِبِ يَامَنْ لَهٗ هِمَّةٌ اَمْضَى مِنَ الصَّارِمِ يَا مَنْ لَهٗ مِنْ كُلِّ طَوِيْلَةٍ فَحْلٌ لَا يُقَاوَمُ.

وَفِى كُلِّ اَرْضٍ خَيْلٌ لَا يُسَابَقُ يَا مَنْ لَهٗ فِى كُلِّ جَيْشٍ سُلْطَانٌ لَا يُخَالَفُ يَا مَنْ لَهٗ فِى كُلِّ مَنْصَبٍ خَلِيْفَةٌ لَا يُعْزَلُ يَا كَاشِفَ الْكُرْبَةِ يَا فَارِجَ الشِّدَّةِ يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ بِفَضْلِ اللهِ وَكَرَمِهٖ اِقْضِ حَاجَتِىْ بِاِذْنِ اللهِ تَعَالَى وَبِمَحَبَّةِ اللهِ تَعَالَى وَبِرِضَاءِ اللهِ تَعَالَى وَاَمْدِدْنِىْ فِى قَضَاءِ حَاجَاتِىْ كُلِّهَا بِحُرْمَةِ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهٗ

الـذَّاكِـرُوْنَ وَبِـعَـدَدِ كُـلَّـمَـا غَـفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ.

''اے شیخ عبدالقادر، اے محی الدین، اے شیخ الاسلام اے اللہ کے ولی، اے وقت کے قطب غوث زمان، یکتائے روزگار، جن کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے، جو اپنے زمانہ میں سب سے اشرف ہیں بلند مراتب والے نوجوان۔ عجمی، تصرف فرمانے والے، شریف، خاص وعام جن کے محتاج ہیں، تمام مخلوق نے جن سے استفادہ کیا، شفاعت کرنے والے، مادر زاد اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا دینے والے اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنے والے، جن کے آگے تمام اولیاء نے عاجزی وانکساری کا اظہار کیا، قول وفعل میں صادق، اللہ کے بندے جن کو عام تصرف حاصل ہے جن کا نسب عربی ہے جن کو بحر قدس سے شرف حاصل ہوا جو معرفت کی چادر پر بیٹھے، جن کو اللہ تعالیٰ نے مشاہدہ کرایا۔

بارگاہ کبریا میں گم ہو جانے والے، جلال کے معائنہ میں فنا ہو جانے والے، اے وہ ہستی جس پر محبت کی چادر پھیل چکی ہے، اے وہ ذات عنایت کو دونوں اطراف سے سمونے والی ہے، مقام قرار تک پہنچ جانے والے، جنہوں نے معدنِ انوار سے حکمت کے ساتھ کلام کیا، جو پوشیدہ رازوں کے صحرا میں مل گئے، حضور میں ساتھ دینے والے، سکر وصحو کی حالت کو دور کر دینے والے، حیاء کے ساتھ کھڑے ہونے والے، ادب سے نسبت رکھنے والے تواضع سے کلام کرنے والے، فقیری میں شاہی کے مالک خصوصی طور قریب کرنے والے، عزت کے ساتھ خطاب فرمانے والے، سید اولیاء، قطب عالی، بلند و بالا شخصیت، رئیسِ علوم معرفت جن کو حقائق کی لگامیں سونپ دی گئیں۔ تمام بازات اشہب کے سردار، عاشقوں کے گروہ کے قائد جن کا کلام سینوں میں پوشیدہ باتوں کو نکال لیتا ہے، جن کے انفاس قبروں میں مردوں کو

الٹ پلٹ کر دیتے ہیں، جنہوں نے اپنے متبعین پر رحم کیا شاہ زمان، امام مکان، اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے والے وارثِ کتاب اللہ، نائب رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ زمین و آسمان اور جو کچھ زمین میں ہے اور نامور سب آپ کے محتاج ہیں، جن کی دعا سے قطر گھومنے لگتا ہے اور جن کی برکت سے تھنوں میں دودھ جاری ہو جاتا ہے، جن کی ہیبت اور جلال کے آگے تمام اولیاء کے سرنگوں ہو گئے اے مامون، اے وہ ہستی کہ جن کی عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے زمین میں رہنے والے ہر ولی نے اطاعت کرلی، اے وہ ذات جو دوہری مضبوطی حاصل کرنے والے ہیں جو ہر ایک کیلئے ممکن نہیں، اور نیک لوگوں کی تمام مجالس نے آپ کی بارگاہ کا رخ کیا آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور آپ کے دروازے پر ہجوم کرلیا۔ جنہوں نے اپنے عرفان کے چشموں سے اولیاء کو پیالے پلائے، جن کا سچا سانس باہر نکلتا ہے اور اس نور تمام نے آفاق و اشراق میں بلند ہو کر ہر چیز کو روشن کر دیا ہے۔

اے صدر اولیاء، صدر اقطاب، مقربین میں سب سے اعلیٰ، مکاشفین میں سب سے اجل، جن کے افعال و اقوال کی پیروی کی جاتی ہے، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام امتوں پر فخر کرے گا۔

جو مقامات ہیبت میں نمایاں ہوتے ہیں اور کرامات کے جلال میں ظاہر ہوتے ہیں جو حال کی زیادتی اور محبت کی رفعت و بلندی کے باعث غلبہ پالیتے ہیں۔ اے وہ ذات جو خود سالم اور کائنات کی سلامتی ان کے سپرد ہے، جن کا قدم پختگی اور مضبوطی میں راسخ ہے۔ تمام متقدمین پر سبقت لے گئے۔ جو حقائق میں ید بیضاء رکھتے ہیں جس کے ذریعے ازل میں ممتاز ہو گئے۔ جن کی حضرت قدس میں اللہ کے سامنے بھی کلام ہے۔

تمام طالبین حق، عارفین کے مقام رفعت پر ہونے کے باوجود، جن کے محتاج ہو گئے،

اللہ اور اس کے رسول ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو اپنے وقت کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

جن کے لئے انتہائی تہہ سے لیکر ملکوت اعلیٰ تک حصہ ہے۔ اے راسخ و مضبوط پہاڑ، بلند و بالا مینار، سید العارفین جنہیں ملکوت میں باز اشہب کہہ کر بلایا گیا۔ اپنے وقت میں سب سے منفرد و نمایاں، انہی پر معاملہ لوٹایا جاتا ہے اور انہی سے صادر ہوتا ہے جن کی مثل عجم میں کوئی پیدا نہ ہوا اور جن کے باعث مشرق، مغرب پر فضیلت لے گئی جن کا علم اور نسب دوسرے اولیاء سے واضح طور پر ممتاز و نمایاں ہے اے بحر محیط اولیاء کی لگام کے مالک جن کے باعث مشرق کی مغرب پر فضیلت ہے اپنے ہمعصروں کے سردار تمام اولیاء سے اعلیٰ و اکمل۔ تمام علماء سے زیادہ پرہیز گار اور زاہد، تمام عرفاء سے زیادہ عالم اور کامل تمام مشائخ سے بڑھ کر قدرت و طاقت رکھنے والے جن پر حکومت و سیادت ختم ہوگئی، تمام لوگوں کی شان جلالت کے مرکز، کائنات اور اس میں بسنے والوں کے معاملات جن کے سپرد کئے جاتے ہیں، جنہوں نے معاملات اولیاء و ابدال کے سپرد کر دیئے اور ان کے احوال و اسرار کو عام کر دیا، اے وہ ذات کہ جس نے زمین کی جس سمت دیکھا اس قطر کے باشندے خوفزدہ ہوگئے جن کی نظر جلال زمین پر سب سے زیادہ دور جاتی ہے جن کی برکت سے لوگ اضافے کی امید رکھتے ہیں، اپنے حالات سے ڈرے ہوئے لوگ آپکی ہیبت سے مرعوب ہو کر آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے زمانے کے تمام اولیاء سے عہد لیا کہ وہ ان کی اجازت کے بغیر ظاہری و باطنی تصرف نہیں کریں گے، جن کے لئے حضرت قدس میں اللہ کی اجازت سے کلام ہے جنہیں کائنات میں موت کے بعد بھی تصرف عطا کیا گیا دوستوں میں یکتا قطب اولیاء، اے وہ ذات جس کے باعث ڈگمگاتے لوگوں کو دین میں ثابت قدمی اور قرب ملا اور جس کے باعث قرب حال ملتا ہے۔ جن سے ہر ولی نے ادب سیکھا اور قیامت تک ان ہی سے فیض

یاب ہوتے رہیں گے۔

اے امام صدیقین حجت عارفین، روحانی معرفت والے، اے وہ ذات جن کی شان اولیاء میں منفرد ہے۔ جن کی مثل کائنات میں اللہ نے نہ تو کوئی ولی ظاہر کیا اور نہ ہی کبھی ظاہر کرے گا، جن کی کرامات ان گنت ہیں جن کی مثل حواریوں میں سے کوئی نہ تھا اے سید اولیاء نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے ہاں تمام اولیاء سے زیادہ مقرب، تمام مشائخ سے افضل، جن کا ہاتھ رجال غیب کے ہاتھوں پر ہے اور جن کا قدم ان کی گردنوں پر ہے اور جن کا حکم نافذ ہونے والا ہے جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین، خشکی، سمندروں دامنوں اور پہاڑوں کی حفاظت فرماتا ہے، جن کی دعا سے نیک و بد مخلوق پر رحم کیا جاتا ہے تمام اولیاء جن کے انفاس کے ظاہر ہونے، قدموں کے سائے اور حکم کے دائرے میں ہیں، جن کا وجود ہے اور جنہیں تمام موجودات میں (باذن اللہ) تصرف حاصل ہے جن کے ذریعے ملکوت میں پیغام بھیجا جاتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اولیاء کے دلوں اور احوال میں تصرف عطا کیا، اگر چاہیں تو چھوڑ دیں اور چاہیں تو روک دیں، اپنے وقت کے سب لوگوں سے بہتر، سلطان اولیاء سید العارفین، جن سے اِن کے فرشتے ادب کرتے ہیں اور جنکا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے باخبر ہے۔ سلطان الطریق اور بالاتفاق تمام موجودات میں تصرف کرنے والے، اے موجودات کے بخت اللہ کی طرف سے مخلوق کے لئے تحفہ جنہیں تصرف کرنے اور خرق عادات میں تائید خداوندی حاصل ہے۔ اے وہ ذات جنہوں نے اولیاء کو ایک لمحہ میں دو ہزار سال کی منزل پر فائز کیا۔ اے صدر حضرت، امیر موجودات، حکمت کے ساتھ کلام کرنے والے قریب و بعید میں تصرف کے تمام احکامات جن کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اے خلیفۂ اولیاء، سلطان الوجود، شیخ اولیاء، امام اولیاء، جن کے ہاتھ سے تمام اولیاء کو مواہب دیے گئے اور انہیں رسول اللہ ﴿صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾ کے دست مبارک سے مواہب دیئے گئے۔ جن پر اللہ اور اس کے رسول ﴿ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾ کے سوا کسی کا احسان نہیں۔ اہل طریقت کے امام شیخ شیوخ، جن کے نور سے اہل قلوب اپنے احوال میں روشنی حاصل کرتے ہیں جن کا نور، نور نبوی کی ایک کرن ہے اسی سے اس کی قوت و بہجت ہے۔ اسے اصل نور نبوی سے اخذ کیا گیا ہے اور اسی پر اس کا انحصار ہے۔ جن کا قدم اپنے جد مکرم ﴿ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾ کے قدم پر ہے، اے وہ ذات جن کیلئے نبی ﴿ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾ نے بلند مرتبہ کی دعا فرمائی۔ حضور کا قدم اٹھتے ہی جنہوں نے اپنا قدم آپ کے نشان پا پر رکھا جن کا ہر قدم، اقدام نبوت پر ہوتا ہے جن کی شہرت کا چرچا چہار دانگ عالم میں ہے، جن کی سمت واضح اور قدر بلند ہے جن کا علم نفع بخش ہے، جو ہر ایک پر فائق و برتر ہیں خاص و عام میں جن کو اللہ کے ہاں قبول تام حاصل ہے جن کے دل سے زبان پر اللہ تعالیٰ نے حکمت کو ظاہر کیا جن کی قدرت کی علامات ظاہر ہوگئیں۔ جن کی ولایت کی نشانیاں واضح ہوگئیں اور جن کی خصوصیت کے شواہد ثابت ہو گئے۔ اے مجاہدہ میں راسخ، خواہشات کے اسباب و محرکات سے پاک، تمام حقائق کو قطع کرنے والے، جنہیں طلب مولیٰ میں صبر جمیل حاصل ہے، جن کی طرف تمام مخلوق سے طالب علموں نے قصد کیا، جنہیں آفاق میں طلب مولیٰ کے لئے صبر جمیل حاصل ہے۔ عراق میں مریدوں کی سیادت انہی پر ختم ہوگئی جنہیں تمام حقائق کی چابیاں عطا کر دی گئیں اور معرفت کی عنان جن کے سپرد کر دی گئی اور جن پر علم، عمل، حال کی تمام سیادت ختم ہوگئی، اے حکمی اور عملی طور پر قطب وقت علم کے اصول و فروع میں دلائل سے آراستہ عقلی و نقلی علوم کو واضح کرنے والے۔ قولی و فعلی طور پر حق کی نصرت کرنے والے جن کی شہرت آفاق میں پھیل گئی اور جن کی طرف لوگوں کی گردنیں مڑ گئیں۔ جن کی مجلس کے گلستان میں آنکھیں روشن ہوگئیں اور زبانیں جن کے عمدہ اوصاف بیان

کرنے لگ گئیں۔ اے صاحب البیانین و اللسانین۔ اے بزرگ طرفین وحدین اے صاحب البرہانین والسلطانین اے امام فریقین وطریقین اے قطب الخافقین اے غوث الثقلین، علم طریقت وشریعت میں جن کا محتاج ہونا پڑتا تھا اور علم حال اور فعل حال میں ان کی طرف رجوع کرنا پڑتا تھا، اے وہ ذات جنکا قدم موافقت ومتابعت پر ہے؛ نیکی سے عامل ہو کر اور برائی سے بچ کر۔ اے وہ ذات جو عبودیت سے شناسا ہو کر توحید میں تجرد وتفرد رکھتے ہیں، جنکی عبودیت اللہ کے کمالات سے وافر حصہ پانے والی ہے، احکام شریعت پر حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ مجموعی طور پر اطلاع پانے والے، اے میثاق میں شمولیت کرنے والے۔ جن کے قلب روح اور نفس میں موافقت ہوگئی اور جن کا ظاہر و باطن ایک ہوگیا۔ اے مخلوق کے دیکھنے اور قرب وبعد سے غائب جن کا قول وفعل ایک ہوگیا۔ جن کا طریقہ ہر لحظہ اور ہر لمحہ اخلاص، تسلیم ورضا اور کتاب وسنت پر پابندی تھا، جو ہر لحظہ و ہر لمحہ اللہ کے حضور حاضر رہتے تھے، جن کا سرّ اور دل غیر کے خیال سے خالی تھا، جن کی مثل کسی شخص میں قوت وطاقت نہ تھی، جن کی قوت حق پر قائم رہنے میں تمام اہل طرق سے بڑھ گئی، جن کے اسرار میں کوئی غیر مداخلت نہیں کر سکتا اور جن کے دل کو بہادر نوجوان خوفزدہ نہیں کر سکتے۔ جس نے بڑے بڑے خزانے پس پشت ڈال دیئے اور بڑی بڑی سلطنتوں کو اپنے پاؤں تلے پھینک دیا۔ جو اللہ کے حضور اپنے اختیارات کو ترک کر دیتے۔ اپنی آراء کو سلب کر لیتے۔ جن کے چہرے کا نور آنکھوں کو خیرہ کر دیتا تھا، جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی آسائشوں کی طرف متوجہ ہونے سے محفوظ رکھا۔ نفس اور اس کی خواہشات پر قابو پانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور تائید سے نوازا، بادشاہ اور اس کے لشکروں سے نبرد آزما ہونے میں اپنی نصرت کے ساتھ ثابت قدم رکھا۔

اے وہ ذات جن کو گمراہ کرنے میں شیطان مایوس ہوگیا اور جن کی خواہشات نے

اطاعت کر لی اور جن کا شیطان مسلمان ہو گیا۔ اے متوکل شاکر، فانی، مقرب بارگاہ، مشاہدہ کرنے والے، فقیر، جنہیں عظیم عزت دی گئی اور خالص آزادی عطا کی گئی، جو کبھی کسی شخص کے لئے تعظیماً کھڑے نہ ہوئے اور نہ ہی کسی بادشاہ کے دروازے پر گئے، جو کبھی کسی بادشاہ کے دستر خوان پر نہ بیٹھے اور نہ ہی ان کے ہاں کھانا کھایا اے قول میں سچے۔ جو صدق پر ثابت رہے اور کبھی جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا، سختیوں میں ثابت قدم رہنے والے، مصیبتوں میں صبر کرنے والے، روئے زمین پر ہر ولی جن کی بات غور سے سنتا تھا جن کی محفل میں اولیاء اور ملائکہ کا ہجوم رہتا تھا۔ جو اپنی مجلس کی خلوت کو جلوت میں بدل دیتے، جن سے فرشتے علم حاصل کرتے اور آپکی مجلس میں کوہ قاف کے پیچھے رہنے والے لوگ کلام کرتے۔ اپنے ہمعصروں میں روئے زمین پر سب سے افضل جن کی تلوار سونتی ہوئی تھی جن کی کمان کسی ہوئی تھی جن کی کمان میں تانت لگی ہوئی تھی جنؒ کا تیر نشانے پر بیٹھتا تھا جن کا نیزہ سیدھا کیا ہوا تھا جن کی قوس کسی ہوئی تھی۔ اے اللہ کی بھڑکتی ہوئی آگ احوال کو سلب کر لینے والے۔

اے بحر بیکراں، راہنمائے زمان، اپنے آپ سے ماوری گفتگو کرنے والے، خطاؤں سے محفوظ، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص ملاحظہ میں رکھا ہوا ہے۔ جن پر نیک اور بد بخت پیش کیے جاتے ہیں، اے لوح محفوظ دیکھنے والے، اے قابل لحاظ، علم الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن، مخلوق کے لئے حجۃ اللہ شیخ کل، شیخ جنات شیخ انسانیت، شیخ ملائکہ، جن کو کسی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور نہ کسی دوسرے کو ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جو مخلوق کی عقلوں اور ادراکات سے ماوراذات ہے۔ وہ ذات جسے رات اور دن میں ستر مرتبہ کہا جاتا ہے اور میں نے تمہیں چن لیا اور جسے کہا جاتا ہے: کچھ کہیے تمہاری بات سنی جائے گی۔'' جنہوں نے بغیر حکم خدا کے کوئی کام نہ کیا، جن کے سوال کو اللہ تعالیٰ نے کبھی رد نہ کیا، یقین کے ساتھ کلام کرنے والے

جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہوتا تھا۔ جنہیں بولنے کا حکم دیا گیا تو وہ بولے جنہیں جس کام کا حکم دیا گیا تو انہوں نے وہی کام کیا، جن کا جھٹلانا زہر ہلاہل ہے اور دنیا وعاقبت کے ختم کر دینے کا سبب ہے۔ اے لوگوں کے ظاہری اور باطنی امور کو جاننے والے جن کی نگاہ میں لوگ شیشے کی طرح صاف تھے، اے بارگاہ حق میں تقدیر خداوندی سے جھگڑنے والے، جن کی ولایت بچپن میں آشکار ہوگئی، جو عطا کرتے ہیں، منع نہیں کرتے، جو قریب کرتے ہیں، دھوکہ نہیں دیتے، غیبوں کی خبریں دینے والے، سورج اس وقت تک طلوع ہی نہیں ہوتا جب تک انہیں سلام نہ کرلے، اے حاضرین کے سروں پر ہوا میں چلنے والے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ عطاء رب کو بڑھا دینے والے، باطل کو مٹا دینے والے، زندہ کرنے والے، موت دینے والے، جو اللہ کی اجازت سے مادرزاد اندھے اور برص کے مریض کو درست کر دیتے اور بیمار کو شفا دیتے۔ جن کے غصہ کی شدت کی وجہ سے خریف منقطع ہو جائے اور ان کے نام کے ذکر سے بجھ جاتی جس کے ہاتھ میں لوگوں کے دل ہیں اگر چاہے تو اپنے سے پھیر دے اور چاہے تو اپنی طرف متوجہ کرلے۔ دنیا وآخرت میں اللہ کے ولی، اے وہ ذات جس سے جب کوئی شخص جھگڑا کرے تو اللہ کی بارگاہ میں اس کی گردن توڑ دی جاتی ہے۔ اے حسن اخلاق والے۔ وسیع ظرف والے۔ کریم النفس، رحم دل، وعدہ کے پابند، چھوٹوں پر شفقت کرنے والے بڑوں کی عزت کرنے والے سلام کی ابتداء کرنے والے، کمزوروں کو اپنے پاس بٹھانے والے۔ فقراء کے ساتھ تواضع وانکساری سے پیش آنے والے، پسندیدہ اخلاق والے، عمدہ اوصاف والے، دست سخا رکھنے والے، حقیقت کے حامی، جو صرف عظیم کام کے لئے ہی اپنی آنکھیں اٹھاتے، خندہ روئی والے، پر رونق چہرے والے، بہت حیا دار، وسیع الظرف، منکسر المزاج، عمدہ اخلاق والے، عمدہ نسب والے، مہربان رحم کرنے والے، شفقت فرمانے والے، ساتھی کی

عزت کرنے والے، غمزدہ کو خوش کرنے والے، فصیح اللسان، واضح گفتگو کرنے والے، جلد آنسو بہانے والے، سخت خوف اور خشیت والے، جلال خداوندی سے ڈرنے والے مستجاب الدعوات، برائیوں سے دور رہنے والے حق کے سب سے زیادہ قریب، جب اللہ کے محارم کی آبروریزی کیجائے تو سب لوگوں سے زیادہ سخت جنہوں نے اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہ کیا، اور اپنے رب کی غیرت پر غیرت نہ فرماتے، سائل کو کبھی بے نیل ومرام واپس نہ کیا۔ جن کیلئے توفیق زیادہ ہے، تائید انکی مدد کرنے والی علم تہذیب کرنے والا ہے قرب ادب سکھانے والا، خطاب بشارت دینے والا، خیال سفارت کے فرائض انجام دینے والا، انس ومحبت ان کے ساتھ، کشادہ روئی ان کا راستہ، سچائی ان کا وظیفہ، فتح ان کا ساز وسامان، حلم وبردباری ان کا پیشہ، ذکر ان کا وزیر، فکر ان کے لئے قصہ گو مکاشفہ ان کی غذا اور مشاہدہ ان کے لئے شفا ہے۔ آدابِ شریعت ان کا ظاہر ہیں۔ اوصاف حقیقت ان کے اسرار ہیں۔ اے وہ ذات جس نے مرید کی ذمہ داری کا اللہ سے وعدہ لیا اور اللہ نے وعدہ کیا کہ وہ آپ کے مریدوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ اے مریدوں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے جنہیں قیامت تک اپنے مرید عطا کردیے گئے، جن کا ہاتھ اپنے مرید پر ایسے ہے جیسے زمین پر آسمان اے وہ ذات جس نے اللہ سے عہد لیا کہ جو ان کے دامن سے وابستہ ہو گیا وہ نجات پا جائے گا اے منزل تک پہنچانے کے لئے سواروں کے قائد اے وہ ذات جس کے چشمے کا پانی میٹھا ہے۔ جس کی ہمت تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ جس کے لئے ہر ایک گوشہ میں ایسے لشکر ہیں جن کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ (☆)

(☆) دراصل ان کلمات میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل دو اشعار کی طرف اشارہ

''اور جس کا ہر سرزمین میں ایک شہسواروں کا ایسا گروہ ہے کہ اس سے سبقت نہیں لی جا سکتی۔ جن کے ہر ایک لشکر میں ایک بادشاہ ہے جس کی مخالفت کرنا محال ہے۔ ہر منصب پر جن کا ایک خلیفہ ہے جسے معزول نہیں کیا جا سکتا۔ اے تکلیف کو دور کرنے والے اے سختی کو کھولنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاجات روا کرنے والے۔ میری حاجت کو اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کی محبت اور رضا کے ساتھ پورا فرمایئے اور پروردِگارِ عالم کے رسول معظم ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کے طفیل میری تمام حاجات کو پورا کرنے میں میری مدد فرمایئے اے اللہ محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر اور آپ کی آل پر درود وسلام بھیج جس وقت ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہو جائیں اے اللہ آپ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود وسلام بھیج اے ارحم الراحمین تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔''

قضائے حاجات کے لیے اسماء غوثیہ کا وظیفہ

قضاء حاجت اور کفایت مہمات کے لئے حضرت غوث الاعظم کے مندرجہ ذیل اسماء والقاب کا وظیفہ کرے، سلسلہ عالیہ قادریہ کے بعض نیازمندوں نے ان اسماء کو اپنا وظیفہ بنائے رکھا اور ان کے ذریعے اپنی مہمات کے کشف کے لئے توسل کیا۔ ان اسماء کے اول و آخر

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ہے:

وَلِیْ مِنْ کُلِّ طَوِیْلَةٍ فَحْلٌ لَا یُقَاوِمُ   وَلِیْ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ خَیْلٌ لَا یُسَابَقُ

وَلِیْ فِیْ کُلِّ جَیْشٍ سُلْطَانٌ لَا یُخَالَفُ   وَلِیْ فِیْ کُلِّ مَنْصَبٍ خَلِیْفَةٌ لَا یُعْزَلُ

''ہر ایک گوشہ میں میرے ایسے لشکر ہیں جن کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ ہر سرزمین میں میرا ایک ایک لشکر ہے کہ اس سے سبقت نہیں لی جا سکتی۔ میرے ہر ایک لشکر میں ایک بادشاہ ہے جس کی مخالفت کرنا محال ہے۔ ہر منصب پر میرا ایک خلیفہ (نائب) ہے جسے معزول نہیں کیا جا سکتا ہے۔

سرورانبیاء ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ پر درود بھیجے اور نمازِ فجر کے بعد اور نمازِ عشاء کے بعد سات مرتبہ ورد کرے۔

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا شَیْخَ الْمَلَکِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِالْاِتِّفَاقِ یَاقُطُبَ الْاَقْطَابِ بِالْاِسْتِحْقَاقِ یَـا صَـاحِـبَ الْمَنْزِلَةِ وَالْجَاهِ عِنْدَ اللهِ یَنا مَنْ قَدَمُهٗ عَلٰی رَقَابِ جَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ یَا حَـاجِیَ الْحَرَمَیْنِ یَا صَحِیْحَ النَّسَبَیْنِ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ یَا فَرْزَنْدَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْـحَسَـنِ وَالْـحُسَیْـنِ الشَّـهِیْـدَیْـنِ یَـا غَوْثَ الْاَعْظَمِ یَا قُطْبِ الرَّبَّانِیْ یَا مُحِبَّ السُّبْحَانِیْ یَا شَفِیْعَ الصَّمَدَانِیْ مِیْرَان سَیِّدْ عَبْدُالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ.

''اے بالاتفاق جن وانس اور ملائکہ کے شیخ اے حقدار ہونے کے ساتھ تمام اقطاب کے قطب اے اللہ کے ہاں اونچا مرتبہ اور شان رکھنے والے اور وہ ذات جن کا قدم مبارک تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ اے حاجی حرمین شریفین، اے خالص نسب والے کریم الطرفین، اے شہیدوں کے سردار امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزندار جمند اے غوث الاعظم قطب ربانی محبّ سبحانی شفیع الصمدانی میراں سید عبدالقادر جیلانی۔

حضور مجھے نفسانی خواہشات سے بچا لیجئے اور عیب اوصاف سے پاک کیجئے اے وہ ذات جن کا آفتاب کرامات کبھی غروب نہیں ہوتا۔ اے دستگیر، اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس: اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَاتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَالْاُمُوْرِ بِاِذْنِ اللهِ آمین.

''میری فریادرسی کیجئے اور میری حاجات کے پورا کرنے میں مدد کیجئے، اے حاجات اور کاموں کے اللہ کی اجازت سے پورا فرمانے والے۔ آمین۔''

مزید: (قضائے حاجات سے ہی متعلقہ القاب واسمائے مبارکہ)

قضاءحاجت کے لئے مندرجہ ذیل اسماء والقاب کے ذریعے بھی توسل کرے:

اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ قُطْبِ الْاَرْضِ سَیِّد عَبْدِالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ رضی اللہ عنہ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخِ مُحیِ الدِّیْنِ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ سَیِّدْ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ رضی اللہ عنہ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخُ مُحیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ سَیِّدعَبْدِالْقَادِرِجِیْلَانِی اِلٰھِی بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحی الدِّیْنِ بَازِ اَشْھَبْ قُطْبِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مُجِیْبِ کَلَامِ مَلائِکَان سَیِّدُ عَبْدِالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ رضی اللہ عنہ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْکَوَاکِبِ سَیِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ مُحیِ الدِّیْن اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَیِّدُ عَبْدالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَیخ مُحیِ الدِّیْنِ قُطْبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ سَیِّد عَبْدُالْقَادِرِ جِیْلَانِی اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ شَیْخ عَبْدُالْقَادِرِ جِیْلَانِی اِقْضِ حَاجَاتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ. آمین

”اے میرے اللہ، زمین کے قطب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل، شیخ محی الدین غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل، قطب مشرق ومغرب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل، باز اشہب، خشکی اور تری کے قطب ملائکہ کی سننے والے سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل۔ اے اللہ ستاروں کے قطب شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی کے طفیل شیخ محی الدین ابومحمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل۔ شمال وجنوب کے قطب شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل اے اللہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل میری حاجات کو پورا فرمااے حاجات کے پورا کرنے والے۔ آمین۔

مزید :

کفایت مہمات کے لئے اگر طاقت ہوتو ہزار دفعہ یا سومرتبہ یا گیارہ مرتبہ ہر روز مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھے: بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِلٰهِی بِحُرمَةِ سَیّد مُحي الدِّیْنِ عَبدِالْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهِي بِحُرمَةِ مَخدُوْم عَبدِالْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ مَوْلَانَا عَبدِالْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ سُلْطَانْ عَبدِالْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ شَاهُ عَبدِ الْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ مُرْشِدْ عَبدِ الْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ قُطْبِ الرَّبَّانِی عَبدِالْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ مِسْکِیْنِ عَبدِ الْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ دَرْوِیْش عَبدِ الْقَادِرْ جِیْلَانِی اِلٰهی بِحُرمَةِ شَاهِ شَاهَان عَبدِ الْقَادِرْ جِیْلَانِی۔

”اے اللہ سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی کے طفیل، مخدوم عبدالقادر جیلانی کے طفیل مولانا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل سلطان عبدالقادر جیلانی کے طفیل شاہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل مرشد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل قطب ربانی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل مسکین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل درویش عبدالقادر جیلانی کے طفیل۔ اے اللہ شہنشاہوں کے شہنشاہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے طفیل۔“

اے اللہ ان مبارک ناموں کے طفیل مجھ مسکین و بے کس کی حاجت روائی فرما وظیفہ خوان کو چاہیے کہ گیارہ قسم کے مختلف کھانے یا پھل وغیرہ لے کر بطور نذر و نیاز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کرے۔

کفایت مہمات اور کشف حاجات کے لئے ہر روز گیارہ مرتبہ مندرجہ ذیل اسماء کے ساتھ توسل کرے۔

يَا سَيِّدُ مُحيِ الدِّيْنِ يَا وَلِیُ مُحيِ الدِّيْنِ يَا سُلْطَانُ مُحيِ الدِّيْنِ يَا بَادَشَاه مُحيِ الدِّيْنِ يَا مَخْدُوْمِ مُحيِ الدِّيْنِ يَا مَوْلاَنَا مُحيِ الدِّيْنِ يَا خَوَاجَه مُحيِ الدِّيْنِ يَا دَرْوِيْش مُحيِ الدِّيْنِ يَا فَقِيْر مُحيِ الدِّيْنِ يَا غَوْث مُحيِ الدِّيْن يَا مَسْكِيْن مُحيِ الدِّيْنِ يَا غَرِيْب مُحيِ الدِّيْنِ يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ اَغِثْنِیُ وَامْدُدْنِی فِیُ قَضَاءِ حَاجَاتِیُ اِشْفَعْ يَا وَلِیَّ اللهِ كُنْ وَاسِطَةً بَيْنِیُ وَ بَيْنَ اللهِ.

''اے سید محی الدین اے ولی محی الدین یا سلطان محی الدین اے بادشاہ محی الدین اے خواجہ محی الدین ۔ اے درویش محی الدین ۔ اے فقیر محی الدین اے غوث محی الدین اے مسکین محی الدین اے غریب محی الدین اے غوث الثقلین میری حاجات کے پورا کرنے میں مدد فرمایئے ۔ شفاعت کیجئے اے اللہ کے ولی میرے اور اللہ کے درمیان واسطہ و وسیلہ بن جایئے ۔''

اس کے بعد گیارہ بار کہے:

يَا سَيِّدُ مُحيِ الدِّيْنِ اَغِثْنِیُ وَامْدُدْنِی فِیُ قَضَاءِ حَاجَتِیُ اِشْفَعْ يَا شَفِيْعِی كُنْ وَاسِطَةً بَيْنِیُ وَبَيْنَ اللهِ.

اس وظیفہ سے قبل سات بار سورۃ فاتحہ، گیارہ بار سورۃ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر حضرت غوث الثقلین کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کرے اور اگر قدرت ہو تو گیارہ (۱۱) قسم کے کھانے یا پھل وغیرہ تقسیم کرے۔

وظیفہ برائے کفایت مہمات تمام شرائط و آداب کا لحاظ رکھا جائے تو امید واثق ہے کہ وظیفہ خوان حضرت غوث الثقلین کی نظر کرم سے اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوگا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ چالیس دن روزہ رکھے اور حلال کی کمائی سے افطار کرے، کپڑے اور بدن کو

صاف رکھے۔ فضول کلامی ترک کرے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اسماء کو چالیس مرتبہ دن اور چالیس بار رات میں پڑھے اور اول وآخر درود شریف پڑھے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر چالیس دن روزہ نہیں رکھ سکتا تو سات دن روزہ رکھے اور ہر رات تنہائی میں جا کر اکتالیس بار ان اسماء کو پڑھے اور ان کے ذریعے توسل کرے اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اپنے پیرومرشد سے اجازت لے کر وظیفہ کرے کیونکہ بغیر اجازت فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا شَيْخَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا شَيْخَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ يَا شَيْخَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا شَيْخَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالسَّهْلِ وَالْجَبَلِ يَا شَيْخَ الْوُحُوْشِ وَالطُّيُوْرِ يَا شَيْخَ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا يَا شَيْخَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَا شَيْخَ الْمُلْكِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ بِالْاِتِّفَاقِ يَا قُطْبَ الْاَقْطَابِ بِالْاِسْتِحْقَاقِ وَيَامَنْ قَدَمَاهُ عَلٰى رِقَابِ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَاءِ اللهِ تَعَالٰى يَا سُلْطَانَ الْمُحَقِّقِيْنَ وَيَابُرْهَانَ الْمُدَقِّقِيْنَ وَيَاقِبْلَةَ السَّالِكِيْنَ وَيَا كَعْبَةَ الْوَاصِلِيْنَ وَيَاحَاجِيَ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَيَاصَحِيْحِ النَّسَبَيْنِ وَيَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ وَيَاوَلَدَ اَمِيْرَيْنِ مَقْتُوْلَيْنِ مَظْلُوْمَيْنِ مَعْصُوْمَيْنِ مَغْفُوْرَيْنِ مَقْبُوْلَيْنِ مَخْدُوْمَيْنِ الْمَشْهُوْدَيْنِ المشغولين سيدا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ. غَوْثُ الْاَعْظَمِ قُطْبُ الزَّمَانِیْ مُحِبُّ سُبْحَانِیْ شَفِيْعِ صَمْدَانِیْ سَيِّدُ السَّادَاتِ سُلْطَانُ الْاَوْلِيَاءِ مِيْرَاں شَاہ مُحي الدِّيْنِ سُلْطَان عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي غَوْث عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي قُطْب عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي سِپَاہِ سَالَارِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي بَاز

اَشۡهَبُ عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي شَاه مِيۡرَان عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي فَقِيۡرِ عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي مَخۡدُوۡم عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي دَرۡوِيۡش عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي مِسۡكِيۡن عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي ضعيف عبدالقادر جيلانی خواجه عبدالقادر جيلانی وَلِیّ عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي اَحۡبَاب عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي شَاهِ شَاهَان عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي. اِبۡنِ اَبِیۡ مُوۡسٰی جنکی دوست عَبۡدُ الۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِي پاک از حظوظ نفسانی صاف از کدوارت انسانی، خالص از ظلمات مکر شیطانی ای پیر دستگیر یَا شَيۡخِیۡ يَا مُرۡشِدِیۡ يَا مَخۡدُوۡمِیۡ يَا وَلِیُّ يَا بَادِشَاهِ عَرَب و عجم روم و رَیۡ، هند و سند ﮪ، جابلقا سابلقا، مشرق و مغرب، شمال و جنوب يا شَيۡخَ الثَّقَلَيۡنِ يَا قُطۡبَ رَبَّانِیۡ يَا غَوۡثَ الصَّمَدَانِیۡ يَا اَبُوۡ مُحَمَّدۡ يَاحَسَنِیۡ يَا حُسَيۡنِیۡ يَا عَبۡدَالۡقَادِرِ الۡجِيۡلَانِیۡ قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الۡعَزِيۡزَ اِقۡضِ حَاجَتِیۡ يَا قَاضِیَ الۡحَاجَاتِ بِرَحۡمَتِکَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ.

اے زمین و آسمان کے شیخ، اے شمس وقمر اور نجوم کے شیخ، اے شب و روز کے شیخ، اے خشکی و سمندر اور دامن و پہاڑ کے شیخ، اے جانوروں اور پرندوں کے شیخ، اے دین و دنیا کے شیخ، اے جن و انس اور ملائکہ کے بالاتفاق شیخ، اے حق رکھنے کے باعث تمام اقطاب کے قطب، اے اللہ کے ہاں بلند مرتبہ اور شان والے، اے جن کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اے محققین کے سلطان، اے غور وفکر کرنے والوں کے لئے دلیل و برہان، سالکین کے قبلہ، واصلین کعبہ، حرمین شریفین کے حاجی، صحیح النسبین کریم الطرفین، اے دو شہزادوں مقتول مظلوم، معصوم، مقبولان بارگاہ، مخدوم شہید، شاغل، نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ابو محمد الحسن اور ابو عبداللہ الحسین رضی اللہ عنہما کے بیٹے۔

غوث اعظم ، قطب زمانی ، محبّ سبحانی شفیع صمدانی سید السادات سلطان الاولیاء میراں، شاہ محی الدین سلطان عبدالقادر جیلانی ۔غوث عبدالقادر جیلانی؛ سپاہ سالار عبدالقادر جیلانی ۔ لاہور کے راز داں، باز اشہب عبدالقادر جیلانی ، فقیر عبدالقادر جیلانی ، مخدوم عبدالقادر جیلانی ، مولانا عبدالقادر جیلانی ، درویش عبدالقادر جیلانی، مسکین عبدالقادر جیلانی ، ولی عبدالقادر جیلانی ، احباب عبدالقادر جیلانی ، شہنشاہوں کے شہنشاہ عبدالقادر جیلانی ، ابو موسیٰ جنگی دوستؒ کے بیٹے عبدالقادر جیلانی ، نفسانی خواہشات سے پاک ، انسانی غلاظتوں سے صاف ، شیطانی مکر کے اندھیروں سے محفوظ ۔ اے پیر دستگیر ، اے میرے شیخ ، میرے مرشد ، میرے مخدوم ، اے ولی اے شاہِ عرب وعجم اور روم ، رَی ، ہند ، سندھ ، جابلقا ، سابلقا ، مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے بادشاہ اے شیخ الثقلین ، قطب ربانی ، غوثِ صمدانی ۔

اے ابو محمد عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی (اللہ تعالیٰ آپ کے اسرار کو پاکیزہ فرمائے) میری حاجت کو پورا فرمایئے ۔ اے قاضی حاجات اے ارحم الراحمین تیری رحمت کا طلبگار ہوں ۔

ذکر وصال مبارک

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۴۷۰ھ اور ایک روایت کے مطابق ۴۷۱ھ میں جیلان میں ہوئی اور وصال باکمال ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو ۔ آپ کی عمر شریف نوے سال تھی ۔ صاحب بہجۃ الاسرار کی روایت کے مطابق آپ کا وصال ہفتہ کی رات ۹ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو ہوا ۔ بعض حضرات ، حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک سترہ ربیع الثانی کو کرتے ہیں اور اس کی سند یہ پیش کرتے ہیں کہ کتاب ''مفتاح الاخلاص'' میں آپ کے وصال کی تاریخ سترہ ربیع الثانی نقل کی گئی ہے ۔ حالانکہ مؤلف کتاب مفتاح الاخلاص ، ہمارے شیخ و مخدوم اور میرے جد امجد شیخ سید محمد قادریؒ نے بے شمار روایت بغیر

تحقیق کے کتاب ''خلاصۃ المفاخر'' اور روضۃ الریاض'' سے نقل کردی ہیں اور مؤلف نے سترہ ربیع الثانی کا حوالہ امام یافعی کی کتاب خلاصۃ المفاخر'' سے دیا ہے جبکہ امام یافعیؒ نے اس کتاب میں صرف ربیع الثانی کا ذکر کیا ہے اور تاریخ نقل نہیں کی اس کے دو سبب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ (عدم یقین عدم علم کا سبب ہے) یا چونکہ امام یافعی نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قریبی زمانہ پایا تھا اور یوم وصال لوگوں پر پوشیدہ نہ تھا اس لئے تاریخ ذکر کرنا ضروری نہ سمجھا۔

حضرت میرے شیخ و مولا و سردار اور جد محترم، قطب عالم شیخ عبدالقادر ثانیؒ قائم مقام شیخ محمد قادریؒ اپنی کتاب ''اورادِ قادریہ'' (۱) میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم کا وصال گیارہ ربیع الثانی کو ہوا۔ ان کے بعد شیخ و مرشد والد ماجد سید حامدؒ خلیفہ حضرت عبدالقادر ثانیؒ نے مشائخ کے اعراس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الثانی کو ہوئی اور جن لوگوں نے سترہ ربیع الثانی کا ذکر کیا ہے ان سے تسامح ہوا ہے اور انہوں نے غلطی سے یازدھم کی بجائے ہفدہم نقل کر دیا۔ واللہ اعلم تحقیق الحال۔

عرب و عجم اور سندھ و ہند کے لوگ حضرت غوث الاعظم کا عرس گیارہ ربیع الثانی کو کرتے ہیں اس روز طرح طرح کے کھانے پکاتے ہیں اور ذکر کی محفلیں قائم کرتے ہیں چنانچہ عرب و عجم کا اس تاریخ پر اجماع ہو چکا ہے اور اس صورت میں اصول یہ ہے کہ کثرتِ عمل سے ضعیف روایت بھی قوی ہو جاتی ہے اور اس کی خلاف ورزی جائز نہیں ہوتی۔

---

(۱) یہاں تسامح ہے، ''اوراد قادریہ'' حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کی کتاب نہیں بلکہ یہ سید نور الدین محمود قادری بھکھریؒ کا اوراد غوث اعظم پر قلمی نسخہ ہے۔ جس پر حضرت مخدومؒ ثانی اور آپ کے پوتے سید حامدؒ گنج بخش نے حاشیہ تحریر فرمایا تھا' اُچ شریف کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

(سفرنامہ اُچ، علامہ شرافتؒ نوشاہی)

نسب و صفات جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

سید السادات، شیخ الاسلام، شیخ شیوخ العالم غوث الاعظم شیخ محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی بن ابی صالح جنگی دوست بن ابی عبداللہ بن یحیی الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض ملقب بالمجل بن حسن المثنی بن امام حسن بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم۔

ولادت کے وقت آپ جیلان میں تھے، جیلان یا جیل (بکسر جیم وسکون یا) یہ قصبہ طبرستان میں واقع ہے کہتے ہیں کہ گیلان، جیلان و گیل ایک قریہ ہیں جو دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہیں، ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جیلانی لقب آپ کے جد امجد سے منسوب ہے جو جیلان سے تعلق رکھتے تھے۔

یاد رہے کہ نسب نامہ میں لفظ ''جونؔ'' استعمال کیا گیا ہے یہ اسماء اضداد میں سے ہے بعض اسے ابیض (سفید) پر اطلاق کرتے ہیں اور بعض اسود (سیاہ) پر یہاں وجہ اول مراد ہے کیونکہ حضرت موسیٰؒ کا رنگ گندم گو تھا۔

حضرت عبداللہ کا لقب محض ذکر کیا گیا ہے۔ محض سے مراد خالص ہے کیونکہ آپ کے والد حسن بن حسن بن علی اور والدہ فاطمہ بنت حسین بن علی رضی اللہ عنہ تھیں اسی طرح آپ کا نسب خالص ہے اور اس نسب میں کوئی موالی نہیں، آپ حسنی حسینی کریم الطرفین سید تھے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی والدہ کا اسم گرامی ام الخیر بنت ابی عبداللہ صومعیؒ تھا آپ بڑی راسخ العقیدہ اور خیر و اصلاح کی مالکہ تھیں۔ حضرت ابوعبداللہ صومعی جیلان کے اجلاء مشائخ میں سے تھے۔ آپ کی کرامات بہت مشہور ہیں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بھائی شیخ ابو احمد عبداللہ آپ سے ایک سال چھوٹے تھے۔ آپ علم وزہد میں بڑے معروف تھے اور

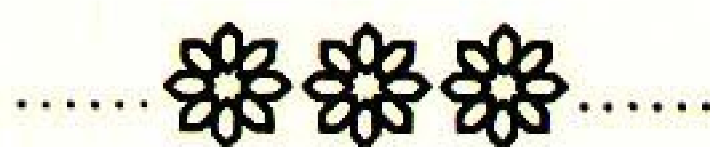
جوانی میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی پھوپھی اُم محمد عائشہ بنت عبداللہؒ بڑی نیک اور صالحہ عورت تھیں۔ ان سے بڑی کرامتیں ظہور میں آئیں۔ ایک بار جیلان میں قحط کی شدت ہوئی تو لوگوں نے طلب دعائے باراں کی لیکن نماز استسقاء کے باوجود بھی باراں رحمت کا نزول نہ ہوا۔ لوگ اس نیک بی بی کے پاس آئے اور طلب باران رحمت کی درخواست کی کہتے ہیں حضرت ام محمد عائشہ نے اپنے صحن میں جھاڑو دیا اور کہا: ''بارالہا! میں نے جھاڑو دے دیا ہے اب پانی برسانا تیرا کام ہے۔'' ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ زوردار بارش برسنے لگی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے آسمان سے مشکوں کے منہ کھول دیے ہیں۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کو پانی سے شرابور ہوتے پایا۔ اس نیک بی بی نے بڑی عمر پائی اور جیلان میں ہی مدفون ہوئیں۔

رضی اللہ تعالی عنہا وعنہم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا وحبیبنا وشفیعنا محمد

وآلہ وصحبہ اجمعین۔



❀❀❀

ختم غوثیہ قادریہ

﴿بسلسلہ گیارہویں شریف﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۱۱) بار سورۃ فاتحہ شریف (۱۱) بار

سورۃ اخلاص (۱۱) بار کلمہ تمجید (۱۱) بار

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۱۱) بار

الا اللہ (۳۳) بار اللہ اللہ (۳۳) بار

یاباقی انت الباقی (۵) بار یا ھادی انت الھادی (۳) بار

یا کافی انت الکافی (۳) بار یا شافی انت الشافی (۳) بار

اَنْتَ الھَادِی اَنْتَ الحَقْ. لَیسَ الھَادِی اِلَّا ھُوَ (۱۱) بار

درودغوثیہ شریف (۱۱) بار

سورۃ مزمل شریف (۱) بار

سورۃ انشراح (۳) بار

یَا حَضْرَتْ شَیْخ سَیِّدْ عَبْدَالقَادِرْ شَیْأً لِلّٰہِ

اُمْدُدْ نِی بِاِذْنِ اللّٰہِ

(۳) بار

(دعائے ایصال ثواب روح پُرفتوح شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ)

ادارہ صوت ھادی کے اغراض و مقاصد

☆ قرآن وسنت کی دعوت عمل

☆ عربی زبان وادب کی ترویج واشاعت عامہ

☆ اسلامی ادب وتہذیب اور رسم ورواج کا پرچار

☆ شریعت اسلامیہ اور طریقت قادریہ کی خدمت

☆ حب ملک وملت اور اصلاح معاشرہ کی دعوت۔

☆ سالمیت پاکستان اور دوقومی نظریہ کے دوام وقیام کا ہرلمحہ تحفظ اور امت مسلمہ کی جامعیت اور فکری تطہیر۔

☆ مسلم معاشرہ کے غریب اور مستحق طبقہ کیلئے مفت دینی اور جدید علوم کا بندوبست۔

☆ ادارہ صوت ہادی آپ سے مال وزر کا نہیں، فکر ونظر کا اشتراک چاہتا ہے۔

☆ ادارہ صوت ہادی آپ سے بھرپور علمی، عملی اور قلبی معاونت کا طلبگار ہے۔

☆☆☆

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

"حسن صورت وسیرت میں آئمہ اثنیٰ عشر کی مانند تھے اور اس حدیث کے مصداق تھے۔"

کانت فی عینی موسیٰ ملاحۃ من راہ احبہ

"موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی تاثیر تھی کہ جو کوئی بھی ان کو دیکھتا ان سے محبت کرتا۔"

خافی خاں:

"در صلاح و تقویٰ کہ لازمۂ علم با عمل است ممتاز بودہ در ادائے فرض و سنن تا دم واپسیں دقیقہ فرو گذاشت نمود

"نیکی اور تقویٰ میں ممتاز مقام رکھتے تھے فرائض اور سنن کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔"

مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

"ان کو حضرت غوث الاعظم کی روحانیت کے ساتھ ایک نسبت حاصل تھی کہ ہر وقت حضور رہتا تھا اور صدہا دفعہ بیداری و خواب میں زیارت پیغمبر خدا ﷺ سے مستفید ہوئے تمام عمر انہوں نے ریاضت و مجاہدہ و عبادت و تعلیم و تلقین میں گزاری۔"

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ

"مخدوم عالم، عارف کامل، واقف اسرار شریعت و طریقت، غواص بحر حقیقت حضرت سید ابوالحسن جمال الدین [illegible] اللہ رب العزت نے انہیں اپنے خزانہ عامرہ سے کچھ اس طرح نوازا ہے کہ آپ کی والا تبار شخصیت ہر پہلو سے کامل مکمل اور اکمال دکھائی [illegible]

شیخ محمد اکرام

شیخ موسیٰ اکبری دور میں احیائے اسلام کے سرگرم ترجمان تھے۔

مورخ ملتان مولانا نور احمد فریدی

علوم دینیہ کے ماہر کلام ربانی کے واقف اسرار، حقیقت و طریقت کے دانائے رموز حضرت موسیٰ پاک شہید۔

ڈاکٹر مہر عبدالحق

حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ اور ان جیسے چند دیگر بزرگوں نے دربار اکبری میں رہتے ہوئے اصلاح کا فریضہ اپنے ذمہ لیا اور [illegible] انداز میں اصلاح میں منہمک ہو گئے کیونکہ ان کا مذہبی شعور بیدار تھا اور وہ کسی قیمت پر ضمیر کی آواز کو دبانے کے [illegible]۔ حضرت موسیٰ پاک شہید کی یہی [illegible] دینی و اصلاحی تحریک تھی کہ اکبری عہد میں صراط مستقیم کے لیے حضرت امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے حق پرستوں نے آپ کے دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ آپ [illegible] محی الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔"



ادارہ صوتِ ہادی شیخوشریف

ضلع اوکاڑہ